نسبت باعثِ جنّت

صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ زیدی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

Marfat.com

نسبت باعثِ جنّت

مُصنّف

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد
041-2626046

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں ۔۔۔۔۔

نام کتاب ۔۔۔۔۔ نسبت باعثِ جنّت
مؤلف ۔۔۔۔۔ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن رحمۃ اللہ علیہ
طابع ۔۔۔۔۔ سیّد حمایت رسول قادری
کتابت ۔۔۔۔۔ نذیر احمد
ایڈیشن ۔۔۔۔۔
تعداد ۔۔۔۔۔ ایک ہزار
مطبع ۔۔۔۔۔
سنِ اشاعت ۔۔۔۔۔
پروف ریڈنگ ۔۔۔۔۔ قاری محمد عمر باسط - ایم اے عربی
ہدیہ ۔۔۔۔۔

ملنے کا پتہ

مکتبۂ نوریہ رضویہ ۱۱ - گنج بخش روڈ لاہور
فون -

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	آغاز	۵
۲	خانہ کعبہ کے فضائل و برکات	۱۴
۳	بیت اللہ کی اہمیت	۲۵
۴	اصحابِ الفیل	۳۰
۵	نورِ محمدی آگیا	۳۵
۶	کلبِ اصحابِ کہف	۵۴
۷	ذئبِ یعقوب علیہ السلام	۶۶
۸	حوتِ یونس علیہ السلام	۷۵
۹	علماء کرام کی شان	۸۴
۱۰	کبشِ اسمٰعیل علیہ السلام	۹۴
۱۱	وفدیتہ بذبحٍ عظیم	۱۱۴
۱۲	انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے	۱۱۵
۱۳	اللہ کے خلیلؑ اور عرب کے شہزادے	۱۳۱
۱۴	تصویر کا دوسرا رُخ	۱۴۵
۱۵	حضرت سلیمانؑ چیونٹی اور شہزادی بلقیس کا ہُد ہُد۔	۱۴۸
۱۶	دُلدُلِ علی علیہ السلام	۱۶۵
۱۷	لا فتیٰ الا علی - لا سیف الا ذوالفقار کا اعزازِ خصوصی	۱۸۰
۱۸	ناقۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸۳
۱۹	غارِ ثور سے مدینہ کی راہ پر	۱۹۷
۲۰	تبع حمیری کا خط	۲۰۲
۲۱	تبع حمیری کے خط کا مضمون	۲۰۷
۲۲	فضائلِ مدینہ منورہ	۲۰۹
۲۳	حمارِ عزیر علیہ السلام	۲۱۲
۲۴	دعوات الانبیاء علیہم السلام	۲۱۹
۲۵	آئینِ وفا	۲۲۲
۲۶	مسلمانو! تم بھی وفا کرنا سیکھو!	۲۲۹
۲۷	آئینِ وفا کی پابندی عین عبادت ہے۔	۲۳۶
۲۸	رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں۔	۲۴۶
۲۹	بارش نہ برسنے کا سبب	۲۵۵
۳۰	حُسن و جمال کیلئے دعا۔	۲۵۸

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

سلسلہ ہائے طریقت

کے

اولیاءِ کرام کے نام

سید افتخار الحسن

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغاز

ایمان لانے کے بعد پھر اسلام کے پاکیزہ ارکان اور دین کے رنگین اور مہذب احکامِ خداوندی بجالانے ـــــ قرآنِ حکیم کے بتائے ہوئے سنہری اصولوں پر کاربند رہنے اور اعمالِ صالحہ پر عمل پیرا ہونے پر اللہ تعالےٰ اپنی رحمت اور اپنی شانِ کریمی ورحیمی کے باعث ایسے مردِ مومن پر اپنی جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔

مثلاً ـــــ قرآنِ حکیم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ـــــ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا۔

”اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور پھر اعمالِ صالح کیے، ان لوگوں کو ہم جنت میں داخل کریں گے۔ بہتی ہوئی نہروں کے ساتھ ـــــ اور وہ لوگ ہمیشہ کے لیے جنت میں رہیں گے۔ اللہ کریم کا یہ وعدہ حق ہے!“

Marfat.com

— یا —

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِیْنَ فِیْهَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ٥ —— (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۷۲)

کہ "اللہ تعالیٰ نے صاحب ایمان مردوں اور عورتوں سے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں بہتی ہوئی نہروں والی جنت عطا کرے گا اور اس کرم نوازی کے ساتھ ساتھ جنت میں پاک —— ستھرا اور پاکیزہ مکان بھی دے گا۔
ایک خوبصورت جنت میں اور ان عطیات کے علاوہ اللہ کریم کی طرف سے ان پر بڑی رضا بھی دی جائے گی ——

— یا —

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا —— (پارہ ۱۵ سورۃ الکہف آیت ۳۱)

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے نیک کاموں کا اجر ضائع نہیں کرتے ——

ان کے لیے بسنے کے باغ ہیں اور ان باغوں کے نیچے بہتی ندیاں ہیں —— وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ جنت میں سبز رنگ کے گل رنگ اور چمکیلے کپڑے پہنائے جائیں گے اور وہ جنت میں خوبصورت تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ——

یا —— وہ جو ایمان لائے اور پھر ہجرت کی اور پھر اللہ کی راہ میں

مال و جان سے لڑے، جہاد کیا۔ اللہ کے نزدیک ان کا بڑا درجہ ہے۔ اور پھر اللہ کی راہ میں مال و جان سے لڑے جہاد کیا اللہ کے نزدیک ان کا بڑا درجہ ہے اور انہیں کے لیے جنت کے مہکتے ہوئے باغات اور دائمی نعمت ہے!
(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیات ۲۲)

اور ــــــ یا ــــــ

پھر قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے ــــــ

جیسا کہ ــــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :ــــــ

اِنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّھَاتِکُمْ ــ (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۱)

اور یا ــــــ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :ــ

اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۳-۴۴)

کہ جنت تلواروں کے سایہ میں ہے ــــــ

حفیظ جالندھری مرحوم نے اس حدیث پاک کا کیا ہی ایمان افروز اور روح پرور ترجمہ کیا ہے کہ ــــــ

ع

نہ مسجد میں نہ بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں
نمازِ عشق ادا ہوتی ہے تلواروں کے سائے میں

کفر و شرک کے اندھیروں سے نکل کر توحید و اسلام کی روشنی میں آنے والوں اور الحاد و باطل کی تاریکیوں میں حق و صداقت کے چراغ حاصل کرنے والوں اور ضلالت و گمراہی کی ظلمتوں میں نیکی و شرافت کی نورانی قندیل سے سرفراز ہونے والوں کے دین و ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کے بعد ان کے اعمالِ صالح کا اجرِ عظیم، ثوابِ بے بہا اور جزائے کامل اللہ تعالیٰ کی طرف سے

اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کرم نوازی ـــــ بندہ پروری اور رحمت و بخشش کے بھرپور خزانوں سے کم نہیں ہے ـــــ

جنت میں ٹھکانہ ـــــ فردوس بریں میں مکان ـــــ باغ عدن میں رہائش اور حوروں سے دل بہلانا کوئی معمولی عنایات نہیں ہیں ـــــ

ریشمی و فاخرہ لباس ـــــ سنہری اور خوبصورت پلنگ ـ صاف ستھرے اور پاکیزہ بستر ـــــ تر و تازہ پھل ـــــ بہترین و خوشبودار میوے اور حوروں کی خدمت گزاری یہ انعام و اکرام ہیں ایک مرد مومن کے لئے ـــــ

لیکن ان کے علاوہ جناب ابوالحامد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرد مومن کے علاوہ سات آٹھ اللہ تعالےٰ کی ایسی مخلوقات بھی ہیں جو آدمی کی جنس کے علاوہ بھی جنت میں داخل ہوں گی ـــــ ایک ـــــ

جیسا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب احسن القصص صـ۵۰ میں لکھا ہے، ـــــ

یَکُوْنَ فِی الْجَنَّۃِ سَبْعًا اَشْیَاءِ مِنْ غَیْرِ جِنْسِ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْلُ۱ اَصْحَابِ الْفِیْلِ ـــــ وَکَلْبُ۲ ـــــ اَصْحَابِ کَہْفِ ـــــ وَ ذِئْبُ۳ یَعْقُوْبَ ـــــ وَ دُلْدُلُ۴ عَلِیٍّ ـــــ وَنَاقَۃُ۵ صَالِحٍ وَحِمَارُ۶ عِیْسٰی یَا عُزَیْرَ ـــــ وَبَغْلَۃُ۷ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

نزہت المجالس جلد ۱ صـ۵۸ میں جناب علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں اضافہ فرمایا ہے ـــــ یعنی ـــــ

وَحُوْتُ۸ یُوْنُسَ ـــــ وَکَبْشِ۹ اِسْمٰعِیْلَ ـــــ وَنَمْلَۃِ۱۰ سُلَیْمَانَ

Marfat.com

وَهُدھُدٌ بلقیس ؀

" اصحاب فیل کا ہاتھی ـــــ اصحاب کہف کا کُتّا ـــــ ذئب یعقوبؑ ـــــ حضرت یعقوبؑ کا بھیڑیا ـــ اور حضرت علی علیہ السلام کا دُلدُل ـــ اور حضرت صالح علیہ السلام کی اُونٹنی ـــ اور حضرت عزیر علیہ کا گدھا اور حضرت یُونس علیہ السلام کی مچھلی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا دُنبہ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی اور شہزادی بلقیس کا ہُدہُد اور ہمارے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُونٹنی۔

حضراتِ گرامی !ـــ یاد رہے کہ مندرجہ ذیل حقائق کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہوئے صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن نے اس کتاب کا نام بھی اسلئے یہ رکھا ہے کہ نسبت اچھی ہو تو جنّت کا ملنا مشکل نہیں ہے ـــــ

کیونکہ مندرجہ ذیل آدمی کی جنس کے علاوہ ان جانوروں میں سے نہ کوئی نمازی ہے اور نہ کوئی حاجی، نہ کوئی زکواتی ہے اور نہ ہی کوئی نوافلی ـــــ

بس پھر میرے نزدیک اس حقیقت کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ یہ جانور کسی اچھی نسبت کے باعث جنّت میں جائیں گے۔ اپنے نیک اعمال کی بدولت نہیں۔ ـــــ اور ان سب کا تعلق قرآن مجید و حدیث پاک سے ہے۔

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اچھی نسبت کے باعث یہ جانور تو جنت میں جائیں گے۔ مگر کسی نبی یا کسی والی سے اچھی نسبت نہ رکھنے والے بدعقیدہ انسان اور کسی رسول اور کسی ولی اللہ کے بے ادب اور گستاخ لوگ جنّت کی ہوا تک نہ پائیں گے چاہے کوئی شیخ القرآن کہلوائے یا اپنے آپ کو شیخ الحدیث کہلوانا پسند کرتا ہو ـــــ

مثلاً ـــــ پارہ ١٠ سورۃ التوبہ آیت ٦٢/٦١ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ

يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ ـ

اور ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں یعنی کافر و مشرک جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ کو ایذا دیتے ہیں ـــــ دکھ پہنچاتے ہیں اور ستاتے ہیں یہ کہکر کہ وہ تو کان ہیں، یعنی کان کے کچے ہیں کہ ہر ایک کی بات سن کر یقین کر لیتے ہیں ـــــ

اور اے میرے محبوب علیہ السلام تم فرما دو کہ کان تمہارے بھلے کیلئے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ـ

اور وہ لوگ جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اور بے ادبی و گستاخی کے طور پر کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو کان کے کچے ہیں، ان کے لئے درد ناک عذاب ہے ـــــ

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ه

یعنی ـــــ کیا ان بے ادب اور گستاخ لوگوں کو خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا تو اسی کے لئے جہنم کی آگ ہے، ہمیشہ اس میں رہیں اور ان کے لئے یہی بڑی رسوائی ہے ـــــ

محبوبِ خدا صل اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی بے ادبی و گستاخی تو ایک طرف رہنے دو ان کے تو بال مبارک کی توہین بھی کفر ہے اور ایذائے رسول ہے ـــــ مثلاً ـــــ

حاکم مستدرک کی حدیث صحیح ـــــ

فتح الکبیر جلد ٣ صـ ١٩٦ حضرتِ علی علیہ السلام فرماتے ہیں، کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ـــــ

Marfat.com

مَنْ اٰذٰی شَعْرَۃً مِنِّی فَقَدْ آذَانِیْ وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللّٰہَ
وَزَادَ اَبُوْ نُعَیْم وَالدَّیْلَمِی فَلَہٗ لَعْنَتُ اللّٰہِ مِلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

کہ جس نے میرے بال شریف کی توہین کی اس نے مجھے دکھ پہنچایا اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی ——

فیض القدیر جلد ۶ ص ۱۹ ——

قَالَ صَوْ آخذ بشعر

کہ نبی کریم علیہ السلام نے جب یہ فرمایا تو بال مبارک ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے! ——

کنزالاعمال جلد ۲ ص ۷۸ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ——

سمعت رسُول اللّٰہِ وھو آخذ شعرۃ یقول من اذٰی شعرۃ منی شعری فالجنۃ علیہ حرام ——

کہ جس نے میرے ایک بال کی بھی توہین کی اس پر جنت حرام ہے ——

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آئید جنید و بایزید ایں جا

اور ——

بے ادباں مقصود نہ حاصل نہ در گاہے ڈھوئی
تے منزل مقصود نہ پہنچا باہجھ ادب دے کوئی

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ کتنے خوش نصیب ہیں وہ جانور اور کتنے خوش قسمت ہیں وہ حیوان جو نمازی نہ ہونے — حاجی نہ ہونے اور تہجد گزار نہ ہونے اور لمبی لمبی تسبیح نہ پھیرنے کے باوجود اور کسی مذہب سے تعلق نہ جوڑنے۔

اور کسی دین سے رشتہ نہ رکھنے اور اسلام کی پابندیوں سے آزاد ہونے کے باوجود محض **اچھی نسبت** کے باعث جنت کے حسین وجمیل اور سدا بہار گلشن اور ہمیشہ مہکتے ہوئے باغات میں جائیں گے اور پھر تعجب اور کمال کی بات تو یہ ہوگی کہ قیامت کے دن جبکہ ہر انسان سے حساب لیا جائے گا لیکن یہ حیوانات جن کا تعلق نہ آدمی کی نسل اور نہ انسانی برادری سے ہوگا، کسی اچھی نسبت کی بدولت فردوسِ بریں کی خوشنما سیر گاہوں میں رقص کناں ہونگے ——

"مجھکو نہ دیکھیئے میری نسبت کو دیکھیئے"

—— اور ——

نیازی مجھ کو اب کیا ڈر

میری نسبت ہے لاثانی

یعنی حضرت شہنشاہِ ولایت —— شہبازِ لامکانی —— حضرت پیر سیّد۔ مُرشدِ کامل جماعت علیشاہ صاحب لاثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے روضۂ اقدس کا سنہری گنبد آج بھی بھٹکے ہوئے انسانوں کے لئے نشانِ منزل ہے اور ان کے بعد حضرت پیر سیّد علی حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک جبینِ نیاز جھکانے والوں کا فیوض وبرکات سے دامن بھر پُور کر دیتا ہے اور اب نقشِ لاثانی کا نقشِ ولایت وطریقت اور عکسِ فقر و درویشی حضرت پیر سیّد صاحبزادہ محمد اسماعیل شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف ہیں جن کے لبوں کی ایک مسکراہٹ سے دِلوں کے گُلشن میں تازہ بہار آجاتی ہے اور مرجھائے ہوئے دماغ کِھل اُٹھتے ہیں ۔ اور جن کی صورت وسیرت میں جلوۂ لاثانی نظر آتا ہے ۔ اور آئے بھی کیوں نہ جبکہ والدِ گرامی حضرت پیر سیّد علی حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ نے حج مبارک کے موقع پر سرزمینِ مدینہ منورہ میں جہاں صبح و شام رحمت کے فرشتوں کی آمد و رفت رہتی ہے اور جس سرزمین کا مقدس خطہ عرش اعلیٰ سے بھی افضل ہے، اس کی جنت کی کیاری میں نہایت ہی شفقت و الفت سے انہیں بیعت فرما کر ساتھ ہی کشف و کرامات کا خزانہ دامن میں الٹ دیا اور پھر سارے مدینہ پاک میں اس خوشی میں مٹھائی تقسیم کی گئی ——— "ریاض الجنۃ"

اسلئے ——— اے قارئینِ کرام !

افتخار الحسن کو نہ دیکھئے ——— اس کی نسبت کو دیکھئے !

اور ——— پھر والدِ گرامی بلند پایہ عالمِ دین ——— مناظرِ اسلام اور ——— عظیم خلیفۂ مجاز سرکارِ لاثانی ———

اور والدہ ماجدہ فقیہاء ——— شب بیدار ——— اور تہجد گزار ———

اور ——— استاذِ گرامی حضرت پیر سید علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ المعروف ——— **صدر الافاضل** ———

اسلئے ——— میں پھر کہتا ہوں ——— کہ

"مجھ کو نہ دیکھئے میری نسبت کو دیکھئے"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

خانہ کعبہ کے فضائل و برکات

حضرات محترم ——— آؤ اب قرآن حکیم کی روشنی میں ان نسبتوں کو تفصیل سے دیکھیں ——— پڑھیں ۔ اور ۔ غور کریں جن کے باعث حیوانات ، ——— جنّت عدن کے مستحق بن گئے ۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ الَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ ۔ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ ——— وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا

کہ ——— "مکہ مکرمہ میں اس خطۂ ارضی اور سرزمین پر نسلِ انسانی کی ہدایت کے لئے پہلا گھر بنایا گیا" ———

دُنیا کے بُتکدوں میں پہلا وہ گھر خُدا کا

سب سے پہلے خانۂ کعبہ کی تعمیر فرشتوں نے کی ——— پھر حضرت آدم علیہ السلام نے ——— پھر حضرت شیث علیہ السلام نے ، ان کے بعد حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ———

Marfat.com

اِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ [1]

یعنی ۔ "حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے معماروں کا کام کیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے مزدوری کی ۔۔۔ اینٹیں، گارا اور مٹی دیتے رہے"۔۔۔

اور پھر جب یہ اللہ کا گھر تیار ہو گیا تو ندا آئی ۔۔۔۔۔

"اے میرے پیارے خلیلؑ اور ذبیحؑ ! تم نے میرا گھر بنایا ہے کچھ مزدوری طلب کر لو"۔۔۔۔۔

عرض کیا! ۔۔۔۔۔

"یا اللہ! تو نے نبوّت عطا کی ۔۔۔ نسلِ انسانی کا امام بنایا ۔۔ اور آتشِ نمرود کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کو گلِ داؤدی کے مہکتے ہوئے پھولوں کی گلزار بنا دیا ۔

اور تجھ سے کیا طلب کریں !"

پھر حکم ہوا ۔۔ کچھ نہ کچھ ضرور طلب کرنا پڑے گا ! ۔۔۔۔۔

تو پھر حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے دربارِ خداوندی اور خزانۂ قدرت سے یہ کیا ۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلاً ۔۔۔۔۔

"کہ اے ہمارے ربّ کعبہ ہم نے بنایا ہے ۔ رسول تو بھیج دے ۔۔۔ تیرا گھر ہم نے تعمیر کیا ہے، اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مبعوث فرما دے ۔۔۔ بیت اللہ شریف ہم نے تیار کیا ہے اب اسے آباد کرنے کے لئے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بھیج دے ۔۔"

دعا قبول ہوئی ۔۔ تو کائنات کا والی رحمتِ دو عالم بن کر امام الانبیاء ۔ تشریف لے آئے ۔۔۔۔۔

---

[1] ۔ تاریخ الحرمین ص ۶۹ حصہ اول ۔ الحاج عباس کرارہ مکۃ المکرمہ

۲۰ کتابوں کے حوالہ سے کہ اصحابِ رسول نے آپ کا تعارف پوچھا تو ـــــ خاتم الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا :ـــــ

اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ !

کہ جس رسول کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی وہ رسول میں ہی ہوں ! ـــــ

پھر تعمیرِ کعبہ کے بعد ارشاد ہوا ـــــ خلیلؑ ـــــ

حج کا اعلان بھی کردو ـــــ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ۔

تفسیرِ کبیر جلد ۶ صـ ۱۵۶ ـــــ تاریخ الحرمین حصہ ا صـ ۱۱۸ ارشادِ باری تعالیٰ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی :ـــــ

يَا رَبِّ وَمَا يَبْلُغُ صَوْتِيْ ـــــ

کہ ـــــ "اے ربِّ کریم پوری کائنات میں میری آواز کیسے پہنچے گی ؟"

تو جواب آیا ـــــ

عَلَيْكَ الْنِّدَا وَعَلَيَّ الْبَلَاغ ـــــ

کہ ـــــ آواز دینا تیرا کام ہے اور ساری دنیا میں تیری آواز کو پہنچانا میرا ذمہ ہے ـــــ

یہ مژدۂ جانفزا سنکر خلیل اللہ علیہ السلام نے کوہِ ابوقبیس پر چڑھکر آواز دی اور بلند آواز سے پکارا ـــــ

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ ـــــ

کہ ـــــ اے دنیا میں رہنے والے انسانو ! اللہ تعالےٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔

فَسَمِعَهٗ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ـــــ

تو زمین و آسمان کی ہر چیز نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس آواز اور اس اذان کو سُنا ــــ یہاں تک کہ ــــ

وَاَجَابَہٗ یَوْمَئِذٍ مَنْ کَانَ فِیْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَاَرْحَامِ النِّسَاءِ ــــ

وہ ارواح جو ابھی والد کی پُشتوں اور ماؤں کے رحموں میں تھے انہوں نے بھی جواب دیا ــــ

لَبَّیْکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ ــــ

کہ ہم حاضر ہیں اے ابراہیم علیہ السلام!

وَکُلُّ مَنْ وَصَلَ اِلَیْہِ صَوْتُہٗ مِنْ حَجَرٍ وَشَجَرٍ

اور حجر و شجر تک یہ آواز پہنچی اور حاضر ہونے کا وعدہ فرمایا ــــ

غلاف کعبہ ــــ سب سے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف تبعؔ حمیری نے چڑھایا جیسا کہ ــــ

تاریخ الحرمین حصہ اوّل ص۴۷ ــــ

اَوَّلُ مَنْ کَسَا الْکَعْبَۃَ کِسْوَۃً کَامِلَۃً تُبَّعٌ کَسَاھَا الْعَصَبَ وَجَعَلَ بَابًا یُغْلَقُ ــــ

پہلے چمڑے کا اور پھر دھاری دار کپڑے کا ــــ

اسی نے مندرجہ ذیل اشعار بھی کہے ــــ

وَکَسَوْنَا الْبَیْتَ الَّذِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ
مُلَاءً مُعَضَّدًا وَ بُرُوْدًا ــــ
وَاَقَمْنَا مِنَ الشَّھْرِ عَشْرًا

وَ جَعَلْنَا الْبَابَ اَقْلِيْدًا
کہ ہم نے عزت و احترام والے بیت اللہ شریف چادروں سے ملبوس
کیا ــــ اور اس کا دروازہ کواڑ والا بنایا ــــ
اور ہم وہاں صرف دس دن تک ٹھہرے اور ہم نے دروازہ کی چابی بھی بنالی۔
اور پھر ہم پرچم کو بلند کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئے ــــ
حضرات محترم ــــ یہ بھی یاد رہے کہ پہلے کعبہ کا غلاف سفید رنگ کا تھا۔
پھر خضرا وصفرا ــــ سبز اور پھر پیلا بنا اور اب سیاہ ہے ! ــــ
سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ شاید محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کالی کملی
پہنی ہو تو اللہ کریم نے فرشتوں کو حکم دیا ہو کہ میرے کعبہ کے غلاف کو بھی سیاہ رنگ کا
کردو ــــ تاکہ اندر کی شے باہر نظر نہ آئے اور باہر کی چیز اندر دکھائی نہ دے ــــ
قارئین کرام ! ــــ تبع حمیری اسعد کا ذکر قرآن پاک میں دو بار آیا
ہے ــــ سورۃ الدخان میں اور سورۃ ق میں ــــ
هُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۔ اور اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ
یہ یمن کا بادشاہ تھا ــــ حمیری اور اسعد اس کے القاب تھے ــــ
تفسیر قادری حسینی ــــ تفسیر نسفی جلالہ ص ۹۹ ــــ تفسیر کبیر جلد ۷
ص ۴۵۵ ــــ تفسیر روح البیان جلد ۴ ص ۶۰۸ ــــ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ــــ کہ
كَانَ تُبَّعٌ رَجُلًا صَالِحًا ــــ کہ
"تبع ایک نیک آدمی تھا۔" ــــ اسعد الحمیری مرد مومن وصالح بود
و بعیسیٰ علیہ السلام ایمان آوردہ و چوں حدیث وصفت رسول شنید از اهل

کتاب بر رسالت وے ایمان آوردہ گفت ——

کہ —— اسعد الحمیری ایک مردِ مومن اور نیک آدمی تھا اور حضرت عیسیٰ ؑ پر ایمان رکھتا تھا لیکن جب اس نے اہل کتاب سے ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ کی صفات اور حضورِ اکرم علیہ السلام کے کمالات و معجزات سُنے تو آپ پر ایمان لے آیا —— اور یہ نعت پاک کہیں ——

شَهِدْتُ عَلَى اَحْمَدَ اِنَّهٗ ۔۔۔ رَسُوْلٌ مِنَ اللّٰهِ بَادِی النِّسَمِ

خَلَوْ مُدَّ عُمُرِیْ اِلٰی عُمْرِهٖ ۔۔۔ لَكُنْتُ وَزِيْرًا لَهٗ وَابْنَ عَمٍّ

علامہ جلال الدین سیوطی نے بھی فرمایا : ——

اَوَّلُ مَنْ کَسَاءَ الْکَعْبَةَ اَسْعَدُ الْحِمْيَرِیُّ ——

یہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت سے نو سو سال پہلے کی بات ہے ——

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا : ——

لَا تَسُبُّوْا تُبَّعًا فَاِنَّهٗ قَدْ کَانَ اَسْلَمَ —— کہ تبع کو گالی نہ دو، وہ اسلام لے آیا تھا۔

اصل میں یہ تبع الحمیری اسعد چار حکماء اور علماء لے کر اور ایک بھاری لشکر کی صورت میں مکہ مکرمہ آیا لیکن کسی نے اس کی عزت نہ کی اور نہ کوئی تکریم دی۔ اس نے اپنے وزیروں سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہوا۔ ؟

انہوں نے جواب دیا !

ایشاں را خانۂ خدا ہست کہ آں را کعبہ گویند ۔

کہ — یہاں کے لوگوں کے لئے ایک خانۂ خدا ہے جسے کعبہ کہتے ہیں اس کی موجودگی

ہیں یہ لوگ کسی اور کی عزت و تکریم نہیں کرتے ــــــ

تبع نے خانہ کعبہ ڈھانے کی نیّت کرلی ــــــ

و مردمانِ شہر را بکشد و زناں را اسیر کند ــــــ

اور شہر کے لوگوں مردوں کو قتل کرنے لگا اور عورتوں کو قیدی بنالیا ــ لیکن

ربّ العزّت بدردِ سر مبتلاء کرد ــــ لیکن

ربّ العالمین نے اسے دردِ سر میں مبتلاء کردیا ــــــ

پھر اس نے توبہ کی ــــ اور شفاء ہوگئی ــ پس ــ

کعبہ را جامہ پوشد ــــــ اور کعبہ پر غلاف چڑھایا

پھر مکّہ سے مدینہ پہنچیا ــــ وہاں نہ کوئی آبادی اور نہ کوئی شہر۔

چشمۂ آب بود ــــــ صرف ایک پانی کا چشمہ تھا ــــ

علمائے درکتبُ خوانده بودند کہ آں زمینِ یثرب طیبہ مقدس مہاجر رسُول خُدا

آخر الزّماں است ــــــ

ان علماء نے پہلی کتابوں میں پڑھا ہوا تھا کہ یہ زمینِ مقدس آخری نبیؐ کی

جائے ہجرت ہے ــــــ

برامید دیدارِ رسولِ عربی ــــــ علماء کرام نے سیّد المرسلین

صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے کی اُمید پر فیصلہ کرلیا کہ یہاں سے

ہم نہیں جائیں گے ــــــ

انہوں نے تبع کو بھی یہ صلاح دی پھر وہ بھی ایک سال تک اس خاکِ طیبہ

پر ڈیرا لگائے بیٹھا رہا ــــ پھر اس نے چار سو مکانات بنوائے۔ لونڈیاں

خرید کر آزاد کیں اور محبوبِ خُدا صلّی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک خط لکھا ــ اور

Marfat.com

ایک عالم کو دیا کہ جب رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہو تو انہیں دے دینا خط کا مضمون حسب ذیل دیا جا رہا ہے

"اے پیغمبرِ آخر الزماں ـــــ اے برگزیدۂ خداوندِ جہاں ـــــ اے روزِ شمار شفیعِ مجرماں ـــــ من کہ تبعم بتو ایمان آوردہ ام و بر ملتِ توام و بر ملتِ پدرِ تو ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مرا فراموش نکنی ـــــ در روزِ قیامت مرا شفیع باشی" ـــــ

کہ ـ اے آخری زمانہ کے آخری پیغمبر ـــــ اور اے خداوندِ جہاں کے برگزیدہ رسول ـــــ اور اے قیامت کے دن مجرموں کی شفاعت کرنے والے نبی، مَیں تبع آپؐ پر لایا ہوں ایمان ـــــ آپؐ کی اور آپؐ کے جدّ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملّت پر ہوں ـــــ

روزِ محشر مجھے بھول نہ جانا اور قیامت کے دن میری شفاعت کر دینا۔

پھر ان علماء کی نسل در نسل میں سے ابو لیعلیٰ ایک آدمی تھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے اور حضرت ابو ایوبؓ انصاری کے گھر جلوہ افروز ہوئے تو ابو لیعلیٰ نے تبع حمیری کا خط پیش کیا ـــــ

جذب القلوب ـــــ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اردو ترجمہ ص ۵۷

نزہت المجالس جلد ۲ ص ۹۲ علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ و کتب کثیرہ۔

یَا مُحَمَّدُ آمَنْتُ بِکَ وَ بِرَبِّکَ ـــــ وَاَنَا عَلٰی دِیْنِکَ۔ فَاشْفَعْ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ـــــ

کہ ـــــ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپؐ پر اور آپ کے ربّ پر ایمان لے آیا ہوں ـــــ اور میں آپؐ کے دین پر ہوں ـــــ قیامت کے دن میری

Marfat.com

شفاعت کردینا ـــــ

قارئینِ کرام ! ـــــ ذرا غور فرمائیں تبع حمیری کی اس کتابی اور قرآن مجید کی پاکیزہ کہانی پر کہ وہ نبیٔ کریم علیہ السلام کی ولادت باسعادت سے نوسو سال پہلے اور حضور علیہ السلام کو دیکھے بغیر آپ پر ایمان لا رہا ہے اور پھر ساتھ ہی اعلان کرتا ہے کہ آپؐ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسولؐ ہیں اور ساتھ ہی اس آرزو کا اظہار بھی کرتا ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت کردینا ! ـــــ

۱ ـــ حرم پاک میں داخل ہوتے وقت نگاہیں نیچی رکھنی چاہئیں ـــ بہت دُور جا کر نظر اٹھانی چاہیئے ـــــ

۲ ـــ اور بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی جو دُعا آنکھ جھپکنے سے پہلے مانگی جائے گی وہ قبول ہوگی ! ـــــ

۳ ـــ عِنْدَ اَوَّلِ نَظْرَۃٍ لِلْکَعْبَۃِ دَعْوَۃٌ مُسْتَجَابًا ـــــ

۴ ـــ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جو کہ مکہ مکرمہ کی طرف ہر وقت کھلے رہتے ہیں ـ

باب۱ الی الکعبۃ ـــ و باب۲ الی المیزاب ـــ و باب۳ الی الحجر الاسود و باب۴ الی الرکن الیمانی ـــ و باب۵ الی مقام ابراہیمؑ ـــ و باب۶ الی الزمزم و باب۷ الی الصفاء ـــ و باب الی المروۃ ـــ

تاریخ الحرمین شریف حصہ اوّل ص۶۰

نزہت المجالس حصہ اوّل ص۱۸۲

فتاویٰ رضویہ حصہ دوم ص۳۷۵ ، ص۳۷۶ ـ

اِنَّ حَوْلَ الْکَعْبَۃِ ثَلٰثِمِاۃٌ مَائَۃِ بنی مِنْھُمْ بَیْنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

Marfat.com

وَرُکن الیمانی ـــــ وَقَبْرُ اِسْمَاعِیْلَ وَاُمِّہٖ فِی الْحِجْرِ تَحْتَ الْمِیْزَابِ

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کعبہ شریف کے ارد گرد تین سو انبیاء کرام کی قبریں ہیں، حجر اسود اور رکنِ یمانی کے درمیانی اور میزاب رحمت کے ایک پتھر کے نیچے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہؓ کی قبریں ہیں

اَلاَ اِنَّ قَبْرَ اِسْمٰعِیْلَ فِی الْحِجْرِ الْاَسْوَدِ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِنَّ فِی الْحَطِیْمِ بَیْنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَزَمْزَمِ قَبْرُ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا۔

ستر انبیاء کی قبریں ہیں ـــــ

حضرات محترم! صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کرشمہ سازی اور اسکی قدرت کا تماشا تو دیکھو کہ کس بہانے۔ کسی طریقہ اور کس انداز سے اپنے کعبہ کے طواف کے ساتھ ساتھ قبروں کا طواف بھی کروا رہا ہے ـــــ

قبروں پر جانے والوں کو بدعتی اور مشرک کہنے والے مولوی حضرات کے لئے کتنا سبق ہے اسمیں ـــــ الحجر الاسود ـــــ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے ساتھ لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے بوسہ دیتے رہے ہیں اور چومتے رہے ہیں ـــــ

مسلم شریف جلد ۲ ص ۲۴۵ ـــــ ترمذی شریف جلد ۲ ص ۳۰۳ ـــــ مشکوات شریف ص ۵۲۴ ـــــ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس پتھر یعنی حجر اسود کو پہچانتا ہوں

پوچھا گیا حضورؐ وہ کیسے ؟

ارشاد ہوا :

کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ ـــــ کہ میرے مبعوث ہونے

Marfat.com

سے پہلے یہ پتھر مجھے سلام کیا کرتا تھا ــــــ

تعجب ہے کہ یہاں بد عقیدہ مولوی کسی بزرگ ــــ درویش اور ولیِ کامل کے ہاتھ چومنے نہیں دیتے مگر حج کے دوران سیاہ پتھر کو چومتے ہیں ــ

تفسیر روح البیان جلد ۴ ص ۱۶ ــــــ

وَفِی الْحَدِیْثِ اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ یَمِیْنُ اللّٰہِ فِی اَرْضِہٖ فَمَنْ لَمْ یُدْرِکْ بَیْعَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَمَسَحَ الْحَجَرَ فَقَدْ بَایَعَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ــــ

کہ حجر اسود زمین پر اللہ کا دستِ قدرت ہے کہ جو رسولِ اکرم علیہ السلام کے دستِ مبارک پہ بیعت نہیں کر سکا وہ اس پتھر کو چھولے تو گویا اس نے اللہ و رسول کی بیعت کر لی ــــــ

فَکَانَتِ الْکَعْبَۃُ صُوْرَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَالْحَجَرُ الْاَسْوَدُ صُوْرَۃُ یَدِہِ الْکَرِیْمَۃِ ــــــ

کہ ــ کعبۃ اللہ، رسولِ معظم کی صورتِ پاک کی مانند ہے اور حجرِ اسود آپ کا دستِ مبارک ــــــ

وَمِنْ ھٰھُنَا نَعْرِفُ اَنَّ الْاِنْسَانَ کَامِلٌ اَفْضَلُ مِنَ الْکَعْبَۃِ ۔

اور اسی وجہ سے ثابت ہوا کہ انسان کامل کعبہ سے افضل ہے ۔

۱۹۷۹ء کو جب میں امیر الحجاج بن کر حج مبارک کرنے گیا تو مولینا محمد حسین صاحب خطیب مرالی والا کے ہمراہ مجھے صاحبزادہ پیر فضلِ رسول صاحب نے رات ایک بجے حجرِ اسود کا بوسہ دلوایا ۔ حیدر تخلص ہے اور محدثِ اعظم پاکستان کے مزار اقدس فیصل آباد کے سجادہ نشین ہیں ۔

اتنے کمالات اور فضائل ہیں کعبۃ اللہ شریف کے جنہیں مختصر طور پہ لکھا گیا ہے ۔

ورنہ ان کے لئے تو ایک مستقل کتاب چاہیئے ــــــــ

بیتُ اللہ کی اہمیّت

مسجد الحرام میں ایک دن کی پانچ، نمازیں باجماعت ادا کرنے کا ثواب ایک کروڑ اور ۳۵ لاکھ نمازوں کا اجر بنتا ہے۔

ایک نماز باجماعت پڑھنے کا ثواب ۲۷ گنا زیادہ ہوتا ہے اور مسجدِ حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کا ثواب! ــــــــ

حطیم ــــــــ بیت اللہ شریف کا اندرونی حصّہ جہاں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات وضو فرمایا تھا اور پھر اسکی دیوار پر پائے مبارک رکھ کر براق پر سوار ہوئے تھے! ــــــــ

گرامیٔ قدر حضرات! ــــــــ ہر انسان کے دل و دماغ میں یہ سوال بار بار ابھر کر سامنے آتا ہے کہ جب اللہ کریم کے پاس عرشِ عظیم کا تقدّس ــــ بیت المعمور کی پاکیزگی اور لوح و قلم کی وسعت موجود تھی تو پھر اسے خطۂ ارض پر خانۂ کعبہ بنوانے کی کیا ضرورت پیش آئی! ــــــــ

اور اس مرکزِ زمین پر بیت اللہ شریف اور اپنا گھر تعمیر کروانے کی خواہش کیوں پیدا ہوئی؟ ــــــــ

جواب: ــــ تاریخ الحرمین الشریفین حصّہ اوّل ص ۷۹
مصنّف الحاج عباس کرارہ ــ مکّہ مکرّمہ ــــــــ

اِنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی لَمَّا قَالَ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہ!

کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ زمین پر اپنا خلیفہ ــ اپنا جانشین اور اپنا نائب بنانا چاہتا ہوں۔ تو فرشتوں نے کہا کہ یا اللہ تو ہمارے سوا کوئی اور مخلوق

بھی پیدا کرنا چاہتا ہے جو خون ریزی کرے اور زمین پر فساد پھیلائے ۔ جبکہ صبح و شام ہم تیری حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں اور تیری تسبیح و تہلیل ہمارا ہر وقت وظیفہ وظیفہ رہتا ہے ۔ پھر فسادی ۔ خون ریزی اور گناہ و معصیت کے دریا میں غرق رہنے والی مخلوق پیدا کرنے کی کیوں خواہش پیدا ہوئی

غَضِبَ عَلَيْهِم ـــــ تو فرشتوں کا یہ جواب سنکر ان پر ناراض ہوگیا ۔

فعاذوا بعرشه ـــ تو فرشتوں نے عرش کے نیچے پناہ لی ـــ

فَطَافُوْا حَوْلَهٗ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ ۔

پھر فرشتوں نے عرش عظیم کے اردگرد سات پھیرے لیکر طواف کیا ۔

حَتّٰى رَضِيَ عَنْهُمْ

یہاں تک کہ اللہ کریم فرشتوں پر راضی ہوگیا ـــ

اور پھر فرشتوں سے فرمایا : ـــ

ابْنُوْا لِیْ بَیْتًا فِی الْاَرْضِ

کہ زمین پر بھی میرے لیئے ایک گھر بناؤ ! ـــ

یَتَعَوَّذُ بِهٖ مَنْ سَخِطْتُ عَلَیْهِ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ ! ۔

کہ بنی آدم پر جب میں اسکے گناہوں اور بداعمالیوں کے سبب اس پر ناراض ہوؤں تو وہ اس گھر میں پناہ لے سکے ـــــ

فَطَافُوْا حَوْلَهٗ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ ۔

پھر وہ گنہگار اس گھر کی پناہ لے اور اس کا طواف کرے ۔

كَمَا طُفْتُمْ ـــ

جس طرح کہ تم نے کیا ہے ـــــ

Marfat.com

فَارْضیٰ عَنْہُ کَمَا رَضِیْتُ عَنْکُمْ ــــ

پھر میں اس پر راضی ہو جاؤں گا جس طرح تم پر راضی ہو گیا ہوں ـــ

فَبَنَوْا ھٰذَا الْبَیْتَ ـــــ

پس پھر فرشتوں نے اللہ کے اس گھر یعنی بیت اللہ شریف کو تعمیر کیا !

حضراتِ گرامی ـــــــ جناب عباس کرارہ کی اس ایمان افروز حقیقت کی تائید و تصدیق کے لیئے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ پر بھی غور کیا جائے تو پھر یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ کہ اللہ کریم اپنے بندوں کی پر کتنا رحیم و کریم ہے ـــــ

کہ ـــ اپنے گنہگار بندوں کی بخشش کے لیئے کون کون سے راستے تیار کر رکھے ہیں۔

کہ ـــ بندہ ایک دفعہ سچے دل سے توبہ کر کے کہہ دے ـ

کہ ـــ یا اللہ ! میں گنہگار ہوں۔

تو ـــ آواز آتی ہے ـــ گھبراؤ نہیں

میں غفار ہوں ـــ

مشکوات شریف ص ۲۲۲ - ۲۲۳

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :ـــ

اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ ـــ

کہ حج مبارک اور عمرہ شریف کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں ـــ

اور جو بھی وہ سوال کریں، اللہ انہیں عطا کرتا ہے ـــ

وَیَسْتَجِبْ لَھُمْ مَا دَعَوْا ـــــ

اور جو بھی وہ دعا کریں وہ قبول کرتا ہے :ـــــ

Marfat.com

وَاِنِ اسْتَغْفَرَهٗ غَفَرَلَهُمْ ـــــــــ

اور اگر وہ بخشش طلب کریں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے ـــــــــ اور

وَاِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ ـــ

کہ جب تم کسی بھی حاجی سے ملو تو اُسے سلام کہو اور مصافحہ کرو اور اسے کہو کہ

اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَهٗ فَاِنَّهٗ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ ـ

کہ میرے لئے گھر میں داخل ہونے سے قبل بخشش کی دعا کرے کیونکہ وہ گناہوں

سے پاک ہو کر واپس آتا ہے ـــــــــ

نزہت المجالس جلد اوّل صـــ ۱۸۱ ـــــــــ

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں اور حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:۔

مَنْ نَظَرَ اِلَی الْكَعْبَةِ اِیْمَانًا وَّتَصْدِیْقًا خَرَجَ مِنَ الْخَطَایَا

كَیَوْمِ وُلِدَتْ اُمُّهٗ ـــــــــ

کہ جس نے بھی کعبہ شریف کی طرف ایمان اور تصدیق کی نگاہ سے دیکھا وہ

گناہ و خطا سے ایسے پاک ہو گیا جیسے کہ اسکی ماں نے اُسے آج ہی جنا ہے

لکھاں ہین پہاڑ زمین اُتے پر رُتبہ کسے دائیں کوہِ طور جیہا

وارث شاہ جیہا گنہگار کوئی نئیں بخشنہار نئیں کوئی غفور جیہا

میاں صاحب مرحوم ؎

جے ویکھاں میں عملاں وَلّے کجھ نئیں میرے پلّے

تے جے ویکھاں تیری رحمت وَلّے بلّے بلّے بلّے!

کِتّی وار تیں توبہ بھنّی ، ہاں میں بے اعتبارا

در تیرے تو بخشش منگاں توں ہی بخشنہارا

Marfat.com

ے رحمت ربّ دی جوش پئی مار دی اے
اَج کون ایڈا گنہگار آیا
رَولا پے گیا حشر میدان اندر
او اِفتخار آیا افتخار آیا

حضراتِ محترم! ــــــ خانۂ کعبہ کے فضائل اس سے بڑھ کر اور کیا ہوں گے کہ انسان تو انسان رہے، حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی بھی چالیس دن بیت اللہ شریف کا طواف کرتی رہی ــــــ

تاریخِ الحرمین الشریفین حصّہ اوّل ص۷۳ ــــــ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا رُخ اللہ تعالیٰ نے مکّہ مکرّمہ کی طرف پھیر دیا ــــــ

فَدَارَتْ بِالْبَيْتِ أَرْبَعِيْنَ يَوْماً ــــــ

تو چالیس دِن تک بیت اللہ کا طواف کرتی رہی! ــــــ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَصۡحَابِ الۡفِیۡلُ

سورۃ الفیل ـــــــ اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ؕ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِىۡ تَضۡلِيۡلٍ ۙ وَّاَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۙ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۙ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ۙ

اے میرے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل یعنی ہاتھیوں والوں سے کیا کیا ـــــــ

اللہ تعالےٰ عجیب اسلوب انداز ہے۔ اس آیت کے ان الفاظ کا ـــــ کہ کیا تُو نے نہیں دیکھا ! ـــــــ

دیکھے تو وہ جو پیدا ہو چکا ہو لیکن وہ ذاتِ اقدس جو ابھی شکم مادر میں جلوہ گر ہے اسے کہنا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا عجیب طرز بیان ہے ! ـــــــ

مطلب ـــــ یہی کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے کہ شکمِ مادر میں ہونے کے باوجود بھی کائنات کی ہر شے کو دیکھتے رہتے ہیں

Marfat.com

اور سُنتے رہتے ہیں ـــ کیا شکم مادر میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوحِ محفوظ پر چلنے والی قلم کی آواز نہیں سن لی تھی ؎۱

ہاں سن لی تھی ـــ تو اصحابِ فیل کے ساتھ ربِ دو جہاں نے جو کیا۔ وہ سب کچھ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، شکمِ مادر میں دیکھ رہے تھے۔ ورنہ "الم تر" کا کیا مطلب! ـــ

ابرہہ ـــ نامی یمن کا ایک ظالم و جابر حکمران تھا جس کے پاس انسانوں کے عظیم لشکر کے ساتھ خونی ہاتھیوں کا بھی ایک خطرناک گروہ تھا۔ اور اپنی سواری کے لیے ایک سفید ہاتھی رکھا ہوا تھا ـــ

اور اس ابرھہ نے خانہ کعبہ کے مقابلہ میں ایک خوبصورت "کلیسا" بنا رکھا تھا تاکہ لوگ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر کی پرستش کریں تاکہ خانہ کعبہ کی عزت و تکریم کم ہو جائے ـــ مگر اسے اس گھناؤنی چال میں کوئی کامیابی نہ ہوئی ـــ نہ کلیسا میں عوام کا ہجوم ـــ نہ پرستش کرنے والوں کی رونق اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر کی طرف رغبت ـــ یہ بے رونقی اور عوام کی جانب سے یہ بے رُخی دیکھ کر اسے شیطان نے یہ پٹی پڑھادی کہ مکہ مکرمہ میں جو خانہ کعبہ ہے اسے جب تک نہ ڈھاؤ گے اور جب تک وہاں سے سنگِ اسود کو یہاں نہ لاؤ گے اور جب ابراہیمؑ کی تعمیر کردہ عبادت گاہ کو مسمار نہ کرو گے اس وقت تک تمہارے اس خوبصورت کلیسا میں کوئی نہیں آئے گا ـــ کوئی رونق نہیں ہوگی۔ اور کوئی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر کو بوسہ نہیں دے گا ـــ

بس پھر کیا تھا ـــ شیطان کے بہکانے ـــ عوام کے بھڑکانے اور مکار و عیار لوگوں کے زور دکھانے پر ابرہہ نے فیصلہ کر لیا کہ بیت اللہ شریف کو گرا کر

ؑ۱: خصائص کبرای جلد ۱ صـ ۵۲ ـ نزہت المجالس جلد ۲ صـ ۱۰۸

اور ابراہیمی عبادت گاہ کو مسمار کر کے ہی دم لوں گا ۔ اور پھر وہ اپنے بہادر فوجیوں اور خونی ہاتھیوں کے لشکر پہ ناز کرتا تھا ، جنگ کا طبل بجاتا ہوا اور شادیانے بجاتا اور رقص کرتا ہوا ، اللہ تعالےٰ کے گھر کو مسمار کرنے کے لئے یمن سے چل پڑا ——— اور

ادھر حضرت عبدالمطلب یعنی رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِّ امجد کے اونٹ مکہّ کی چراگاہ میں چر رہے تھے اور خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ابھی شکمِ مادر میں ہی رونق افروز تھے ۔

ابرہہ ظالم کے لشکریوں نے اور بہت سی خرمستیاں کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت عبدالمطلب کے اونٹ بھی پکڑ لیئے ۔

مگر آج کل کی سعودی عرب کی حکومت کی طرح عرب کے مشہور قبیلہ قریش کے بہادر جوانوں نے کسی غیر ملکی کو امداد کے لئے نہیں پکارا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ ابرہہ خونی ہاتھیوں کا لشکر لے کر آیا ہے ۔

حضرت عبدالمطلب کو پتہ چلا تو چند قریشی نوجوان اپنے ساتھ لیکر ابرہہ کے پاس گئے ۔

ابرہہ نے حضرت عبدالمطلب کے چہرہ پر جاہ و جلال کو رقص کرتے دیکھا تو درباریوں سے پوچھا ——— یہ کون شخصیّت ہے ؟

اسے بتایا گیا کہ یہی مکہّ مکرمہّ کا سردار ، کعبۃ اللہ کا متوّلی اور قبیلہ قریش کا سربراہ ہے اور ان کا نام عبد المطّلب ہے ۔

ابرہہ نے بڑے احترام سے حضرت عبدالمطلب کو اپنے پاس تخت پر بٹھا کر پوچھا !

Marfat.com

کیوں آئے ہو ؟

فرمایا ــــــ میرے اونٹ واپس کردو !

ابرہہ نے حیران ہوکر کہا کہ میں تو تمہارا خانہ کعبہ گرانے اور ابراہیمی عبادت گاہ کو مسمار کرنے آیا ہوں، مگر تم عجیب آدمی ہو کر کعبہ کی تمہیں کوئی فکر نہیں اور چلے آئے ہو اپنے اونٹ مانگنے ! ــ

تو حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

اَنَا رَبُّ الْاِبِلِ وَھُوَ رَبُّ الْبَیْتِ یَحْفَظُہٗ۔

کہ اونٹوں کا مالک میں ہوں اور بیت اللہ کا مالک ربّ تعالیٰ ہے ــــ

بَیْتُ اللّٰہ کا محافظ وہ اللہ ہے وہی اپنے گھر کی حفاظت کریگا۔

حفیظ جالندھری مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ـــــ کہ

کریگا حفاظت اپنے گھر کی جو اس گھر کا مالک ہے
کہ جو اس گھر کا مالک ہے وہ بحر و بر کا مالک ہے

ابرہہ نے اونٹ واپس کردیئے اور اگلے دن جنگ کا نقارہ بجا کر مکّہ والوں کے خلاف اعلان جنگ کردیا ـــــــ

تفسیر روح البیان جلد ۴ صـ۷۲ ـ تفسیر کبیر جلد ۸ صـ۴۸۲

اَسْنَی المطلب فی نجاۃِ ابی طالب رضی اللہ عنہ صـ۱۹۰ از حضرت احمد بن دحلان مکی ــ مفتی مکہ مکرمہ رحمۃ اللہ علیہ جو اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے استاذِ گرامی بھی ہیں ـــــــــــ

اور ـــــــــ اور بہت سی کتابوں کے حوالوں کے علاوہ دیوبندی مسلک کے مشہور و ممتاز عالم دین اور دیوبندی حضرات کے پیر و مرشد اور مذہبی راہنما

Marfat.com

حضرات مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی اپنی کتاب "نشر الطیّب" کے صفحہ ۱۶ پر اس واقعہ کو نہایت ہی ادب و احترام اور عقیدت و محبّت سے لکھا ہے کہ ——

" حضرت عبدالمطلب نے جب ابرہہ کی طرف جنگ کے نقارہ کی آواز سُنی تو سجدہ میں گر گئے اور بارگاہِ ربّ العزّت میں دعا کی — اس دعا کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔ "

اللّٰھم ان العبد یمنع رحلہ

فامنع رحالک

کہ اے اللہ ہر انسان و بندہ اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے — تو بھی اپنے گھر کی حفاظت کر ——

وانصر علی آل الصلیب

عابدیہ الیوم آلک

اور اہل صلیب پر غالب آنے کے لئے اپنے بندوں کی مدد فرما ——

یا رب لا ارجو لھم سواک

یا رب فامنع عنھم حماک

اور اے میرے ربّ میں تیرے گھر کے دشمنوں کے بارے میں تیری ذاتِ اقدس کے سوا اور کسی دوسرے کوئی اُمید نہیں رکھتا ——

یا ربّ اپنے گھر کی حفاظت فرما۔ ——

یا رب انت الملک المحمود

وانت ربی الملک المعبود

اور — تو ہی مالکِ دوجہاں ہے اور محمود ہے اور تو ہی معبودِ برحق ہے ؛

دعا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی اور آمین حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہی ——— وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ——— جدِ امجد اور یہ محبوبِ خدا علیہ السلام کی والدہ گرامی پھر دُعا قبول کیوں نہ ہوتی۔ دعا کرنے کے بعد حضرت عبدالمطلب چند قریشی جوان کر جبلِ ثبیر پر چڑھ گئے پھر اسی وقت نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، عبدالمطلب کی پیشانی گول بطورِ ہلال کے نمودار ہُوا

نورِ محمدی آگیا
چودھویں کے چاند کی طرح

اور خوب درخشاں ہُوا ——— یہاں تک کہ شعاع اس کی خانہ کعبہ پر پڑی ——— حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے یہ دیکھا تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ پھر چلو ———

کیونکہ کعبہ کو بچانے والا نورِ محمدیؐ آگیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انشاءاللہ ہم غالب رہیں گے ———

صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجازِ نبوت کو دیکھیئے کہ ابھی شکمِ مادر میں جلوہ افروز ہے اور چمکتا دادا کی پیشانی میں ہے اور روشن کرتا ہے دیواریں کعبہ ——— پھر وہ حاضر و ناظر نہیں تو اور کیا ہے؟ ———

اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی دعا سے یہ بھی ثابت ہُوا کہ خاندانِ نبوت میں سے کوئی بھی کافر و مشرک نہیں تھا ——— نہ ماں ——— نہ باپ ——— نہ دادا ——— نہ ہاشم اور نہ ہی ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ———

اس ایمان افروز واقعہ کو حفیظ جالندھری مرحوم نے اپنی مشہور کتاب

نشر الطیب صـ ۱۶ مولانا اشرف علی تھانوی۔

Marfat.com

"شاہنامۂ اسلام" میں نہایت ہی دلچسپ اور دلکش انداز میں یوں پیش کیا ہے ـــــ
کہ حضرتِ عبدالمطلبؓ نے کوہِ ثبیر پر سے دیکھا کہ ابرہہ ظالم، بہادر انسانوں کے لشکر کے ساتھ خونی ہاتھیوں کی فوج بھی کعبہ شریف کو گرانے اور تباہ کرنے کے لئے ایک سفید ہاتھی پر سوار حملہ کرنے آرہا ہے۔ جس کی نس نس میں تکبّر و غرور کے آثار ـــــ چہرہ پر قہر و غضب کی بجلیاں ـــــ پیشانی پر غم و غصّہ کی لکیریں اور ہاتھوں میں فولادی تلوار ـــــ

قارئینِ کرام! ـــــ بڑے ہاتھی کا نام **محمود** تھا۔ [1]

ع اٹھائی تیغ اب غصّے میں عبدالمطلب اُٹھے
فدائے کعبہ ہو جانے کو باغیظ و غضب اُٹھے
مگر اُٹھتے ہی ان کو اور ہی نقشہ نظر آیا
جلال ربِّ کعبہ کا عجب جلوہ نظر آیا
حرم کی حد میں آیا ابرہہ تو رُک گیا ہاتھی
پئے تعظیم کعبہ عاجزی سے رُک گیا ہاتھی

کہ ـــ کعبہ شریف کو ٹکر مار کر ڈھانے والا ہاتھی، کعبۃ اللہ کے جاہ و جلال کے آگے سجدہ ریز ہے اور بیت اللہ شریف کے رُعب و دبدبہ کو دیکھکر ابرہہ کا خونی ہاتھی بے بس ہوگیا ہے اور اللہ کے گھر کو ٹکر مار کر گرانے والا ہاتھی، اللہ کے گھر کی عظمت و ہیبت دیکھ کر خود سجدہ میں گر گیا ہے ـــــ

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ قدرتِ الٰہی کا کرشمہ اور اپنے منظورِ الٰہی پوتے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجازِ نبوّت دیکھا تو کوہِ ثبیر پر سے بلند آواز سے پکار اُٹھے ـــــ اللّٰہُ اکبر ـــــ اَنْتَ الْمَلِكُ الْمَحْمُوْدُ

[1] تفسیر روح البیان جلد ۴ تفسیر نسفی جز ۴ ص ۲۸۰ - ۲۸۱

Marfat.com

وَاَنْتَ الْمَلِكُ الْمَعْبُوْدُ ــــ

اور ابرہہ کے خونی ہاتھی نے جب رسول معظم علیہ السلام کی یہ غیر فانی اور روح پرور آواز سنی تو ــــــــ

نَظَرَ اِلَى الْفِيْلِ الْاَبْيَضِ الْعَظِيْمِ اِلٰى وَجْهِهٖ فَبَرَكَ وَخَرَّ سَاجِدًا وَاَنْطَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْفِيْلَ ــــــــ

اس ہاتھی نے حضرت عبدالمطلب کے چہرۂ مبارک کو دیکھا تو چنگھاڑ کر سجدہ میں گر گیا ــــ اور اللہ تعالیٰ نے اس عظیم اور سفید ہاتھی کو زبان عطا فرما دی۔ تو وہ پکار اٹھا ــــــــ

اَلسَّلَامُ عَلَى النُّوْرِ الَّذِىْ فِىْ ظَهْرِكَ يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ ـ

کہ ــ اے عبدالمطلب تیری پشت یا پیشانی پر جو نور چمک رہا ہے میرا سلام ہو اس نور مبارک پر ــــــــ

تو قارئین کرام! ــــ صاحبزادہ سید افتخار الحسن کے نزدیک ــــ یہ ہے ــــ اچھی نسبت جس کی بدولت ابرہہ کا سفید ہاتھی جنت میں جائیگا۔ کہ اس نے امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نور تسلیم کیا ــــ سلام کہا اور سجدہ ریز ہوا ــــــــ

سید افتخار الحسن زیدی کہتا کہ جنگل کا بڑا حیوان ہاتھی اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور مان کر ــــ سلام کہے اور سجدہ کر کے جنتی ہو سکتا ہے تو ایک مسلمان اور وہ بھی نبی پاک علیہ السلام کا وفادار امتی اگر ان تینوں اوصاف کو تسلیم کر لے تو کیوں جنتی نہیں ہو سکتا؟ ـ جیسے کہ اہلسنت وجماعت بریلوی حضرات ہیں!

تو قارئین کرام ــــ صاحبزادہ سید افتخار الحسن کے نزدیک ــ یہ

المواہب الدنیہ صہ۱۸-۱۹ علامہ یوسف نبھانی

Marfat.com

ہے اچھّی نسبت جس کی بدولت ابراہہ کا سفید ہاتھی جنت میں جائے گا ـــــ کہ اس نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کو نور تسلیم کیا ـــــ سلام کہا اور سجدہ ریز ہُوا ـــــــ

سیّد افتخار الحسن زیدی سے کہتا ہے کہ جنگل کا ایک بہت بڑا اور جسیم جانور ہاتھی اگر رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور مان کر ـــــ سلام کہہ کر اور سجدہ کر کے جنتی ہو سکتا ہے تو ایک مسلمان اور وہ بھی نبیٔ پاک علیہ السلام کا وفادار اُمّتی اگر ان تینوں اوصاف کو تسلیم کرے کیوں جنّتی نہیں بن سکتا ، جیسے کہ اہلسُنّت وجماعت بریلوی حضرات ہیں ! ـــــــ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ابابیلوں کا لشکر

حضرات گرامی ـــــــ فضائے آسمانی پر ابابیلوں کے لشکر کا سیاہ بادلوں کی طرح اور بہادر پائلٹوں کی مانند چھا جانا کوئی اتفاقی حادثہ نہیں تھا بلکہ اس خدائی فوج کا دشمن کے مقابلہ کے لئے حاضر ہونا حضرت عبد المطلب کی دُعا کے سبب تھا جو انہوں نے خانہ کعبہ کے دروازہ کے کُنڈے کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر مانگی تھی اور جس کے مستجاب ہونے کا انہیں پورا ایمان وایقان تھا۔

حضرات محترم! ـــــــ یہ بھی یاد رہے کہ اگر حضرت عبد المطلب نعوذ باللہ کافر ہوتے تو نہ دعا میں اثر ہوتا ـــــــ اور نہ ہی فطرت الٰہی جوش میں آتی اور نہ ہی قدرت خداوندی کا ظہور ہوتا اور نہ ہی خونی ہاتھیوں کے مقابلہ میں ابابیلوں کا لشکر آتا اور نہ ہی ننھی مُنّی چڑیوں کی فوج خدا تعالیٰ کا دفاعی مورچہ بن کر ابرہہ کے خونی ہاتھیوں کے لشکر پر چھا جاتی ـــــــ

تفسیر نسفی جلد ۴ ص ۲۸۰ - ۲۸۱ - تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۴۹۲ - تفسیر روح البیان جلد ۴ ص ۷۰۳ - تفسیر حسینی مع ترجمہ تفسیر قادری جلد ۲ ص ۶۵۰ - مع کل طائر حجر فی منقارہ وحجران فی رجلیہ ـــــــ

Marfat.com

اور ہر پرندہ کے پاس تین کنکر تھے ایک چونچ میں اور دو دو پنجوں میں —

وعلیٰ کُلِ حجرٍ اسمُ مَنْ یقعُ علیہٖ ——

اور ہر پتھر پر اس ہاتھی کا یا ابرہہ کے اس فوجی کا نام لکھا تھا جس پر ابابیلوں نے مارنا تھا ! ——

فَکَانَ الحجرُ یقعُ علیٰ رَاسِ الرَّجُلِ فیخرجُ مِنْ دُبرِہٖ —

اور پتھر آدمی کے سر پر پڑتا اور پیٹھ سے نکلتا تھا —— یا اللہ یہ کنکر تھے یا کلاشن کوف کی گولیاں یا بم کے گولے ——

اَسْقَطَ اَنَامِلَہٗ وَاَعْضَاءَہٗ ——

کہ — ابرہہ کی کٹی اُنگلیاں ، ان کنکروں کے پڑنے سے گر گئیں تھیں اور اسکے بدن کے اعضاء کٹ گئے تھے ——

جب ابرہہ کے خونی ہاتھیوں کا لشکر ننھی مُنّی چڑیوں کا مقابلہ نہ کر سکے اور اس کے لشکری جب ابابیلوں سے شکست کھا گئے تو ابرہہ فرار ہو کر حبشہ کی طرف بھاگا ، لیکن ——

وَطَائِرٌ یُحَلِّقُ خوقہ حتیٰ بلغ النجاشی ——

ایک پرندہ اس کے سر پر اڑتا جا رہا تھا — یہانتک کہ وہ حبشہ کے بادشاہ کے دربار میں پہنچا —— اور سارا قصّہ اس کو سُنایا ——

نجاشی ازوے تعجّب پرسید کہ چگونہ مُرغاں بودند ——

نجاشی نے بڑے ہی تعجّب سے اور حیران ہو کر ابرہہ سے پوچھا کہ وہ پرندے کیسے تھے ؟

ابرہہ نے بتایا کہ یہ ہے — ان میں سے ایک پرندہ جو میرے سر پر منڈلا رہا ہے ——

نَقَصَصَ عَلَیْہِ الْقِصَّۃَ ـــــ فَلَمَّا اَتَمَّھَا وَقَعَ عَلَیْہِ الْحَجَرُ فَرَمِیْتَا بَیْنَ یَدَیْہِ ـــــــــ

ابرہہ نے قصہ بیان کیا اور جب اُس نے قصہ ختم کیا تو پرندہ نے اسکے سر پر پتھر مار دیا جس سے ابرہہ شاہِ حبشہ کے سامنے ہلاک ہو گیا!۔

خُدا تعالیٰ کا دفاعی مورچہ ـــــــ ہاں ہاں دفاعی مورچہ نہیں تو اور کیا کہیئے کہ ایک طرف ہاتھیوں کا لشکر اور دوسری طرف ابابیلوں کی فوج اور چھوٹی چھوٹی اور معصوم چڑیوں کی یلغار اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کا نتیجہ ـــــــــ

ایسے ہی اللہ کریم کا **دفاعی مورچہ** اس وقت بھی کام آیا جب کہ امام الانبیاءؑ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جاتے ہوئے راستہ میں جب اندھیری **غارِ ثور** میں آرام فرما تھے، تو ایک طرف کفار و مشرکین مکہ کی فولادی تلواریں ـــــ آہنی برچھے زہر میں بجھے ہوئے تیر اور سراقہ کا جنگی گھوڑا ـــــ اور دوسری طرف **مکڑی کا جالا اور کبوتری کے انڈے** ـــــ اور کسے کہتے ہیں دفاعی مورچہ؟ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کو بچانے کی خاطر ابابیلوں کو بمبار طیارے ـــ ننھی مُنّی چڑیوں کو خطرناک راکٹ اور چنے کے برابر کنکریوں کو دشمنوں کے خونی اور پہاڑ جیسے ہاتھیوں کے لشکر پر حملہ آور ہونے کے لئے ٹینکوں سے برسنے والے گولے بنا دیا ـــــ اور اس طرح ـــــ "اَنَا رَبُّ الْاِبِلِ وَلِلْبَیْتِ رَبٌّ یَحْفَظُہٗ" سچ ثابت ہو گیا۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانِ پاک سے نکلی ہوئی بات ایک حقیقت بن گئی ـــــــــ اور ـــ

Marfat.com

اذن فی الناس حج کی ندائے ابراہیمی کی لاج رہ گئی ـــــــــ

ارشادِ نبوی ہے کہ الکفر ملتہ واحدۃ ـــــــــ کہ

کفر ایک ہی جماعت ـــــ ایک ہی ٹولہ اور ایک ہی گروہ ہے ـــ مگر افسوس کہ جس مسلمان قوم کو قرآن ـ خدا اور رسُول نے بھائی بھائی کے مقدس رشتہ سے منسلک کیا ہے وہ ایک المسلم ملتہ واحدۃ نہ بن سکے ـــ ایک تسبیح کے دانے نہ بن سکے اور ایک جماعت ـــ ایک تنظیم اور ایک گروہ کا رُوپ نہ دھار سکے اور مصر کے جمال الدین افغانی کے ایک مسلم بلاک کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ کر سکے ـــــــــ

اگر جمال الدین افغانی کے نظریہ کے پیشِ نظر اور اقبال مرحوم کے نقشہ کے مطابق عربی و عجمی ریاستوں کا ایک بلاک بن گیا ہوتا تو آج بیت اللہ شریف کی رکھوالی کے لئے اور حجازِ مقدس کی حفاظت اور سعودی عرب کی حکومت کو بچانے کے لئے نہ امریکی عیسائیوں کے ناپاک قدم عرب کی خاکِ مقدس کو پامال کرتے ـــــ نہ اسرائیل کے یہودی بیت المقدس میں گھوڑے باندھتے اور نہ ہی مسجدِ اقصیٰ کو آگ لگانے کی جسارت کرتے اور نہ ہی یاسر عرفات کی کمزور حکمتِ عملی اور بزدلانہ سیاست اور نااہل قیادت کے باعث فلسطینی مسلمانوں کا قتلِ عام ہوتا ـ اور نہ ہی آج امریکہ اسلام دشمنی کے پیشِ نظر عراق پر حملہ آور ہوتا اور اس کو تباہ و برباد کرتا ـ

اقبال مرحوم نے کہا تھا ـــــــ کہ ؏

ایک ہوں مُسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاکِ کاشغر

مطلب یہ کہ اگر عرب ریاستیں مل کر ایک بلاک اور المسلم ملتہ واحدۃ کی عملی تصویر بن

Marfat.com

جاتیں تو آج خانہ کعبہ کی پاسبانی کے لئے شاہ فہد کو امریکہ - برطانیہ - اٹلی - فرانس اور دوسری کافر حکومتوں سے امداد طلب نہ کرنا پڑتی ــــ غرضیکہ سعودی - شارجہ مسقط - بحرین - کویت اور دوسرے اسلامی ممالک مصر سے لیکر درۂ خیبر تک آپس میں بھائیوں کی طرح ایک تسبیح کے دانے بن جاتے تو آج دنیا کے نقشہ پر اسلامی ملک کے سوا کسی کافر اور غیر مسلم حکومت کا پرچم نہ ہراتا ــــ

اقبال مرحوم پھر کہتا ہے - ؎

یہ غازی یہ تیرے پُر اسرار بندے
جنہیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

تبصرہ بھی ملاحظہ فرمائیں :ــــ

آج سے پندرہ روز پیشتر عراق کے صدر جناب **صدام حسین** نے کویت پر قبضہ کر لیا، یہ سمجھ کر اور یہ کہہ کر کہ کویت عراق کا حصّہ ہے - یا یہ سوچ کر کہ کویت نے تیل کے تمام کنوئیں اور سارے چشمے امریکہ کے پاس گروی رکھ دیئے ہیں اور اگر امریکہ کویت کے تیل پر قابض ہو گیا تو پھر میرے لئے یہ دردِ سر بن جائے گا - مَیں پہلے ہی کیوں نہ اس آنے والی بیماری کا علاج کر لوں ــــ

ابھی ایران کے خلاف سات سالہ ہولناک جنگ سے فارغ ہُوا ہی تھا کہ صدر صدام حسین کو ایک اور خوفناک جنگ میں کودنا پڑ گیا ــــ

اور یہ جنگ اب اتحادیوں اور عراق کے درمیان ہو رہی ہے ــــ اتحادیوں میں برطانیہ - اٹلی - سعودی عرب - اسرائیل - فرانس، شام و مصر

Marfat.com

اور دنیا کی سُپر پاور امریکہ بھی شامل ہے ـــــــ مگر جس بہادری ـ جرأت ثابت قدمی اور حوصلہ سے صدر صدام، دنیا کی ۲۸ ترقی یافتہ ملکوں کی افواج سے وہ اکیلا لڑ رہا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان کو اسلام کا مضبوط قلعہ بنانے والے جھوٹ کہتے ہیں، حقیقت میں اسلام کا مضبوط قلعہ عراق ہے جس کے محافظ بہادر اور سرفروش صدر صدام ہیں ـــــــ

عقل حیران ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوا اور یہ کفر کی اتحادی طاقتیں اسلام کے ایک چھوٹے سے خطہ پر قبضہ کرنے کیلئے کیوں اکٹھی ہو گئی ہیں ـــــــ

تو احباب کرام ـــــــ صاحبزادہ سید افتخار الحسن کے نزدیک اس جنگ کی بنیاد سعودی عرب کے اس خدشہ کے پیش نظر رکھی گئی ہے کہ کہیں عراق سعودی عرب پر کویت کے بعد حملہ نہ کر دے۔

بس صدام حسین جونہی کویت پر قبضہ کر لیا تو غیر اللہ سے مدد مانگنے والوں پر کفر و شرک کے فتوے لگانے والوں نے غیر اللہ کو مدد کے لیئے پکارا اور وہ بھی کافروں کو ـــــــ

بس پھر کیا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے نکلی ہوئی بات حقیقت بن کر دنیا کے سامنے آگئی ـــــــ کہ

الکفر ملۃ واحدہ ـــــــ کہ

کفر ایک جماعت، ایک ہی ٹولہ اور ایک ہی گروہ ہے ـــــــ

مگر افسوس کہ جس مسلمان قوم کے متعلق قرآن و حدیث نے آپسمیں بھائی بھائی فرمادیا ہے وہ قوم اسطرح بکھری ہوئی ہے جیسے تسبیح ٹوٹ جانے پر اسکے دانے۔

اور اَلْمُسْلِمُ مِلَّۃِ وَاحِدَہ نہ بن سکے ـ عراق اور امریکہ کے درمیان

Marfat.com

محض جنگ ہی نہیں۔ کفر و اسلام کے درمیان ایک جہاد ہے اور ساری دنیا کے مسلمان خصوصاً پاکستانی عوام کا صدام حسین کے حق میں جلسے۔ جلوس اور قربانی کے جذبہ سے سرشار پیشکش قابل تحسین و آفرین ہے۔

دُنیا کے بڑے فوجی جرنیلوں کی عقل حیران ہے کہ امریکہ کی طرف سے ایک ایک دن اور رات میں دو ہزار فضائی حملے بھی ابھی تک عراق کا کچھ نہیں بگاڑ سکے اور نہ ہی صدر صدام حسین کی جنگی حکمت عملی پر اپنی فوجی برتری حاصل کر سکے ہیں۔ اور نہ ہی اتحادی فوجیں عراق کے فوجی ٹھکانوں کو تباہ کر سکے ہیں ــــ شہری آبادیوں پر وحشیانہ بمباری تو کوئی بہادری نہیں ہے! ـــــــــــــ

اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ عرب و حجاز کے عیاش حکمران اور ان کی امداد کے لئے اپنی فوجیں بھیجنے والے پاکستان کے نااہل کارندوں نے قرآن حکیم کی سورۂ الفیل کی تفسیر کو بھول چکے ہیں اور اس کے نتائج کے رموز و اسرار کو نظر انداز کر چکے ہیں کہ خداوند کریم نے بیت اللہ شریف خانہ کعبہ کو بچانے کیخاطر ابرہہ کے خونی ہاتھیوں کے لشکر کو ابابیلوں اور ننھی مُنّی چڑیوں سے مروا دیا تھا اور وہ چنے کے برابر چھوٹی سی کنکریوں کو بندوق کی گولیاں اور خطرناک بم بنا کر انہیں تباہ کروا سکتا ہے ـــــــــــــ

سعودیہ کے حکمرانوں اور پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم سے کوئی پوچھے کہ کیا اب کوئی اور خدا ہے جسے تمہاری امداد اور دُنیا کی بلینز سے زائد کا فرباد نشاہوں کے بمبار طیاروں ــــ خوفناک ٹینکوں اور خطرناک توپوں کے گولوں کی ضرورت ہے کہ جن سے اپنے گھر کی حفاظت کر سکے ـــــــــــــ

اور بیشک عرب کی سرزمین بیت اللہ شریف اور گنبدِ خضرا کے فیض و برکات

کے دریا بہہ رہے ہیں تو کیا سرزمینِ عراق میں مقاماتِ مقدّسہ نہیں ہیں ——— کیا بغداد شریف میں پیرانِ پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ پاک نہیں ہے اور کیا نجف اشرف شریف میں شیرِ خدا حضرت علی علیہ السلام کا مزارِ مقدس نہیں ہے ——— اور کیا امام موسیٰ رضا اور کربلائے معلیٰ کی خاک پاک نہیں ہے۔؟

ہمارے ہر دلعزیز وزیرِ اعظم نے اپنی نشری تقریر میں کئی بار عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ عراق نے کبھی پاکستان کی مدد نہیں اور اس کے مقابلہ میں سعودی عرب ہماری کئی بار امداد کر چکا ہے ———

اللہ جانے وہ کون سی امداد تھی اور کس طریقے سے اس امداد کی عملی صورت سامنے آئی۔ اس لئے کہ ارضِ حجاز کے پاس سونے چاندی کے پہاڑ اور تیل کے جو دریا بہہ رہے ہیں، ان کی آمدنی تو عرب کے شہزادوں کی عیاشی پر خرچ ہوتی چلی آ رہی ہے یہی وجہ ہے کہ پورے خطۂ عرب میں کوئی کارخانہ۔ کوئی اسلحہ کی فیکٹری ——— کوئی گولی بنانے کا سامان اور کوئی بمبار طیاروں اور موجودہ طرزِ جنگ کا کوئی گولہ و بارود کا نام و نشان نہیں ملتا ———

جنگی بیڑے ——— جنگی ہوائی جہازوں ——— جنگی ساز و سامان اور کیمیاوی ہتھیار بنانا تو درکنار پورے سعودی عرب میں تو ٹافیاں بسکٹ بنانے والی فیکٹری تک موجود نہیں ہے۔ ———

آج اگر شاہ فہد اور اس کی حکومت کے مدہوش اور بیس بیس بیگمات رکھنے والے وزراء کے پاس کوئی اسلحہ ساز اور طیارہ شکن توپوں کا کوئی کارخانہ ہوتا تو غیر اللہ سے مدد مانگنے والوں پر کفر و شرک کے فتوے لگانے والوں کو غیر اللہ سے مدد مانگنے کی ہرگز ضرورت پیش نہ آتی یعنی امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ اٹلی

Marfat.com

اسرائیل اور پورا کفرستان ـــــــ

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ مندرجہ بالا طاغوتی طاقتوں کے مقابلہ میں اسلام کا ایک شیر دل جرنیل اور دین کا ایک سرفروش سپاہی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضۂ انور کا جانثار رکھوالا اور حضرت علی علیہ السلام کے مزار پُرانوار کا نڈر محافظ پورے کُفر کے مقابلہ میں ڈٹا ہُوا ہے ۔ اور دس گھنٹوں میں عراق کو تباہ کر دینے کا دعویٰ کرنے والوں کو صدر صدام حسین نے اپنی جنگی حکمتِ عملی کو بروئے کار لاتے ہوئے انہیں حیرت میں ڈال دیا ہے ـــــــ

شاباش اور زندہ باد ـ صدر صدام حسین ! ـــــــ

اسلیئے کہ ـــــــ ع

لاکھ تنکے ہوں مگر ان کو بہانے کے لئے
موجِ طوفان کا اک ریلا ہی بہت ہوتا ہے

اپنی کثرتِ تعداد کو تم نے سمجھا ہے کیا
شیر جنگل میں اکیلا ہی بہت ہوتا ہے

ہمارے ہر دلعزیز اور بے نظیر کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے وزیرِ اعظم جناب نواز شریف صاحب پچھلے دنوں امن مشن لے کر کئی اسلامی ریاستوں کے سربراہوں سے ملے تاکہ کسی صورت جنگ بند ہو جائے اور پتہ چلا ہے کہ کل یعنی ۲/۹۱ ۹ کو دوبارہ دورہ پر جا رہے ہیں ! ـــــــ

اپنی بہادر مسلح افواج کے جوانوں کو پہلے ہی سعودی عرب یہ کہکر بھیج چکے ہیں تاکہ حرمین الشریفین کی حفاظت ہو سکے اور بعد میں خود امن مشن کی تجاویز لے کر نکل کھڑے ہوئے ـــــ مگر سیّد افتخار الحسن کو یہ سب کچھ پسند نہیں ہے اسلیئے

Marfat.com

آج سے پندرہ سال پہلے جب اسرائیل کے ظالم سپاہی بیت المقدس پر گولے برسا رہے تھے اور مسجد اقصےٰ کو آگ لگا رہے تھے اور فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام کر رہے تھے تو اس وقت ہماری حکومت کو نہ تو بیت المقدس کی حفاظت کا خیال آیا اور نہ ہی اس وقت کی ہماری حکومت کو اسکی رکھوالی کا خیال گزرا۔ نہ ہی فلسطین کے مسلمانوں کے قتل عام بند کروانے کی کوئی کوشش کی اور ہی پاکستان کے شیر دل فوجی ان مقامات مقدسہ کی حفاظت کیلئے بھیجے گئے۔

وہاں آج بھی بیت المقدس جو انبیاء کرام کا کعبہ ہے اور وہ مسجد اقصیٰ جہاں شب معراج کو تمام انبیاء کرام صلی اللہ علیہم الصلوٰۃ کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تھی، گھوڑے باندھے جاتے ہیں اور وہاں آذان دینی تو درکنار ادھر سے گزرنا بھی موت کو آواز دینے کے مترادف ہے۔

جناب نواز شریف امن مشن کا پہلا دور اسی لئے ناکام ہوگیا کہ ہر اسلامی مملکت کے سربراہ نے یہی کہا کہ صدام کو کویت خالی کر دینا چاہیئے اور اپنی فوجیں وہاں نکال لینی چاہئیں۔ مگر جناب وزیر اعظم صاحب کسی بھی اسلامی سلطنت کے سربراہ سے اتنا نہ کہلوا سکے کہ ــــــــــــ

اسرائیل۔ بیت المقدس۔ مسجد اقصےٰ اور فلسطین کے مقبوضہ علاقے خالی کر دے اور وہ اپنی فوجیں وہاں سے واپس بلالے ــــــــــــ

یہی بات صدر صدام حسین کہہ رہے ہے کہ اسرائیل۔ بیت المقدس۔ مسجد اقصیٰ اور مقبوضہ علاقے خالی کر دے تو میں اپنے فوجی کویت سے نکال لوں گا اور جنگ بند کرنے کا اعلان بھی کر دوں گا! ــــــــــــ

قارئین کرام! ـــــ اب آخر میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث

Marfat.com

پاک سُنیے اور فیصلہ کیجئے کہ حق پر کون ہے ! ——

مشکوٰات شریف ص۳۵۵ بحوالہ مسلم شریف و بخاری شریف باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب ——

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ——

نحن فی المسجد خرج النبیّ صلیّ اللہ علیہ وسلم ——

کہ ہم مسجدِ نبوی میں بیٹھے تھے کہ اچانک نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

فقال انطلقوا الیٰ الیہود —— اور فرمایا کہ

میرے ساتھ یہودیوں کے پاس چلو ——

ہم گئے تو ایک مدرسہ میں بہت سے یہودی جمع تھے انہیں مخاطب کرکے رسُولِ معظم صلیّ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——

یا معشر یہود اسلموا تسلموا —— کہ

اے یہُود کے گروہ اسلام لے آؤ تو سلامتی پا جاؤ گے ——

اعلموا ان الارض للّٰہِ و رسولہٖ

اور جان لو کہ یہ زمینِ عرب کا جزیرہ اللہ اور اس کے رسُول کیلئے ہے اور اپنا اپنا سامان لے جانے کی تم کو اجازت ہے ——

۲:۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ——

اخبرنی عمر ابن الخطاب —— کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی —— کہ

انہ سمع رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلم —— کہ

انہوں نے رسولِ اکرم علیہ السلام سے سنا —— یقول

Marfat.com

فرماتے ہیں ———

لاخرجن الیہود والنصارٰی من جزیرۃ العرب حتی لاادع

فیھا الامسلماً ——— (رواہ مسلم)

کہ انشاء اللہ میں یہود و نصارٰی کو عرب کے جزیرہ سے نکال کر دم لوں گا اور اس مقدس خطہ میں سوائے مسلمانوں کے اور کسی غیر مسلم کو نہیں رہنے دوں گا!

عرب کے شہزادو ——— اور بحرین۔ شارجہ۔ مسقط۔ ایران۔ مصر۔ اردن اور دوسری اسلامی ریاستوں کے شیوخ، نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان مذکورہ بالا احادیث پر غور کر کے آنکھوں سے بغض و عناد کی پٹی اتار کر اور دوسرے نفرت و عداوت کے گرد و غبار کو اپنے دل و دماغ سے جھاڑ کر سمجھنے کی کوشش کرو، اور اس زندہ حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اسپر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرو اور جو درس رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اسے سینہ سے لگا کر سوچو کہ ہمارا نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو یہود و نصارٰی کو عرب کے جزیرہ سے نکالنے کا خواہشمند دکھائی دیتا ہے اور سوائے مسلمانوں کو اس مقدس خطہ کو کافروں کے ناپاک قدموں سے پاک رکھنا چاہتا ہے۔ اور تم اسلام کے دشمنوں ——— دین کے مخالفوں اور حق و صداقت کے باغیوں یعنی یہودیوں اور نصرانیوں کو امداد کے لیئے دعوت دیکر بلا رہے ہو۔

خدا کے لئے ایک ہو جاؤ ——— اور صدام سے ہی نہ کہو کہ کویت خالی کر دے آپ سب شیوخ مل کر اسرائیل پر دباؤ ڈالو کہ وہ بیت المقدس کو خالی کر دے۔ اور امریکہ پر بھی زور دو کہ اسرائیل سے کہے کہ مسجدِ اقصٰی سے اپنی فوجیں نکال لے۔ صدام پر ہی زور نہ دو ——— اسلیئے کہ ——— ع

سب مجھ کو ہی کہتے کہ تو نے اسے کیوں تاکا

کوئی اس سے نہیں کہتا کہ تو بام پہ کیوں آیا

وزیراعظم پاکستان صاحب ۔ آپ دوبارہ امن لے کر جارہے ہو اللہ کرے آپ کا یہ امن مشن اور جنگ بندی کی کوشش کامیاب ہو اور اس کا سہرا آپ کے سر پر ہی سجے ۔ لیکن اپنے عوام کو یہ بتلا کے جاناکہ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران سعودی عرب کے کتنے فوجی دستے ۔ کتنے ٹینک اور کتنے جنگی طیارے پاکستان کی مدد کے لئے آئے تھے ۔

اور یہ بھی شور مچا تھا کہ امریکہ کا بحری بیڑا ہماری مدد کو آرہا ہے لیکن افسوس کہ ۱۹۶۵ء سے لے کر آج تک وہ بیڑا ابھی تک واہگہ نہیں پہنچا بلکہ ہمارا بیڑا ضرور غرق ہو گیا کیونکہ مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنا کر ہم سے الگ کیا جا چکا ہے ۔

ہاں البتہ —— پاکستان میں کبھی زلزلہ یا سیلاب آئے تو دوسرے ملکوں کی طرح سعودی عرب کی حکومت بھی صدقہ و خیرات اور زکوٰۃ فنڈ میں سے پاکستان کے گداگروں کو بھی کچھ نہ کچھ ان کے دامن میں ڈال دیتی ہے ! ——

ہڑتالوں اور سفارتی مذاکرات سے نہ کشمیر بنے گا پاکستان اور نہ ہی امریکہ اور عراق کی جنگ بندی ہو گی ——

ہاں البتہ —— بھارت اور اتحادیوں کے خلاف حکومت کی طرف عام جہاد کا اعلان کیا جائے اور ساری ملت اسلامیہ طاغوتی طاقتوں کے خلاف ٹکرا جانے کا عزم لے کر میدان عمل میں نکل آئے اور اس خطۂ ارض پر ایک بار پھر صلیبی جنگوں کا سلسلہ شروع کر دے تو ہماری ہر مشکل آسان ہو سکتی ہے ۔ ہر مصیبت ٹل سکتی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکے گی ۔ اور جس طرح —— الکفر ملتہ واحدہ —— کہ کفر ایک جماعت ہے ۔ اسی طرح

Marfat.com

مسلمان ـــــ المسلم ملتہ واحدۃ ـــــ کی زندہ اور عملی تفسیر بن کر علامہ اقبال مرحوم کے نظریہ پر عمل پیرا ہو جائیں تو آسمانوں سے جنگ بدر و حنین کی طرح فرشتے آج بھی ہماری مدد کو آسکتے ہیں ـــــ کہ

ع ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کاشغر

اور پھر یہ کتنی ستم ظریفی ہے اور دنیائے عیسائیت کے لئے کتنے شرم کی بات اور ڈوب مرنے کا مقام کہ قرآن حکیم نے جس یہودی قوم کے متعلق فرمایا ہے کہ ـــــ ویقتلون النبیین بغیر الحق

کہ یہودی ایسی ظالم و جابر اور احمق و جاہل قوم ہے کہ جو گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو ناحق قتل کر دیا کرتی تھی اور آج بھی دنیائے عیسائیت اس بات پر متفق ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا تھا تو پھر کیا امریکہ جیسی سپر پاور کے لئے یہ سب کچھ باعث لعنت نہیں ہے کہ جس قوم نے ان کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلاوجہ۔ بلاقصور اور ناحق پھانسی کے تختہ پر لٹکایا تھا۔ اور ان کی معصوم والدہ ، پاکیزہ اور صدیقہ ماں حضرت مریم علیہا السلام پر کئی قسم کے فحش الزامات لگائے تھے۔ اس قوم یعنی اسرائیل کی حمایت کر رہی ہے اور ایسی ظالم قوم کو دنیا کی عظیم طاقت بنانے کی کوشش کر رہی ہے !ـــــ

امریکہ کے صدر بش صاحب عراق کی شہری آبادی پر وحشیانہ بمباری کرنا اور بے گناہ و نہتے لوگوں پر اندھا دھند فضائی حملے کر کے انہیں موت کی نیند سلا دینا کوئی بہادری نہیں ہے ـــــ اگر تم میں اور تمہارے فوجیوں میں کوئی عیسائیت کی قدر و قیمت ہے تو پھر عراق کے مسلمانوں پر ایک رات میں دو دو ہزار

Marfat.com

حملے کر کے وہاں کے مقامات مقدسہ پر گولے برسانے کی بجائے ظالم و جابر اور انسانیت کی باغی قوم اسرائیل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خون کا بدلہ لے کر دنیائے عیسائیت کی لاج رکھ لو اور عیسائی مذہب کی عزت و آبرو کو قائم رکھنے کیخاطر عراق کی طرف سے منہ موڑ کر اسرائیل پر فضائی حملوں ۔ راکٹوں اور ٹینکوں سے حملہ کر کے اسرائیل کا دنیا کے نقشہ سے نام و نشان تک مٹا دو ۔ اور پھر برطانیہ ــــ فرانس اور دوسری عیسائی حکومتوں کو بھی ساتھ ملا کر اسرائیل کو نیست و نابود کر دو ــــــــــ

ہمارے ہر دلعزیز وزیر اعظم کو بھی برطانیہ ۔ فرانس اور امریکہ کے ساتھ مذاکرات میں ان عیسائی حکومتوں کی توجہ اسطرف بھی مبذول کروانی چاہیئے تاکہ شاید ان میں مذہبی غیرت اور عیسائیت کے احترام و وقار کی لگن پیدا ہو جائے اور یہ بھی عراق کے صدر صدام حسین کے نظریہ کو قبول کرتے ہوئے اسرائیل کے خلاف اتحادی بن کر اس وحشی قوم سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ولادت گاہ یعنی بیت المقدس اور بیت اللحم کو اسرائیل کے خونخوار درندہ صفت اسرائیلوں سے آزاد کروا کر اپنے صاحب معجزات نبیؑ ۔ کوڑھیوں کو شفاء بخشنے ــــ مادر زاد اندھوں کو بینائی عطا کرنے اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنے اور غیب کی خبریں دینے والے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دادِ تحسین حاصل کریں کہ اے عیسائیو تم نے اچھا کیا کہ ایک مدت کے بعد مجھے قتل کرنے کی سازش کرنے والوں اور میری ماں مریم پر گندے الزامات لگانے والوں سے انتقام لے لیا ــــــــــ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وکلبہم اصحاب کہف

پہلے یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ آدمی کی جنس کے علاوہ کئی جانور و حیوانات اچھی نسبت کے لحاظ سے جنت میں جائیں گے۔ جیسے کہ ابرہہ کا سفید ہاتھی جس نے حضرت عبدالمطلب کی پیشانی میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ پاک کو دیکھ سلام کہا تھا اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو گیا تھا اور اِن تین نسبتوں کے باعث وہ ہاتھی جنت میں جائے گا ــــــــ

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ کے تحقیقی نظریہ کے پیشِ نظر اب قرآن و حدیث ہی کی روشنی میں اور مستند تفاسیر کے مطابق یہ ثابت کیا جائے گا کہ اصحابِ کہف کا کتا بھی اچھی نسبت کے لحاظ جنت میں جائے گا۔

قرآن پاک میں اس قصہ کو یوں بیان کیا ہے: ــــــــ

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ــــــــ

کہ غار اور جنگل کے کنارے والے اصحاب ہماری عجیب و غریب نشانیوں

میں سے ہیں !

تفسیر کبیر جلد ۵ صـ۴۷۶ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں :-

کانوا سبعۃ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ کہ وہ سات اصحاب تھے جن

کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں :ـــــــــ

یملیخا ـ مکسلمینا ـ کشفوط ط ـ یوانس ـ یونس ـ

تبیونس ـــ والسابع الراعی ـــــ اور ساتویں کا نام راعی تھا ـــ

اصل اور پورا قصہ یوں ہے کہ ساتوں اصحاب حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے

کے ماننے والے صاحب ایمان حضرات تھے ـــــــ

اس زمانہ میں دقیانوس بادشاہ حکمران تھا جو خود بھی بُت پرست تھا اور لوگوں کو بھی جبراً بُت پرستی پر مجبور کرتا تھا - لیکن یہ ساتوں اصحاب چونکہ اولیاء اللہ تھے اس لیے بادشاہ کے ظلم وستم سے نجات پانے ـ بت پرستی سے بچنے اور اپنے ایمان کی دولت کی حفاظت کیخاطر ـــــــــــ

وَھَرَبُوا لَیْلاً مِنْ مُلْکِہِمْ وَمَعَہٗ کَلْبٌ ـ

وہ ایک رات اپنے ملک سے اور اپنے شہر سے نکل پڑے - راعی کے پاس ایک وفادار کتا تھا ، وہ بھی ان کے ساتھ ہو لیا ! ــــ اور وہ سات چونکہ اللہ کریم کے اولیاء اللہ تھے اسی لئے انہیں عجیب نشانیاں فرمایا گیا ہے ـ

سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ اگر خداوند کریم مکہ مکرّمہ کی دو پہاڑیوں صفا اور مروہ کو شعار اللہ یعنی اللہ کی نشانیاں فرما سکتا ہے تو یہ سات اصحاب تو آدمی تھے اور اولیاء اللہ بھی تھے اگر انہیں ان کی ولایت اور فقر و درویشی کا لحاظ رکھتے ہوئے عجیب نشانیاں فرما دیا تو اسمیں حیران ہونے اور پیچ وتاب

کھانے کی کیا ضرورت ہے۔

انہوں نے یعنی ان اللہ کے سات اولیاء کرام نے اپنے ساتھ کُتّے کو جاتے دیکھا تو اسکو مارنے اور دھتکارنے لگے کہ یہ بھونکے گا تو ہم پکڑے جائینگے۔ مگر۔ کُتّے کو خدا نے زبان عطا کردی ——— تو

فَقَالَ لَهُمُ الْكَلْبُ مَا تُرِيدُونَ مِنِّي وَلَا تَخْشَوْا مِنِّي اَنَا اُحِبُّ اَحِبَّاءَ اللّٰهِ ———

کُتّے نے ان اولیائے کرام سے کہا کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں اور مجھ سے ڈریں کیونکہ مَیں اللہ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں ——— اور

فَنَامُوْا وَاَنَا اَحْرُسُكُمْ ———

اور ——— تم سو جایا کروگے تو مَیں پہرہ دیا کروں گا ———

اور اگرچہ میں کتا ہوں ——— ناپاک اور نجس ہوں ——— مگر چونکہ آپ اولیاء اللہ ہیں اسلیئے میں آپ پر نہیں بھونکوں گا ———

دیکھیئے حضراتِ محترم وہ کُتّا ہو کر کہتا ہے کہ مَیں اولیاء اللہ پر نہیں بھونکوں گا۔ لیکن آج کل کے ضلالت وگمراہی کے زمانہ میں بدعقیدہ اور بدمذہب مولوی اولیاء اللہ پر کس طرح بھونکتے ہیں اور ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں ——— افتخار الحسن کہتا ہے کہ ایسے لوگ کتّوں سے بھی بدتر ہیں ———

قدرئینِ کرام ——— دیکھو اور قرآن کریم کے اس ایمان افروز قصّہ مبارک پر غور کرو کہ ایک کُتّا جو ناپاک اور نجس ہے، اور نہ نمازی ہے نہ حاجی نہ لمبی لمبی تسبیح پھیرنے والا کوئی فقیر اور نہ رات کو نوافل پڑھنے والا کوئی درویش مگر پھر بھی جنّتی ہے، اسلیئے کہ نسبت اچھی رکھتا تھا۔ پہلی نسبت کہ اللہ کے

Marfat.com

ولیوں سے محبّت کرتا تھا اور دوسری اولیاء اللہ کا پہرہ دار تھا ! ——

اور پھر قرآن مجید نے اس کُتّے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے ——

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط۔

کہ وہ اولیاء اللہ جب دقیانوس بادشاہ کے ظلم و ستم سے بچنے اور بت پرستی کی لعنت سے دُور رہنے اور اپنے دین و ایمان کی دولت کی حفاظت کی خاطر شہر سے رات کو نکل کر پہاڑ کی ایک اندھیری غار میں جا کر چھُپ گئے تو ان کا وفادار کتا اپنے پنجے کھلار کر غار کے منہ پر بیٹھ گیا اور ان اولیاء اللہ کا پہرہ دیتا رہا — اور تین سو نو سال تک بیٹھا رہا ———— قرآن پاک کے اس نورانی قصہ میں جہاں اولیاء اللہ کی شان بیان کی گئی ہے وہاں ان کے وفادار کُتّے اور بے زبان پہرے دار کی بھی بڑی تعریف کی گئی ہے ! —

کیوں ——— اسلیئے کہ ابولہب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا ہونے کے باوجود ان کا بے ادب اور گستاخ تھا اور وہ کُتا اولیاء کرام کا وفادار اور پہرے دار تھا اور ان سے محبت کرنے والا تھا ———

صاجزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ ایک نجس اور ناپاک کُتّا اگر اولیاءُ اللہ سے محبّت کر کے جنتی بن سکتا ہے تو ایک انسان کیوں نہیں ——— ؟

وَاِسْمُہٗ قِطْمِیْرٌ ——— اسی کُتّے کا نام قطمیر تھا ۔ !

آج بھی بڑے بڑے لوگ اپنی کوٹھیوں اور بنگلوں کی چوکیداری کیلئے آدمیوں کے ساتھ ساتھ کُتّے کو بھی رکھتے ہیں ۔

اسلیئے کہ کُتّے میں وفاء و خدمت گذاری کا جذبہ ہونے کے ساتھ ساتھ دشمن اور دوست کی پہچان کا خاص وصف بھی بدرجۂ اتم موجود ہوتا ہے ۔

Marfat.com

اکبر الہ آبادی مرحوم نے کیا خوب کہا ہے کہ :-

" مَیں نے ایک کُتے کو دیکھا جو اپنے مرے ہوئے مالک کی لاش پر بیٹھا رو رہا ہے تو مَیں نے کُتے سے کہا :" ؎

کیوں لاش پہ آقا کی روتا ہے
ہوٹل کی طرف جا کہ غذا بھی ہے کوئی چیز

تو کُتے نے میری طرف نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور جواب دیا۔

کہ ؎ جو تُو نے کہا مجھے تسلیم ہے اے دوست
لیکن میرے نزدیک وفا بھی ہے کوئی چیز

مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب " امداد المشتاق " ص ۱۰۲ میں لکھا ہے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن جامع مسجد میں رونق افروز تھے اور اردگرد مریدوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم تھا کہ ایک کُتا مسجد کے دروازہ کے سامنے سے گذرا تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فقر و درویشی کی نگاہ اور ولایت و ہدایت کی نظر اِس کُتے پر ڈالی تو اس کُتے کو بستی کے کتوں کا پیر بنا دیا۔ اور پھر ساری بستی کے سارے کُتے اس کُتے کے ساتھ چلنے لگے اور جہاں وہ کُتا بیٹھتا تھا تمام کُتے حلقہ باندھ کر بڑے ہی ادب و احترام سے اس کے اردگرد بیٹھ جاتے تھے — اس لیے کہ بستی کے سارے کُتے جان گئے تھے کہ یہ کُتا ہمارا پیر ہے۔

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ کُتے تو اپنے پیر کو پہچانتے ہیں لیکن آجکل کے بدعقیدہ مولوی پیرانِ پیر کو نہیں پہچانتے اور ان اولیاء اللہ کو غار کا راستہ خدا تعالیٰ نے خود بتایا تھا اور اللہ کریم نے پھر ان کی اس انداز سے حفاظت کی کہ سورج کے طلوع و غروب کے وقت ان کے دائیں اور بائیں

Marfat.com

جانب سے گذر جاتا ہے تاکہ وہ گرمی اور سردی سے محفوظ رہیں ——

وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۔

اور جب وہ ایک طرف لیٹے لیٹے تھک جاتے تو خداوندِ کریم خود اُن کی کروٹیں بدلتا رہتا ——

اعلیحضرت جناب شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں استاذی المکرم حضرت سیّد محمد نعیم الدّین صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کنز الایمان میں لکھا ہے ۔ کہ اصحابِ کہف کے اسمائے گرامی کا تعویز بنا کر اپنے پاس رکھا جائے تو مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوں گے ——

(۱) — سفر میں مال و جان کی حفاظت ۔

(۲) — قیدیوں کی رہائی ۔

(۳) — کہیں آگ لگی ہو تو کپڑے پر لکھ کر آگ میں ڈالدیں تو آگ بُجھ جائے گی ۔

(۴) — دریا میں کشتی غرق نہیں ہوگی ۔

(۵) — بھاگا ہُوا شخص واپس آجائے گا ۔

(۶) — مکان میں رکھّا جائے تو اسمیں چوری نہیں ہوگی ۔

حضراتِ محترم —— دیکھو اور دل و دماغ سے بدعقیدگی کے گرد و غبار کو جھاڑ کر غور کرو اور آنکھوں سے اولیاءاللہ کے خلاف نفرت و عداوت کی پٹی اتار کر سوچو کہ —— اولیائے کرام کے اسمائے گرامی میں کتنے فیوض و برکات چھپے ہوئے ہیں اور کس کس مشکل میں اور مصیبت میں کام آتے ہیں ——

اور انہی اولیائے کرام کی برکت اور شانِ ولائت کے پیشِ نظر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مشکوٰۃ شریف صہ ۱۸۹ ۔ قرآنِ پاک کے فضائل

ہیں سورۂ الکہف کے متعلق فرمایا :—

مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْکَهْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ ———— کہ

جو بھی سورۂ کہف کو جمعہ کے دن پڑھے گا اگلے جمعہ تک اس کے لئے نور ہی نور ہو گا جس کی نورانی چادر تنی رہتی ہے۔

اللہ کی رحمت کی چادر — خدا کی بخشش کی چادر
نورِ ایمان کی چادر — دین و اسلام کی چادر
حق پرستی۔ حق گوئی اور حق بینی کی چادر ——

تفسیر روح البیان جلد ۴ ص ۲۷ عمدۃ التحقیق ص ۱۸۶ — حضرت علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ ابراہیم العبیدی المالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ :——

قربِ قیامت میں جب حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے — تو ——

فَیَکُوْنُ حَوَارِیْهِ اَصْحَابُ الْکَهْفِ ———— تو —

یہی اصحاب کہف یعنی اولیائے کرام ان کے حواری ہوں گے۔

صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ ان دونوں مستند روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اصحاب کہف یعنی وہ اولیائے کرام قیامت تک زندہ رہینگے!

اور — اِنَّ الْمَهْدِیَ اِذَا خَرَجَ یَسْتَصْحِبُ ۔

اصحاب الکہف —— کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام جب ظاہر ہوں گے تو اصحابِ کہف بھی اُن کے ساتھ ہوں گے ——

اب میں مرزائی قادیانی جھوٹے — کذاب اور مرتد انسان سے پوچھتا ہوں کہ تو کہتا ہے کہ میں مہدی اور عیسٰی ہوں — تو پھر بتا کہ تیرے حواری اور مصاحب کون ہیں؟ —

عمدۃ التحقیق ——— ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سَأَلَ رَبَّہٗ اَنْ یَّرَاہُ اَصْحَابَ الْکَہْفِ —

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ خداوندی میں سوال کیا کہ مجھے اصحابِ کہف دکھلائے جائیں ———

تو جواب آیا ———

اِنَّکَ لَنْ تَرَاھُمْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا —

کہ آپ اس دُنیا میں انہیں نہیں دیکھ سکتے —

ہاں البتہ ——— جس غار میں وہ آرام فرما رہے تھے، اپنے چار اصحابہ کرام کو وہاں بھیج کر ان کی اطلاع پالو ——— چنانچہ حضرت ابوبکر صدّیق — حضرت عُمر فاروق — حضرت علی اور حضرت ابوذر غفاری رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس سلسلے میں تیار کیا گیا ——— اور ———

محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر عرض کی یا اللہ پاک میرے اصحابہ کرام کو تو اس پہاڑ کی غار تک جانے کا راستہ نہیں معلوم ———

تو جواب آیا ———

فَاَمُرْ رِیْحَ سُلَیْمَانَ ——— کہ حضرت سلیمان کی ہوا کو حکم دیں کہ وہ انہیں غار تک پہنچا دے ———

اُدھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا کو حکم فرمایا — تو ادھر اللہ تعالےٰ نے ہوا سے فرمایا ———

اَنْ تُطِیْعَکَ ـــــ کہ میرے محبوبؑ علیہ السلام کی اطاعت کر اور محبوبؑ کے اصحابہؓ کرام کو غار تک پہنچا دے ـــــ

توہوا نے اپنی دوش پر انہیں اٹھایا اور ـــــ

فَانْطَلَقَتْ اِلٰی بَابِ الْکَھْفِ ـــــ

غار کے دروازہ تک پہنچا دیا ـــــ

فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْبَابِ قَلَعُوْا مِنْهُ حَجَرًا ـــــ

جب اصحابہ کرام غار کے دروازہ پر پہنچے تو انہوں نے غار کے منہ کے آگے سے اس پتھرؓ کو ہٹایا جو دقیانوس ظالم و جابر بادشاہ نے غار کے منہ پر رکھوا دیا ہوا تھا کہ یہیں بھوکے پیاسے اور سانس گھٹنے سے مر جائیں گے مگر وہ ظالم نہیں جانتا تھا کہ اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم اور نہ یہ کھانے پینے کے محتاج ہیں اور نہ ہی دم گھٹنے کے وہ مرنے کی فکر سے بھی آزاد ہیں کیونکہ ان کا نگہبان اللہ خود ہوتا ہے اور ان کی حفاظت بھی خود کرتا ہے ـ

امداد المشتاق ص ۱۱۳ ـــــ مولٰینا اشرف علی تھانوی ـ

”فقیر مرتا نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوتا ہے“ ـ

فَقَامَ الْکَلْبُ یَنْبَحُ عَلَیْھِمْ ـــــ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھ کر کتا کھڑا ہو گیا اور بھونکنے لگا ـــــ

ایک چوکیدار یا کسی پہرہ دار کو یہ پورا حق حاصل ہے کہ رات کو کسی مشکوک اور اجنبی آدمی کو دیکھکر شور مچائے اور اس آدمی سے پوچھے کہ وہ کون ہے؟ کہاں سے آیا ہے اور کس کے پاس جانا ہے اور رات کو ادھر ادھر کیوں پھر رہا ہے! اگر کوئی چوکیدار کو معقول جواب دے دے تو بہتر ورنہ پولیس کے حوالے ـــــ

Marfat.com

یہ اصحابہ کرامؓ اس پہرے دار کُتّے کے لئے اجنبی تھے اس لئے وہ بھونکا اور جب کُتّے کو پتہ چلا کہ یہ تو آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّتی اور صحابہ کرامؓ ہیں تو اُس نے گردن جھکا دی اور دم ہلا ہلا کر عقیدت کا اظہار کرنے لگا۔ اور پھر کُتّے نے اشارہ کیا کہ غار کے اندر چلے جاؤ تو پھر اصحابِ رسولؐ غار کے اندر چلے گئے۔ ———

فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ——— انہیں سلام کہی۔!

فَقَامُوْا ——— اصحاب کہف نے بھی تعظیم کی اور کھڑے ہو گئے۔

وَقَالُوْا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ ۔

اور کہا تم پر اور حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارا بھی سلام ہو۔

ثُمَّ جَلَسُوْا وَیَتَحَدَّثُوْنَ ——— پھر بیٹھ گئے اور آپس میں باتیں کرنے لگے ———

فَاٰمَنُوْا بِمُحَمَّدٍ وَتَبِلُوْا دِیْنَهُمْ ———

پھر وہ اصحاب کہف یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمّت کے اولیاءِ کرام ؒ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے اور آپؐ کے دین کو قبول کر لیا ———

ثُمَّ قَالُوْا اَبْلِغُوْ مِنَّا السَّلَامَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ———

پھر کہنے لگے کہ ہمارا سلام بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دینا ———

اب آخر میں اولیائے کرام کے وفادار اور پہرہ دار کُتّے کو جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اچھی نسبت کے باعث جو انعام مِلا وہ یہ ہے ——— کہ وہ کُتّا

جس کا نام قرآن پاک میں قطمیر ہے ـــــ فَاِذَا صَارَ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَمَنَعَہٗ رِضْوَانُ الْجَنَّۃِ ـــــــــ

اور جب وہ کُتّا جنت کے دروازہ تک ان اولیائے کرام کے ساتھ پہنچے گا تو جنت کا دربان اسے روک لے گا ـــــــــ

فَیَخْرُجُ النِّدَا دَعْہُ یَدْخُلْ مَعَھُمْ وَیَجْعَلُ اللّٰہُ لَہٗ رَوْضَۃً فِی الْجَنَّۃِ ـــــــــ

تو ہاتفِ غیبی سے یعنی اللہ کریم کی طرف سے آواز آئیگی کہ اس کُتّے کو اصحابِ کہف یعنی اولیائے کرام کے ساتھ جنّت میں جانے دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کُتّے کے لئے جنّت میں ایک خوبصورت اور ہمیشہ مہکنے والا ایک باغ تیار کر رکھا ہے۔

عرض کی گئی یا اللہ ـــــ کُتا ـــ نہ نمازی ـــ نہ حاجی ـــ نہ کوئی نیکی نہ کوئی اچھا عمل ـــ نجس اور ناپاک پھر اس کے لئے جنّت میں باغ ؟

جواب آیا ـــــ ہاں ـــــ اسلئے کہ اسے نہ دیکھئے، اس کی نسبت دیکھئے ! ـــــــــ

اس مسلمہ حقیقت کے پیشِ نظر صاجزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی سچ کہتا ہے کہ :ـ

نسبت اچھی ہو تو جنّت کا ملنا مشکل نہیں ہے !

دُنیا کے تمام مشروبات مشرقی ہوں یا مغربی یعنی کوکا کولا سے لیکر پیپسی کولا سیون اپ ـ جام شیریں ـ روح افزاء اور حافظ شفاخانہ کا شربت مفرح، ان کے لئے حکم یہ ہے کہ بیٹھ کر پیئے جائیں یہانتک کہ عام پانی بھی ـــــــــ

لیکن آبِ زمزم کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے کھڑا ہو کر اور قبلہ کی

طرف منہ کرکے پینا چاہیئے حالانکہ سب مشروبات ایک ہی جیسے ہوتے ہیں لیکن آبِ زمزم کے لیئے یہ انوکھا اور نرالہ حکم کیوں ہے۔؟ اسلیئے کہ اس کی نسبت حضرتِ اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں مبارک سے ہے کہ جب بچپن میں اسماعیلؑ اوران کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ کو مکّہ مکرمّہؐ کے صحراء بے آب وگیاہ ریگستان اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں کے دامن میں ابراہیم علیہ السلام اکیلے چھوڑکر چلے گئے تھے توحضرت اسماعیل علیہ السلام نے شدّتِ پیاس میں تڑپتے ہوئے اپنی ایڑیاں پتھر پر رگڑیں تو نیچے سے آبِ زمزم کا چشمہ نکل آیا تھا ——————

بس اسی نسبت کے لحاظ سے آبِ زمزم کو کھڑے ہوکر اور قبلہ کی طرف منہ کرکے پینے کا حکم ہے ۔

سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ :-

نسبت اچھی ہو تو اس کا حکم بھی بدل جاتا ہے !

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذِئبِ یعقوب علیہ السلام

یعنی ـــــ حضرت یعقوب علیہ السلام کا بھیڑیا بھی اچھی نسبت کے باعث جنت میں جائے گا ـــــ اور اس بھیڑیئے کا ذکر بھی قرآن مجید میں ایمان افروز اور دلکش انداز میں موجود ہے ـــــ جس کی تفصیل اور تفسیر کچھ اس طرح ہے کہ ـــــ

حضرت یوسف علیہ السلام کو سنہری خواب میں چاند۔ سورج اور ستاروں نے سجدہ کیا جب ان کا پتہ اس کے بھائیوں کو لگا تو وہ نفرت و عداوت کی آگ میں جل اُٹھے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے خلاف حسد و بغض کا ایک طوفان کھڑا ہو گیا ـــــ اور حضرت یوسف علیہ السلام کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا کر منت و سماجت کر کے اور کئی طرح کے حیلوں بہانوں سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی حفاظت کا یقین دلا کر سیر کرانے کے بہانے کندھوں پر اٹھا کر جنگل میں لے گئے پھر ظلم و ستم پر اُتر آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ مگر یہودا کے سمجھانے پر حضرت یوسف علیہ السلام کو اندھیرے کنوئیں میں پھینک کر

Marfat.com

ایک بکری ذبح کر کے اس کے خون میں حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص مبارک ڈبو کر اور رنگین کر کے عشاء کے وقت روتے پیٹتے باپ کے پاس آگئے۔ میری مشہور زمانہ کتاب " ماہ کنعان " میں پوری تفسیر کے ساتھ یہ ذکر موجود ہے، یہاں مختصر طور پر یہ بتانا مقصود ہے کہ جنگل کا ایک خونخوار درندہ کونسی اچھی نسبت کے باعث جنتی بن گیا ——

بیٹے قریب آئے تو حضرت یعقوب علیہ السلام کو جب اپنا محبوب بیٹا ——نورِ نظر بیٹا—— لختِ جگر—— دل کا قرار اور ضعیفی کا سہارا بیٹا یوسف علیہ السلام نظر نہ آیا تو پوچھا ——

اینے یوسف —— کہ میرا بیٹا یوسف کہاں ہے ؟

مولوی غلام رسول مرحوم اپنے الفاظ میں یوں لکھتے ہیں کہ ——

شعر یوسفؑ کتھے دسدے نائیں میرا نورِ خزانہ
دچہ تساں او شمع نہ دسدی دل جس دا پروانہ

تو—— بیٹوں نے اپنے والد کے کئی سوالوں کا ایک ہی جواب دیا——

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ——

کہ—— اسے بھیڑیا کھا گیا ہے —— (القرآن)

بیٹوں نے کہا کہ ہمارے پاس یوسفؑ کی قمیص خون میں ڈوبی ہوئی ہمارے پاس موجود ہے ! ——

فَقَالَ اَيْنَ الْقَمِيْصُ ـ

فرمایا—— وہ قمیص کہاں ہے ـ ؟

بیٹوں نے وہ پیش کر دی ——

Marfat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام نے وہ خون آلود قمیض پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھی اور رو دیئے یہانتک کہ ان کا چہرۂ مبارک قمیض پہ لگے خون سے رنگین ہوگیا۔ اور وہ بول اُٹھے ——

کہ اللہ کی قسم ہے مَیں نے آج سے پہلے کوئی ایسا رحیم بھیڑیا نہیں دیکھا کہ جس نے میرے بیٹے یوسف کو کھایا مگر قمیض نہیں پھاڑی ——

ان درد بھرے الفاظ کو جناب دائم اقبال صاحب مرحوم نے اسطرح بیان کیا ہے —— کہ ؏

ہتھ پکڑ قمیض رنگ دار خونی نبی سچّ دا قول پکاردا اے
خون اپنا خوُن پچھان لیندا ایہہ خون ٹیں یوسفؑ دلدار دا اے
اوہ گرگ دی کیڈا رحیم ہیسی جامہ نال پیار اتاردا اے
کھا گیا یوسفؑ سر پیر تائیں اے پر کُرتے نوں دند نہ ماردا اے
چیرے بدن نوں لوے بچا کُرتہ ایہہ کم نئیں گرگ خونخوار دا اے
مینوں مکر سازی نظر آوندی اے تے فریب کسے فریب کار دا اے

قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا نَأْتِيْ بِذٰلِكَ الذِّئْبِ ۔

بیٹوں نے جواب دیا —— اباجان ہم اس بھیڑیئے کو پکڑ کرلے آتے ہیں ——

قَالَ نَعَمْ —— فرمایا۔ ہاں! وہ بھیڑیا پکڑ کر ضرور لاؤ —— اور بیٹے جنگل سے ایک بوڑھا سا بھیڑیا پکڑ لائے —— اور اس کے دانت توڑ ڈالے تاکہ باپ کو یقین ہوجائے کہ اس بھیڑیئے نے ضرور میرے یوسفؑ کو کھایا ہوگا —— !

Marfat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام اور بھیڑیے کی گفتگو۔ تفسیر کنز الایمان۔
نزہت المجالس جلد ۱ صہ ۱۵۱۔ علامہ عبدالرحمٰن صفوریؒ۔ احسن القصص صہ ۴۹
امام غزالیؒ۔ تفسیر مظہری جلد ۵ صہ ۱۴۲۔

بیٹوں نے جب زنجیروں سے باندھکر بھیڑیئے کو باپ کے سامنے پیش کیا تو
تو باپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

یَا اَیُّھَا الذِّئْبُ بِئْسَمَا فَعَلْتَ حَیْثُ اکلت وَجھًا کالبَدرِ
المُنِیْرِ ـــــ کہ

اے بھیڑیئے تو نے میرے چودھویں رات جیسے چہرہ والے یوسفؑ کو
کھا کہ بہت بُرا کیا ـــ

مَا رَحِمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ الصَّغِیْرِ۔
تجھے اس معصوم بچے پر رحم نہ آیا؟ ـــ
وَمَا اَشْفَقْتَ عَلَی الشَّیْخِ الْکَبِیْرِ ـــ
اور تجھے میرے بڑھاپے کا بھی خیال نہ آیا؟

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس بھیڑیئے
کو قوتِ گویائی عطا ہو گئی!

قَالَ اَکَلْتَ اَنْتَ یُوْسُفَ ۔
حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھیڑیئے سے کہا ـــ کیا تُو نے میرے
بیٹے یوسفؑ کو کھایا ہے؟

قَالَ لَا۔
بھیڑیئے نے جواب دیا ـــ نہیں، یعنی مَیں نے نہیں کھایا!

قَالَ فَاخبرنی اولادی ___

فرمایا میری اولاد نے مجھے خبر دی ہے !

قَالَ ___ لاَ ۔ بھیڑیئے نے پھر زبان کھولی اور جواب دیا ۔ نہیں آپ کی اولاد جھوٹ بولتی ہے ۔ !

قَالَ ۔ وَلِمَ قَالَ ___

فرمایا تیرے نہ کھانے کی دلیل ؟

بھیڑیئے نے جواب دیا کہ بھیڑیئے کا کلام کرنا کرامت ہے ___ اور کسی درندے کا کسی انسان کے بچے کے بدن کو کھانا ظلم اور گناہ ہے اور ظالم اور گنہگار سے کرامت ظاہر نہیں ہوتی ___

اور اگر میں نے یوسف کھایا ہوتا تو میں کلام نہ کرتا اور مجھ سے یہ کرامت ظاہر نہ ہوتی !___

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ لُحُوْمُ الْاَنْبِیَاءِ حَرَامٌ عَلَیْنَا ۔

اور بھیڑیئے نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو سلام کہی اور پھر حتمی جواب دیا کہ ہم پر انبیاء کے بدن مبارک کو کھانا حرام ہے !

حضرت یعقوب علیہ السلام نے پھر پوچھا !

مِنْ اَیْنَ اَنْتَ !

کہ تو کہاں سے آیا ہے ___ یا تو کہاں رہتا ہے ؟

بھیڑیئے نے جواب دیا کہ میں مصر سے آرہا ہوں اور سرزمین شام جا رہا ہوں ! ___

اَطْلُبُ اَخَانِی بِاَرْضِ الشَّامِ ۔ اپنے بھائی کی تلاش میں ۔ !

Marfat.com

اور مجھے سترہ دن ہو گئے ہیں بھائی کی رہائی کے لئے سفر کر رہا ہوں اور اتنے دنوں سے مَیں نے کچھ نہیں کھایا۔! ــــ

حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھیڑیئے سے پھر پوچھا؟ ــ

اے بھیڑیئے تجھ کو میرے بیٹے یوسف علیہ السلام کی خبر ہے؟ ــ

جواب دیا ــــــ ہاں!

قَالَ اَخْبِرْنِیْ بِہٖ ــــ کہ مجھے اس کی خبر دے۔

قَالَ ــ اَلنَّمَّامُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ ــ

جواب دیا کہ چغلخور جنّت میں داخل نہیں ہو گا۔!

اور مجھے بھیڑیوں نے خبر دی ہے کہ وہاں کے بادشاہ نے میرے بھائی کو پکڑ لیا ہے اور کل اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہے!۔

قَالَ ــ اَنَا اَشْفَعُ فِیْ اَخِیْكَ عِنْدَ الْمَلِكِ ــ

فرمایا کہ مَیں تیرے بھائی کی رہائی کے لئے وہاں کے بادشاہ سے سفارش کروں گا! ــ

قَالَ ــ اَنَا اَسْاَلُ رَبُّكَ اَنْ یَجْمَعْ بَیْنَكَ وَبَیْنَ یُوْسُفَ۔

بھیڑیئے نے عرض کی کہ مَیں بھی ربّ سے سوال کروں گا کہ آپ کا اور آپ کے بیٹے یوسف علیہ السلام کا ملاپ ہو جائے۔!

اور اللہ تعالیٰ کی قسم ــــ مَارَاَیْتُ وَجْہَ اِبْنِكَ قَطُّ ــ

مَیں نے آجتک آپ کے بیٹے کی صورت پاک نہیں دیکھی ــــ

قارئین کرام! ــــ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ ــــ بھیڑیئے نے تین جواب دیئے اور تینوں ہی حقائق پر مبنی ہیں۔ ــــــ

پہلا:۔۔۔۔۔ لُحُوْمُ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْنَا حَرَامٌ۔

کہ ہم پر انبیاء کرام علیہم السّلام کا بدن مبارک کھانا حرام ہے!

مولوی غلام رسول مرحوم نے پنجابی کا رنگ دے کر اسے اور بھی رنگین بنا دیا ہے کہ

ع۔ آتش، آب، درندیاں ہر شے مُڈھوں حکم ربانا
پیغمبراں دا بدن مبارک روانئیں اساں کھانا

حضرات گرامی ۔۔۔۔۔ غور کرو تو مولوی غلام رسُول نے بھیڑیئے کی خوب ترجمانی کی ہے کیونکہ اگر آگ پر کسی نبی کے بدن مبارک کو جلانا جائز و حلال ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نمرُود کی آگ کے بھڑکتے ہوُئے شعلے خوبصورت اور گل دا ؤدی کے پھولوں کی گلزار نہ بن جاتے! ۔۔۔۔ اور اگر پانی پر کسی نبی کے بدنِ مبارک کو ڈبونا حلال ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بچپن میں ہی دریائے نیل کی طوفانی لہروں سے نکل کر فرعون کے شاہی محلّات میں نہ پہنچ جاتے!

اور اگر جنگل کے درندوں پر کسی نبی کے بدن مبارک کو کھانا درست اور جائز ہوتا تو حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے تخت و تاج کے وارث نہ بنتے!

اور آتش ۔۔۔۔ آب اور درندے تو رہے ایک طرف انبیاء کرام تو جس مٹی میں دفن ہوں وہ مٹی انہیں نہیں کھاتی جیسا کہ سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا، ۔۔

مشکوٰت شریف ص ۔۔۔۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُرْزَقُ ۔۔۔۔۔

کہ اللہ کریم نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسم مبارک کو کھائے ہر نبی اپنی اپنی قبر شریف میں زندہ ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے!

دوسرا:۔۔۔۔ میں اپنے بھائی کی رہائی کے لیئے مصر سے شام جا رہا ہوں۔

Marfat.com

قارئین کرام! ــــ جنگل کے ایک خونخوار بھیڑیئے کے یہ کہنے میں اور ان الفاظ میں کتنا درد اور کتنا سوز ہے کہ میں اپنے بھائی کی رہائی کے لئے، مصر سے شام جا رہا ہوں اور ان سترہ دنوں کے سفر کے دوران کچھ بھی نہیں کھایا ہے۔

دیکھو ــــ کہ ایک درندہ بھیڑیا اپنی نسل کے دوسرے بھیڑیئے کو بھائی کہہ رہا ہے لیکن یہ کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ جنگل کے درندے تو آپس میں بھائی بھائی ہیں مگر جنہیں قرآن وحدیث نے بھائی بھائی کہا ہے۔ یعنی

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ــــ یہ ایک دوسرے کے دشمن اور جنگل کے درندے یعنی خونخوار بھیڑیئے بن چکے ہیں ــــ ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی پر گولیاں برسا رہا ہے کسی کے سینے میں خنجر پیوست کیا جا رہا ہے ــ کسی کے مکان کو آگ لگائی جا رہی ہے اور کسی مسلمان کے معصوم بچوں کو زندہ جلایا جا رہا ہے ــ

کیا سعودی عرب کی حکومت اور عراق کی حکومت آپس میں مسلمان نہیں ہیں اور کیا شاہ فہد اور صدر صدام حسین اسلام کے رشتہ میں منسلک نہیں ہیں اور ایک دوسرے کیلئے مسلمان نہیں ہیں؟ ــــ

ہیں ــــ اور ہیں ــــ لیکن دونوں کے دل پتھر ہو چکے ہیں۔ اور سینے سیاہ ہو چکے ہیں ــ محبّت والفت کی چادر تار تار ہو چکی ہے اور نفرت وعداوت کی آگ بھڑک اٹھی ہے ۔

ایک دوسرے کا خون خرابہ ــ قتل وغارت ــ فضائی حملے اور ٹینکوں سے گولے برسائے جا رہے ہیں ــــ فرق صرف اتنا ہے کہ صدر صدام کو اللہ ورسول پر بھروسہ ہے اور شاہ فہد کو امریکہ، برطانیہ

فرانس اور اسرائیل کا سہارا ہے۔

صدر صدام حسین نے اپنی مدد کے لئے خُدا و رسُول کو پکارا ہے اور فہد نے امریکہ کو آواز دی اور اب اس کے نتیجہ میں دو اسلامی عرب ممالک تباہی اور بربادی کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں ــــــ

اللہ کرے ہمارے وزیر اعظم کا **امن مشن** کامیاب ہو جائے تاکہ دونوں مسلمان ریاستیں جنگ بندی کر کے امن و سکون کی زندگی بسر کر سکیں ــــــ اسرائیل، بیت المقدس اور فلسطین کے مقبوضہ علاقے خالی کر دے اور امریکہ اپنی فوجیں واپس لیجائے اور شاہ فہد اور صدر صدام حسین اور دوسری مسلمان ریاستیں یعنی شارجہ ـ کویت ـ بحرین ـ مسقط ـ ابوظہبی ـ لیبیا ـ مصر شام اور اردن کے حکمران اکھٹے بیٹھ کر ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھ کر اور اسلام کے رشتہ میں منسلک جان کر کوئی فیصلہ کرلیں کہ جھگڑا کس بات کا ہے اور اس تصادم کا حل کیا ہے۔

حضرات گرامی ــــــ صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ چونکہ جنگل کے اس بھیڑیئے نے حق اور سچ بیان کرنے کے ساتھ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا مکر و فریب اور ان کے جھوٹے خون کی نشاندھی کرنے کے ساتھ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ آپکا فرزند یوسفؑ زندہ ہے اور بھیڑیئے نے حضرت یعقوبؑ کو سلام کرتے ہوئے کہا تھا السلام علیک یا نبی اللہ تو مذکورہ بالا کئی نسبتوں کے باعث اس بھیڑیئے کو جنّت کا مستحق بنا دیا گیا۔

امام غزالیؒ ـ علامہ صفوریؒ اور افتخار الحسن سچ کہتے ہیں کہ ــــــ

نسبت اچھی ہو تو جنّت کا ملنا کوئی مشکل نہیں !

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

وحوت یونس علیہ السلام

جناب امام غزالیؒ اور علامہ صفوریؒ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اور ان دونوں متبحر علمائے کرام کی تحقیق کے مطابق حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی بھی اچھی نسبت کے سبب جنت میں جائے گی اور یاد رہے کہ اس مچھلی کا ذکر بھی اللہ کریم نے کئی بار کیا ہے اور قرآن مجید اور فرقان حمید میں فرمایا ہے !

مثلاً ــــ پارہ ۲۳ ــــ سورۃ الصّٰفّٰت ــــ آیت ۱۳۹-۱۴۰ اور آگے

وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ـ اِذْ اَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ـ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ـ

ترجمہ اعلیحضرت ــــ بیشک یونسؑ پیغمبروں میں سے ہیں ــــ جبکہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا !ـ تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں سے ہوا ! ــــ

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ

پھر اسے مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا !

تفسیر کبیر ـ جلد ۵ ص ۲۹ ـ تفسیر روح البیان جلد ۳ ص ۳۱۹ ــــ

ترجمہ اعلی حضرت ص ۳۱۶ ــــ تفسیر خزائن العرفان ــــ صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

موصل شہر کے قریب ایک بستی کا نام تھا نینوا - لوگوں کی آبادی ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہوگی ـــــــــــ

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ؕ

وہ لوگ بتوں کی پرستش کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی گمراہی وضلالت میں بری طرح لتھڑے ہوئے تھے، کفر وشرک کے اندھیروں میں گم تھے۔ اور جب ان لوگوں کی بت پرستی حد سے بڑھ گئی اور ان کی عیاشیوں اور فحاشیوں کی انتہا ہوگئی اور ان کے کفر وشرک کے اندھیرے اور زیادہ گھرے ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو انہیں کفر وشرک کے اندھیروں سے نکال کر توحید اور اسلام کی روشنی کی طرف لانے اور ان کی بت پرستی کے جال کو توڑنے اور ایک خدا تعالیٰ کی عبادت کا درس دینے اور انہیں عیاشی وفحاشی اور ضلالت وگمراہی کی ظلمتوں سے نکال کر نیکی وشرافت اور رشد وہدائت کے نور کی طرف لانے کے لئے بھیجا ـــــــــــ

حضرت یونس علیہ السلام نے ان لوگوں کو دن رات توحید واسلام کی دعوت دی ـــــــ

دَعَاهُمْ اِلَى التَّوْحِيْدِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ـــــــ

اور انہیں چالیس سال تک توحید واسلام کی دعوت، نیکی وشرافت، کا درس اور حق وشرافت کا پیغام دیتے رہے ـــــ اور کفر وشرک کی دیواروں کو پاش پاش کرتے۔ ایمان کی چار دیواری میں پناہ گزیں ہوجانے پر زور دیتے رہے مگر ان لوگوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی کسی بھی بات پر کوئی توجہ نہ دی اور آپکی تکذیب ہی کرتے رہے اور آپ کی تبلیغ کو رد کرتے رہے۔

Marfat.com

آخر کار حضرت یونس علیہ السلام نے تنگ آکر انہیں اللہ کے دردناک عذاب کی علامات بھی بتا دیں ــــ کہ

پہلے سیاہ بادل چھا جائیں گے اور پھر کالا دھواں چھا جائے گا ــــ اور پھر تم دردناک عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

ان بت پرستوں اور دن رات عیاشی و فحاشی کی لعنت میں گرفتار لوگوں میں سے چند ایک نے کہا کہ یونس ؑ کی کوئی بات غلط نہیں ہوتی۔ یہ بھی بات ضرور صحیح ثابت ہوگی۔ صبح دیکھیں گے۔ انہوں نے کہا، اگر وہ شہر میں موجود ہوئے تو عذاب نہیں آئے گا اور اگر حضرت یونس ؑ شہر سے نکل گئے تو عذاب ضرور آئے گا۔

جب صبح ہوئی تو انہوں حضرت یونس علیہ السلام کو غائب پایا ــــ پھر انہیں خوب اچھی طرح انہیں تلاش کیا مگر وہ نہ ملے۔

بات یہ ہوئی کہ حضرت یونس علیہ السلام اپنی گمراہ قوم کو خدا کے عذاب اور اس کی علامتیں بتانے کے بعد عذاب الٰہی کا انتظار کرتے رہے اور جب عذاب الٰہی کی علامت ظاہر نہ ہوئی تو وہ ایک رات شہر نینوا سے نکل کر بحر قلزم کو عبور کرنے کیلئے ایک کشتی پر سوار ہو گئے ــــ

مگر جونہی کشتی دریا کے درمیان میں گئی تو چلنے سے رک گئی ملاحوں نے اپنے طور پر بڑی کوشش کی مگر کشتی آگے نہ چلی۔ تو ملاحوں نے کہا کہ آج اس کشتی میں کسی آقا کا غلام جو کہ مالک کی اجازت کے بغیر اس کشتی میں سوار ہو گیا ہے اور ایسی صورت میں ہماری کشتی نہیں چلا کرتی ــــ

چونکہ ایسے غلام کا بھی ظاہری طور پر پتہ کرنا مشکل تھا اسلئے ملاحوں نے تین بار قرعہ اندازی کی تو تینوں بار حضرت یونس علیہ السلام کا نام ہی نکلا۔

Marfat.com

اس بات میں اختلاف ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے عوام کی دزدیدہ نگاہوں سے بچنے کے لئے بحرِ قلزم میں خود چھلانگ لگا دی یا ملاّحوں نے انہیں غرق کرنے کی غرض سے دریا میں پھینک دیا۔!

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کنزالایمان میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت یونس علیہ السلام نے اقرار کیا کہ وہ اپنے آقا سے بھاگا ہُوا غلام ہے تو انہیں دریا میں ڈال دیا گیا، کیونکہ اس زمانہ کا یہی دستور تھا کہ ایسے بھاگے ہوئے انسان کو کشتی چلانے کے لئے دریا میں غرق کر دیا جاتا تھا۔

قارئینِ کرام! ——— اب ذرا حضرتِ یونس علیہ السلام کے اعجازِ نبوّت اور اللہ کریم کی قدرت کا تماشا دیکھو کہ یمن کے کسی دریا کی مچھلی کو حکم ہُوا کہ فوراً اور ایک آنِ واحد میں بحرِ قلزم میں جا کر میرے پیارے اور مخلص پیغمبر کو اپنے منہ میں نِگل لو ——— اور اپنے پیٹ میں اسے محفوظ رکھو۔

اور ہاں ——— یاد رکھنا۔

اِنِّی لَمْ اَجْعَلْہُ لَکَ رِزْقاً وَّ لٰکِنْ جَعَلْتُ بَطْنَکَ لَہٗ دِعَاءً

کہ مَیں نے حضرت یونس علیہ السلام کو تیرے لیے خوراک نہیں بنایا۔ لیکن تیرے پیٹ کو ان کے لیئے پناہ گاہ بنا دیا ہے۔

فَلَا تَکْسِرِیْ مِنْہُ عَظْماً۔ وَلَا تَقْطَعِیْ مِنْہُ وَصْلاً۔

اور میرے پیغمبر علیہ السلام کی ہڈی اور کوئی نار تک نہ کٹنے پائے۔

اور پھر اسطرح حضرت یونس علیہ السلام چالیس۴۰ روز تک مچھلی کے پیٹ میں رہے۔

دراں ماہی ہفت دریا را بگذشت!

اور پھر وہ مچھلی ساتوں دریاؤں میں پھرتی اور تیرتی رہی۔ اور اللہ کریم نے مچھلی

Marfat.com

کو ایک صاف و شفاف آئینہ بنا دیا تاکہ حضرت یونس علیہ السلام دریاؤں کے عجیب و غریب نظاروں سے لطف اندوز ہو سکیں ——

اور اگر حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں دن رات اللہ کا ذکر پاک خدا کی حمد و ثنا اور صبح و شام باری تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے ۔ تسبیح کے کلمات طیبات یہ تھے ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

اور پھر قرآن پاک میں اللہ کریم نے حضرت یونس علیہ السلام کو ذَالنُّوْن بھی فرمایا ہے یعنی مچھلی والا ! اور پھر خداوند قدوس نے اس مچھلی کی قسم بھی کھائی ۔

ن —— والقلم

قسم ہے مجھے مچھلی کی ! ——

تفسیر کبیر جلد ۸ صہ ۱۸۳ —— النون ھو السمکۃ ومنہ ذکر یونس مثلاً —— وَذَالنُّوْن !

کہ مچھلی سے وہ مچھلی مراد ہے جس سے حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر وابستہ ہے !

وَاِنَّہٗ قَسَمُ اللّٰہِ بِالْحُوْتِ الَّذِیْ اَحْتَبَسَ یُوْنُسُ فِیْ بَطْنِہٖ ۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کی قسم کھائی ہے جس نے اپنے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام کو رکھا اور پھر کمال اور اس مچھلی کی عظمت ملاحظہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس انعام کے بدلہ مچھلی کو بغیر ذبحہ کئے حلال قرار دے دیا ! ——

تفسیر روح البیان جلد ۴ صہ ۴۲۸ —— فَاکْرَمَ اللّٰہُ ذٰلِکَ الْحُوْتَ بِاَنْ اَقْسَمَ بِہٖ وَاَحَلَّ جِنْسَہٗ مِنْ غَیْرِ ذَکَاۃٍ

صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

کی والدہ ماجدہ کو نعوذ باللہ کافرہ اور جہنمی کہنے والے بے ادب و گستاخ لوگو! جس مچھلی کے پیٹ میں اللہ کا ایک پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام چالیس دن رہیں وہ مچھلی تو قیامت تک کے لئے چھری کے عذاب سے محفوظ رہے اور جس بطن مادر مبارک میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نو مہینے تک رہیں وہ ماں جہنم کی آگ سے کیوں محفوظ نہیں رہ سکتی ——

مشکوٰۃ شریف صـ ۵۳۰ ـ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں آپ سے تین سوالات ایسے کرنا چاہتا ہوں جن کے جوابات نبی کے سوائے اور کوئی بھی آدمی نہیں جانتا —— کہ

۱ :۔ قیامت کی پہلی نشانی کونسی ہے ؟ —— اور

۲ :۔ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ —— اور

۳ :۔ کبھی کوئی بچہ باپ پر ہوتا ہے اور کوئی ماں پر —— ؟

قَالَ فَاَخْبَرَنِیْ بِھِنَّ جِبْرَئِیْلُ اٰنِفًا ——

مجھے نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی وقت مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے ——

سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ اسلئے نہیں کہ نبئ پاک صل اللہ علیہ وسلم کو جواب آتے نہیں تھے بلکہ اسلئے کہ اگر کوئی سوال کرے تو جواب خدا تعالےٰ یا حضرت جبرئیل علیہ السلام دیں گے ——

قارئینِ کرام ! —— کتاب کے موضوع کے اعتبار سے کہ

" نسبت اچھی ہو تو جنت کا ملنا مشکل نہیں ! —— اور پھر ابو الحامد

Marfat.com

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کے پیش نظر جو آدمیوں کی جنس کے علاوہ اللہ کی مخلوق جنّت میں جائے گی، ان میں حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی بھی شامل ہوگی ـــــ اسلئے میں نے حضرت یونس علیہ السلام اور مچھلی کے واقعات کو قرآن و حدیث کی روشنی میں ذرا، تفصیل سے بیان کرنے کے ساتھ خدا تعالیٰ کی کرشمہ سازیاں بیان کردی ہیں۔ یعنی مچھلی کو حکم ہوا کہ میرے برگزیدہ پیغمبر حضرت یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں نگل لے ـــ مگر اس کی ہڈی اور پسلی نہ ٹوٹنے پائے۔ اور میں نے اسے تیرے لیئے خوراک نہیں بنایا بلکہ آبگینہ بنایا ہے تاکہ میرا یونس علیہ السلام سات سمندروں کے عجائبات اور میری پانی کی مخلوق کا نظارہ کرسکے!ـــ

حضرات گرامی ـــــ ادھر حضرات یونس علیہ السلام نے کشتی میں سے بحرِ قلزم میں چھلانگ لگادی اور ادھر آپ کی قوم نے اللہ کی طرف سے نازل ہونے والے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کیا کیا؟ ـــــــ

اب اس کی تفصیل سُنیئے ـــــ کہ خداوند تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور کسطرح نافرمان۔ عیاش اور بُت پرست قوم کو بخش دیا ـــ معاف کردیا۔ اور جہنمی لوگوں کو جنتی بنادیا ـــــــــــ

درویش لاہوری علامہ اقبالؒ نے سچ کہا ہے! ؏

موتی سمجھ کر شان کریمی نے چُن لئے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

اور سیّد وارث شاہ مرحوم بھی اس شعر میں کتنا ذوق اور لطف پیدا کرتے ہیں ـــــ کہ

ع لکھاں ہین پہاڑ زمین اندر پر رُتبہ کسے دا نئیں کوہ طور جیہا
وارث شاہ جیہا گنہگار کوئی نئیں تے بخشنہار نئیں ربّ غفور جیہا

اور مراد شاہ وارثی نے بھی خُدا کی رحمت کا اظہار کرتے ہوئے خوب کہا ہے کہ ع

اے میرے مولا میں تیرے پرستاروں میں ہوں
تجھ سے اِک دن پھول لوں گا اسلئے خاروں میں ہوں
عرض کی میں نے کہ مولا میں گناہ گاروں میں ہوں
بول اٹھی رحمت نہ گھبرایئں مددگاروں میں ہوں

آخر میں صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن عرض کرتا ہے۔ ع

رحمت ربّ دی جوش پئی ماردی اے
اج کون ایڈا گناہ گار آیا
رولا پے گیا حشر میدان اندر
اوہ افتخار آیا اوہ افتخار آیا

پارہ ۔ ۱۱۔ سورۃ یونس :۔ لَمَّآ اٰمَنُوْا کَشَفْنَا عَنْھُمْ الْعَذَابَ الْخِزْیِ ۔ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۔

اور پھر جب وہ ایمان لے آئے تو ہم نے اُن پر سے ذلت اور رسوائی والا عذاب اُٹھالیا

حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی نافرمان اور بُت پرست قوم سے یہ کہا تھا کہ اگر تم نے میری پیش کردہ دعوت و ہدایت کو قبول نہ کیا تو چالیس دن کے اندر اندر توحید اور حق پرستی نہ کرنے کیصورت میں ذلت اور رسوائی والا عذاب

Marfat.com

نازل ہو جائے گا ـــــــــ

فَلَمَّا مَضَتْ خَمْسٌ وَثَلٰثُوْنَ لَيْلَةً ظَهَرَ فِي السَّمَاءِ غَيْمٌ اَسْوَدُ شَدِيْدُ السَّوَادِ فَظَهَرَ مِنْهُ دُخَانٌ شَدِيْدٌ ـــــ

پس جب ۳۵ دن اور راتیں گزر گئیں تو عذاب کی نشانیاں ظاہر ہونا شروع ہو گئیں۔ آسمان پر کالے بادل ـــ سیاہ دھواں اور ہلاکت خیز آندھی ـــــ

فَخَرَجُوْا اِلَى الصَّحْرَاءِ ـــ وَفَرَّقُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

تو عذاب الٰہی کو آتا دیکھ کر انہیں یقین ہو گیا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے سچ کہا تھا تو پھر وہ بوسیدہ کپڑے پہن کر ـــــ بال بکھیر کر اور چہروں پر خاک مل کر صحرا میں چلے گئے ـــــــــ

فَخَنَّ وَكَثُرَتِ التَّضَرُّعَاتُ وَاَظْهَرَ وَالْاِيْمَانَ وَالتَّوْبَةَ وَتَضَرَّعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَكَشَفَ عَنْهُمُ الْعَذَابَ ـــــــ

اور پھر وہ اپنے گناہوں ـــ بت پرستی اور اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ پیغمبر کی پیش کردہ ہدایت کو ٹھکرانے پر گڑگڑا کر رونے لگے

یونس علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور کثرت کے ساتھ گریہ زاری کرنے لگے اور توبہ و استغفار میں مشغول ہو گئے ـــ پس تو اللہ کریم نے ان پر سے عذاب کو ٹال دیا اور اپنی رحمت و بخشش کے دروازے ان پر کھول دیئے ـــــــ

ان کی توبہ قبول ہو گئی۔ تمام گناہ معاف ہو گئے اور حضرت یونس علیہ السلام کی نافرمان قوم۔ جو بت پرستی۔ عیاشی و فحاشی کے جال میں پھنسی قوم کو صرف سچی توبہ کرنے اور معافی مانگنے پر جہنم سے نکال کر جنت کا وارث بنا دیا گیا۔

Marfat.com

وَقِيْلَ خَرَجُوْا اِلٰى شَيْخٍ مِّنْ بَقِيَّةِ عُلَمَاءِهِمْ وَقَالُوْا قَدْ نَزَلَ بِنَا الْعَذَابُ عَنْهُمْ ـــــــ

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ توبہ کرنے سے پہلے اپنے علمائے کرام کے پاس گئے

علماءِ کرام کی شان

انہوں نے علماء کرام سے کہا کہ ہم پر عذاب نازل ہونے والا ہے اس رسوائی اور ذلت والے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے اور ہماری توبہ قبول ہو جانے کے لئے کوئی راستہ دکھا دیں یا کوئی وظیفہ بتا دیں۔!

تو ان علماء کرام نے ان کو مندرجہ ذیل وظیفہ بتا دیا:ـــــ

قَالُوْا يَا حَیُّ حِيْنَ لَا حَیَّ وَيَا مُحْيِیَ الْمَوْتٰى وَيَا حَیُّ ـــــــ

قارئین کرام !ـــــ دیکھا آپ نے اور غور کیا آپ نے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی بت پرست اور نافرمان قوم نے بھی توبہ کرنے سے پہلے اپنے علماء کرام سے توبہ و استغفار کے لئے رجوع فرمایا اور ان سے توبہ قبول کروانے کا وظیفہ حاصل کیا ـــــــ

حضرات گرامی! تفسیر کبیر کے اسی حوالے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر دور اور ہر زمانہ میں ہر قوم، خدا تعالےٰ سے اپنے گناہ معاف کروانے اور اللہ کی طرف سے نازل ہونے والے عذاب سے بچنے اور چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اپنے علماء کرام سے رجوع کرتے رہے ہیں اور ان سے وظیفہ سیکھتے رہے ہیں ـــــــ لیکن افسوس ہے کہ آج کی دُنیا میں خصوصاً پاکستان میں حضرات علماءِ کرام کا نہ تو کوئی احترام ہے اور نہ ہی کوئی پاسِ ادب ـــــ بلکہ ہمارے عوام نمازیں بھی انہی علماءِ کرام کے پیچھے پڑھتے ہیں، جمعے بھی اور عیدین بھی ـ مرنے کے بعد ان

کا جنازہ بھی علمائے کرام ہی پڑھاتے ہیں بلکہ بعض بستیوں میں تو غسلِ میت دینا بھی علمائے کرام کے ذمّہ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود علمائے کرام کا احترام نہیں کیا جاتا اور انہیں نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں —— اور اگر کوئی عالمِ دین الیکشن میں کھڑا ہو جائے تو اسے ووٹ بھی نہیں دیتے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر پچھلے الیکشن میں مقبولِ عرب و عجم خطیب صاحبزادہ سیّد شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی کیوں کامیاب نہ ہوئے اور مولانا صاحب نوری کیوں شکست کھا گئے اور مولانا سیّد حامد علی شاہ صاحب کاظمی ملتان والے کیوں نہ جیت سکے۔ اور اسی طرح مولانا سیّد پیر محمد یعقوب شاہ صاحب آف پھالیہ کیوں کامیاب نہ ہو سکے —— اور شیخ الحدیث مولانا سیالکوٹی کا دامن ووٹوں سے کیوں نہ بھر گیا! —— اور اس الیکشن میں جناب علامہ طاہر القادری کا ایک امیدوار بھی کامیاب نہ ہو سکا اور نہ ہی محدّث پاکستان کا لختِ جگر جناب حاجی فضل کریم صاحب فیصل آباد سے کامیاب نہ ہو سکے —— پھر اگر ان علمائے کرام کے ہاتھ پاؤں چومے جاتے ہیں یا ان کے حق میں نعرے بلند کئے جاتے ہیں اور یا کسی جلسہ میں ان کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں تو یہ ایک مکارانہ چال اور وحشیانہ منافقت ہے۔

اور یہی امیر اور سرمایہ دار لوگ اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی پر اور الیکشن میں لاکھوں روپے خرچ کر دیتے ہیں مگر جس عالمِ دین نے کسی جوڑے کو نکاح کے بندھن میں باندھ کر دولہا پر بیوی کو حلال کر دیا، اسے نہ کپڑوں کا جوڑا اور نہ کوئی معقول اور با احترام نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔

حالانکہ قرآن پاک میں ارشادِ خداوندی ہے :- ——————

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا

کہ اللہ کے بندوں میں سے اللہ سے ڈرنے والی جماعت علماءِ کرام کی ہے۔

اور پھر فرشتوں کے مقابلہ میں اللہ کریم نے ایک عالم دین یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر اپنی خلافت کا سنہری تاج رکھ کر نسلِ انسانی کی نمائندگی ۔ عوام کی سیادت اور اپنے بندوں پر سرداری کا مستحق بنانے کے ساتھ ساتھ نبوت کے سچے موتیوں کا ہار بھی ان کے گلے میں پہنا دیا ۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

اَلنَّظْرُ اِلٰی وُجُوْہِ الْعُلَمَاءِ عِبَادَۃٌ

کہ علماءِ کرام کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے !

بابا وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "ھیر" میں لکھا ہے کہ جب قاضی شمس الدین مرحوم کو ہیر کا نکاح سید اکھیڑے کے ساتھ پڑھانے کے لئے بلایا گیا تو ہیر اور قاضی کے درمیان بہت سے سوال وجواب ہوئے اور اس مکالمہ کے آخر میں، ہیر نے ایک فیصلہ کن بات کہی ۔ کہ

پوے قہر خدا دا جھوٹیاں تے لعنت ربدی اے کاذبین قاضی
مونہوں بول اولڑے بولنا ایں دے توں رد ہویں مشرکین قاضی
رانجھے رب دے وچہ جے وتھ جاناں وچ عشق کیویں ڈھین قاضی
حسن چاکدا تے جلوہ ذات ربی ہیر دیکھیا نال یقین قاضی

اور رانجھا دید شہید حسین مینوں
کھیڑا شمر یزید لعین قاضی

توھیر کا یہ سوال سنکر قاضی صاحب غضبناک ہو گئے اور ہیر کو جواب دیا۔

Marfat.com

نال عالماں دے سانواں بولنی اے
نامعقول — مجہول — مرتد ہیرے
ویکھن عالماں دا زیارت نبی دی اے
جیہڑے ہون منکر سوئی ردّ ہیرے
تینوں شرع شریف دی قدر ناھیں
لنگ توڑسیں ٹپ نہ حد ہیرے
شرع نبیؐ اتوں جان قربان کیتی
سیس شاہ حسین سرمد ہیرے
شرع نبیؐ ولوں جیہناں منہ پھیرے
روز حشر ہوسن شکل بد ہیرے
وارث شاہ کی عمل وکھادیں گی توں
جدوں پوسی حضور توں سد ہیرے

اور پھر مشکوٰۃ شریف ص۴۹۵ میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — ابن ماجہ شریف کے حوالہ سے — حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا — کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :—

یَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثَلَاثَۃٌ — کہ قیامت کے دن گنہگاروں کی شفاعت تین جماعتیں شفاعت کریں گی —!

اول ———— الانبیاء
دوم ———— العلماء
سوم ———— الشھداء

Marfat.com

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ علماء کرام کی بے ادبی اور گستاخی کرنے والے گمراہ لوگو اور علمائے دین کے مقابلہ میں عیاش امیروں — بدکار سرمایہ داروں کو اور دھوکے باز مکار دولت مندوں کو ووٹ دے کر کامیاب کرانے والے بدفطرت انسانو! اگر قیامت کے دن تمہاری شفاعت نہ کی تو تم جہنم کی آگ میں ایندھن بن جاؤ گے! ————

خدا کے نافرمان بندو! کیا علمائے کرام کی یہ غلطی ہے کہ تمہارے گناہ کرنے کے تمام راستے بند کرتے ہیں۔ یہ تمہیں سیدھی راہ بتلاتے ہیں۔ یہ —— اور ضلالت اور گمراہی کے اندھیروں میں رشد و ہدایت کے چراغ جلاتے ہیں یہ! اور عیاشی و فحاشی کے ظلمت کدوں سے نکال کر تمہارے لئے نیکی و شرافت کی شمع روشن کر کے تمہیں صحیح راستہ دکھلاتے ہیں یہ ————

بتاؤ مجھے —— کیا ان کی یہ غلطی ہے —— کیا یہ ان کا قصور ہے۔ اور ان کی یہ زیادتی ہے —— نہیں —— اور ہرگز نہیں —— تو پھر ان سے نفرت کیوں؟ —— ان کی مخالفت کیوں؟ —— اور ان سے تمہیں عداوت کیوں؟ ————

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہر قومی کھیل میں دو ریفری اور دو ایمپائر ہوتے ہیں۔ کھیل ہاکی کا ہو یا کبڈی کا —— اور کھیل فٹ بال کا ہو یا کرکٹ کا ————

کھیل کے میدان میں اگر کسی کھلاڑی سے کوئی غلطی ہو جائے تو ریفری فوراً سیٹی بجا کر اس کھلاڑی کو اس کی غلطی کا یا اسکے فاؤل کا بتاتا ہے تاکہ وہ محتاط ہو جائے اور آئندہ وہ غلطی نہ کرے اور کھیلوں کی دنیا اور ہر کھیل کے میدان میں ریفری کو سیٹی بجا کر کھلاڑی کو آگاہ کرنا ہوتا ہے اور یہ اسکا حق ہوتا ہے ——

تو یہ سوچ کر کہ یہ علمائے کرام کی مقدس جماعت ایک ریفری کی طرح ہی ہے ——

ان کا حق ہے کہ تمہاری ہر غلطی پر اور تمہارے ہر فاؤل پر یہ قرآن و حدیث کی سیٹی بجا کر تمہیں خبردار کریں کہ تم فاؤل کرنا چھوڑ دو۔ اگر تم ایسا کرنا چھوڑ دو گے تو سیٹی بجانا چھوڑ دیں گے ۔!

لیکن پاکستان کے غیر ملکی ایجنٹ اور انگریزی حکومت کے پروردہ امیر زادے اور خانہ کعبہ پہ گولیاں برسانے والے فرنگیوں کے انعام یافتہ جاگیر دار اور لینڈ لارڈ، سر اور خان بہادر کے خطاب حاصل کرنے انگریزوں کے پٹھو نواب زادے اور ٹامیوں کی کاسہ لیسی سے بننے والے دولتمند، قوم اور ملک کو لوٹ کھانے والے سرمایہ دار علمائے کرام کے بارے میں کتنے گھٹیا قسم کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے کیوں نہیں شرماتے؟

بقول شاعر

شرم تم کو —— مگر نہیں آتی

جن علمائے کرام کی ہم توہین کرتے ہیں، نمازیں تو ان کے پیچھے دست بستہ کھڑے ہو کر یہ کہتے ہیں کہ " پیچھے اس امام کے۔"

جو نمازیں تمہارا امام ہو وہ باہر تمہارا کمی کیوں؟ یہ تو انبیاء کا وارث ہے۔ اور پھر کیا یہ خدا تعالیٰ کی نورانی جماعت قابلِ احترام نہیں ہے کہ ان گندے۔ مندے اور ناپاک لوگوں کے مرنے کے بعد انہیں غسل دے کر پاک و صاف کر کے اور نیا سفید لباس کفن کی صورت میں پہنا کر اور پھر نماز جنازہ میں یہ دعا کر کے —— اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا ——

Marfat.com

کہ اے اللہ ہمارے اس مرنے والے کو بخش دے ——— یہ اس قوم پر علماء کرام کا احسان نہ ہے تو اور کیا ہے ——— مگر یہ سب جاننے کے باوجود بھی یہ لوگ برملا کہتے ہیں کہ یہ مولوی لوگ تو ملک کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ اور وطن کے گلشن کے کانٹے ہیں ———

کیا پچھلے دنوں امریکہ میں پیدا ہونے والی ——— برطانیہ میں پڑھنے والی اور انگریزی تہذیب و تمدن کے جال میں پھنس جانے والی اور بے پردہ اور بے حجاب اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وزیر اعظم ———

بے نظیر نے نہیں کہہ دیا تھا کہ "مولوی سب جھوٹے ہوتے ہیں"۔

سید افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ چلو یار و ہم کانٹے ہی سہی لیکن یاد رکھو۔ کہ جو سچ پوچھو تو کانٹے ہی پھولوں کی حفاظت کرتے ہیں ——— بھلا گلاب کے خوبصورت پھول کے اردگرد کانٹوں کی باڑ کیوں؟ ———

اسلئے کہ پھول توڑنے والے گلچیں یا مالی کے دامن کو پکڑ لیں اور الجھ پڑیں۔ ملک کے چمنستان کے پھولو یہ علمائے کرام کانٹے ہی سہی ——— لیکن یہ بھی یاد رہے ———

کہ — تم نے خود ہی چھانٹے ہیں پھول ہیں یا کہ کانٹے ہیں
ہار نہیں تو باڑھ بنالو کانٹے بھی بیکار نہیں

مطلب یہ کہ اگر کسی کے ظالم ہاتھوں نے اس گلشنِ پاکستان کے پھولوں کو توڑنے کی کوشش کی تو یہی علمائے کرام جنہیں تم کم علمی اور جہالت کے سبب کانٹے کہتے ہو یہ کانٹے اس ظالم انسان کے دامن سے اُلجھ پڑیں گے ——— اس کے دامن کو پھاڑ دیں گے اور اس کے ہاتھوں میں چبھ کر انہیں زخمی کر دیں گے اور اپنے پاکستان

Marfat.com

کے گلشن کے پھولوں کی حفاظت کریں گے اور کسی دشمن کو اس کا پھول توڑنے نہیں دیں گے۔
مگر افسوس کہ ایسے متعصب لوگ علمائے کرام کو نہیں مانتے — عوام تو عوام رہے۔
پاکستان کے ججوں اور مجسٹریٹوں نے بھی کہہ دیا تھا کہ ہم مولویوں کے ساتھ بیٹھ کر کام نہیں کریں گے —

لیکن سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ یہ عجیب حُسنِ اتفاق ہے کہ ۱۸۵۷ء میں انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دینے والا بھی ایک مولوی تھا — یعنی مولانا فضل حق خیر آبادی — ۱۹۳۱ء میں لندن جاکر انگریزوں سے ہندوستان کی آزادی کا پروانہ مانگنے والا بھی ایک مولوی تھا — یعنی مولانا محمد علی جوہر اور پھر ۱۹۴۰ء کو قرار دادِ پاکستان پیش کرنے والا بھی ایک مولوی تھا یعنی مولانا فضل حق بنگالی اور پھر آل انڈیا سُنی کانفرنس بنارس میں ہندوستان کے پانچ ہزار علمائے کرام نے پاکستان حاصل کرنے کی خاطر اپنا تن - من اور دھن لٹانے کا عہد کیا تھا اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ کلکتہ کے مسلم ہال میں مولانا تمیز الدین۔ مولانا فرید احمد — ناظم الدین سہروردی اور بہادر یار جنگ کی موجودگی میں پنڈت جواہر لعل نہرو - پٹیل - راجندر پرشاد دوسرے مہا بھائی اور کانگرسی لیڈروں کو جواب دیتے ہوئے صاحبزادہ سید افتخار الحسن نے پاکستان کے حق میں پہلی تقریر کی تھی —

اور ان مسلمہ حقائق کے باوجود بھی یہ گندے لوگ اگر پھر بھی علمائے کرام کے دشمن ہیں تو پھر میں ان سے کہوں گا کہ مولویوں کے بنائے ہوئے اس پاکستان سے نکل جاؤ —

قرآنِ پاک میں ہے :

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ —

Marfat.com

محبوبؐ —— فرما دو کہ علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے کبھی برابر ہو سکتے ہیں۔
یعنی نہیں! —— عالم و جاہل کیسے برابر ہو سکتے ہیں ——
اور پھر علمائے حق پرست —— حق گو —— حق بین اور حق شناس علمائے دین کی اس سے زیادہ اور شان و عظمت کیا ہو سکتی ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر ایک عالم دین کسی بستی کے قبرستان سے گزر جائے تو اللہ تعالیٰ چالیس۴۰ دن تک کا عذاب اس قبرستان سے اٹھا لیتا ہے۔ ——
جیسا کہ نزہت المجالس جلد ۲ صـ۸۱ــ میں علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ تفتازانی کی کتاب شرح العقائد کے حوالہ سے لکھا ہے کہ
نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——
اِذَا مَرَّ الْعَالِمُ اَوِ الْمُتَعَلِّمُ عَلٰی قَرْیَۃٍ رَفَعَ اللّٰہُ الْعَذَابَ عَنْ مَقْبَرَتِہَا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا! ——
حضراتِ محترم —— معاف رکھنا۔ بات سے بات نکلتی گئی اور حضرت یونس علیہ السلام کی بت پرست اور عیاش قوم، خدا تعالیٰ کے رسوائی اور ذلت کے عذاب سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور اسے توبہ واستغفار سے ٹلانے کا وسیلہ تلاش کرتے ہوئے اپنے ہی عُلمائے کرام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔
ان کی چوکھٹ کو بوسہ دیا اور ادب واحترام سے ان کے ہاتھ پاؤں کو چوم کر ان سے وظیفہ طلب کیا —— راستہ پوچھا اور راہنمائی حاصل کی ——
بہر حال علمائے کرام کے وسیلۂ جلیلہ سے حضرت یونس علیہ السلام کی نافرمان قوم سے عذاب الٰہی ٹل گیا ——
اس عجیب و غریب کرشمہ سازی کے بعد جب حضرت یونس علیہ السلام اپنی

قوم میں واپس آگئے، تو

وحی آمد بوے فلاں مردِ فخّارے را بگو

حضرت یونس علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ بستی کے فلاں مٹی کے برتن بنانے والے کمہار سے کہو کہ اس سال کے دوران بنائے گئے تمام برتنوں کو توڑ کر تباہ کر دے ____

ہمہ بشکند و بتلف آرد ____

حضرت یونس علیہ السلام یہ سنکر نہایت غمگین ہوئے اور بارگاہ خداوندی میں اس کمہار پر اپنی رحمت کے لئے سفارش کی اور کہا ____ !

بارِ خدایا رحمت می آید براں مردِ کہ

یک سالہ عمل دے تباہ خواہی کرد ____

کہ ___ اے خدا اس کمہار پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے کہ وہ اپنی سال بھر کی کمائی برباد نہ کر دے ! ____

اللہ تعالےٰ گفتند ___ اے یونسؑ ! تجھے اس کمہار پر تو رحم آگیا۔

لیکن ___ از بندگان من بخشائیشے ننمودی ____

میرے بندوں کے لئے تو نے کوئی بخشش اور معافی کی کوئی درخواست نہ کی۔

(تفسیر روح البیان جلد ۲ ۔ صـ۳۱۹)

قارئین کرام ! ___ مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا انہیں سات سمندروں کی سیر کرائی اور ان کے بدن مبارک کو محفوظ رکھا۔ بس ان اچھی نسبتوں کے باعث وہ مچھلی بھی جنت میں جائیگی۔ جناب امام غزالیؒ اور علامہ صفوریؒ نے سچ فرمایا ہے کہ "نسبت اچھی ہو تو جنت کا ملنا مشکل نہیں" ____

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

دنبہ اسمٰعیل علیہ السلام

جناب امام غزالی رحمۃ اللہ اور جناب علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور ان کی تحقیق کے مطابق جس طرح اصحاب الفیل کا ہاتھی —— اصحاب کہف کا کتا اور حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی اچھی نسبت کے سبب جنت میں جائے گی۔ اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دنبہ بھی اچھی نسبت کے باعث جنت میں جائیگا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اس دنبہ کی اچھی نسبت کی تفصیل سے پہلے یہ جان لینا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انبیائے کرام علیہم السلام صالحین کے اعلیٰ مرتبہ پہ فائز ہیں ——

اور صالحیت کے عظیم مقام سے بھی سرفراز ہیں! ——

مثلاً —— پارہ ۷ — سورۃ الانعام — آیات ۸۵-۸۶

اسحٰق — یعقوب — داؤد — ایوب — عیسٰی — الیاس علیہم السلام "کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ" ——

کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی مقدس جماعت صالحین میں شامل ہے اور یا

Marfat.com

پارہ — ۱۷ — سورۃ الانبیاء — آیات ۷۰ تا ۷۵

وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ۔ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا۔ جَعَلْنَا صَالِحِينَ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ —— اور — یا

پارہ — ۲۰ — سورۃ العنکبوت — آیت — ۲۷

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ

اور —— یا

پارہ — ۱۳ — سورہ یوسف —— آیت — ۱۰۱

کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی صالحین کی جماعت میں شامل ہونے کی دعا کی تھی ——

أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

کہ اے اللہ تو ہی اس دنیا اور اس آخرۃ میں میرا مددگار ہے — اور مجھے ایک مسلمان ہونے کی حیثیت میں موت دے اور مجھے اپنے صالحین بندوں کی مقدس جماعت میں شامل کرلے ——

اور —— یا پھر ——

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی صالحین کے پاکیزہ گروہ میں داخل ہونے کی دعا کی تھی ——

پارہ — ۱۹ — سورۃ الشعرا —— آیت — ۸۳

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ——

Marfat.com

پارہ ۔۱۷۔ سورۃ الانبیاء۔ آیت ۔۸۴۔ ۸۵

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ہ

اور یا پھر ___

پارہ ۔ ۷ ۔سورۃ الانعام ___ آیت ۔۸۶ ۔

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ۔

اور پھر اسے حسنِ اتفاق سمجھیئے یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کشف اور اعجازِ نبوّت کہ اپنے لئے دعا کرتے ہیں تو رَبِّ هَبْ لِىْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِىْ بِالصّٰلِحِيْنَ کہتے کہ یا اللہ مجھے حکم عطا فرما اور مجھے اپنے صالحین کے گروہ میں داخل کر لے اور جب اپنے فرزندِ ارجمند کے لئے بارگاہِ خداوندی میں درخواست کرتے ہیں تو ___

رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔

کہ ۔ اے ربّ کریم مجھے ایک صالح ___ نیک ___ فرمانبردار اور والدین کا خدمت گزار اور اطاعت گزار لڑکا عطا فرما دے۔

اور پھر اس دعا کے نتیجہ اور درخواست کے قبول ہو جانے کی صورت میں ___ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ۔

کہ ہم نے انہیں ایک حَلِیْمُ الطَّبع ___ متحمل مزاج اور بُردبار لڑکے کی خوشخبری سنا دی ___

جس کی تفصیل کچھ یوں ہے :۔

کہ ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمرِ شریف ایک سَو ۱۰۰ کی ہو گئی اور حضرت

Marfat.com

مائی حاجرہ رضی اللہ عنہا کی عمر شریف ایک سو سال کی ہو چکی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے خلیل ہونے ـــــ نسلِ انسانی کے امام ہونے اور حج مبارک کے موذن ہونے اور آذر کے عظیم بت خانہ کو توڑ کر توحید باری تعالیٰ آذان دینے کے باوجود ابھی تک اولادِ نرینہ لیعنی لڑکے کی رونق سے دامن خالی ہے اور ابھی تک یہ گلشنِ خلیلؑ ایک سدا مہکنے والے پھول سے محروم ہے ۔

آخر ایک دن بارگاہِ خداوندی میں درخواست پیش کر ہی دی ـــــ

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔

جواب آیا ـــــ پیارے خلیل ـــــ سو سال کے بعد یاد آیا ـــــ

عرض کی مولا تیری رحمت کے خزانہ کی طرف دیکھتا رہا ہوں اور تیری ـــــ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کی لازوال اور حقیقی قدرت کا انتظار کرتا رہا ہوں ! ـــــــــــــــ

اور جب میں نے دیکھا کہ تیری طرف سے دیر ہے اندھیر نہیں ہے اور کسی مصلحت کی بنا پر مجھے اولادِ نرینہ سے محروم رکھا جا رہا ہے تو دستِ سوال دراز کر ہی دیا اور تیرے دربار میں دامن پھیلا ہی دیا ـــــــــــــــ

اور ـــ یا اللہ ـــ میں اس قابل نہیں کہ بچہ پیدا کر سکوں اور نہ ہی بیوی اس قابل ہے کہ کسی فرزند کو جنم دے سکے ۔ مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ مجھے جوان کر کے لڑکا عطا کرے گا یا اس عمر لیعنی بڑھاپے میں ـــــــــــــــ

اور اگر جوان کر کے لڑکا عطا کرے تو تیری قدرت کا اظہار ہو گا اور میرے اعجازِ نبوت میں شمار ہو گا ـــــــــــــــ

حضراتِ محترم ـــــ یہ کبھی نہیں کہ نبی کوئی دعا کرے اور خدا تعالیٰ

قبول نہ کرے ـــــــ

غور کرو ـــــــ کہ تعمیرِ کعبہ کے بعد جب اللہ تعالےٰ نے کوئی انعام دینا چاہا تو پوچھا ـــــــ

خلیلؑ ـــــــ کیا چاہتے ہو؟

عرض کی ـــــــ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا

کہ مکان میں نے بنایا ہے ـ اب اس مکان کو زینت بخشنے والا رسول تو بھیج دے ـــــــ کیونکہ! ع

میرے دِل میں جو تو ہے اِس لیئے دِل عرشِ اعظم ہے
مکانوں کی جو رونق ہے وہ ہوتی ہے مکینوں سے

اور پھر جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ پاک ہوئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپؐ سے تعارف چاہا تو آپؐ نے فرمایا ـــ

أَنَا دَعْوَةُ إِبْرَاهِيْمَ ـــــــ کہ

مَیں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دُعا کا نتیجہ ہوں یعنی جِس رسُول کے لیئے اللہ تعالےٰ سے خلیلؑ نے دعا کی تھی وہ رسُول مَیں ہی ہوں ـــــــ

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ جِس نبی ـــ خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا میں اِتنا اثر ہو کہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، عدم کے پردے سے نکل کر ہست کے نور میں جلوہ گر ہو جائیں اور جب وہی خلیل اللہ علیہ السلام اپنے بیٹے کے لیئے دعا کریں تو خدا تعالےٰ ان کی دُعا کو کیسے ردّ کر سکتا تھا ـــ

اِدھر دعا ہوئی اور اُدھر ایک حلیم بیٹے کی خوشخبری سے باغِ خلیلؑ میں

Marfat.com

تازہ بہار آگئی ـــــ فَبَشَّرْنٰہُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ! ـــــ

کہ۔ ہم نے ایک حلیم بیٹے کی خوشخبری دے دی ! ـــــ

اور پھر اللہ کریم کی طرف سے دونوں باپ اور بیٹے کو انعامات اور فضائل عطاء ہوئے ۔ وہ ایک مسلمان کے دِل و دماغ اور مسلک وعقائد کا ایک روشن مینار ہے کہ جس کو دیکھکر بھٹکا ہوا ۔ انسان بھی سیدھا راستہ پا سکتا ہے ۔

مثلاً ـــــ باپ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بیٹا یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے محاسن وکمالات اور دونوں کی ایک نسبت دیکھیئے ـــــ

کہ ـــ باپ بھی حلیم اور بیٹا بھی حلیم اور باپ بھی صالحین میں شمار اور بیٹا بھی صالحین میں داخل ـــــ

مثلاً ـــ پارہ ۱۲ ـــ سورۃ آیت باپ کے لئے

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ـــــ

اور بیٹے کے لئے فَبَشَّرْنٰہُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ـــــ

اور باپ یعنی حضرت ابراہیم کے لئے ـــــ

وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۔ اور بیٹے یعنی اسماعیلؑ کے لئے

اِنَّهُمْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ـــــ

تفسیر کبیر ـــ جلد ۴ صا؎ کہ جب تمام انبیا علیہم السلام صالحین ہیں اور قرآن پاک نے انکے صالحین ہونے پر مہر ثبت کر دی ہے ۔ تو پھر یہ ماننا پڑے گا ـــــ کہ

وَذٰلِكَ یَدُلُّ اَنَّ الصَّلَاحَ اَشْرَفُ مِنْ صِفَاتِ الْعِبَادِ ۔

کہ انسانی صفات میں سے سب سے افضل صفت صالح ہونا ہے ۔

Marfat.com

حضرت شیخ سعدیؒ بھی فرماتے ہیں کہ ـــــ ع

صالح ترا صالح کند ـــــ طالع ترا طالع کند

حضراتِ گرامی قدر ـــــ یہ بھی یاد رہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جناب بی بی ھاجرہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ پاک سے پیدا ہوئے جو اس زمانہ کے ایک مشہور بادشاہ جس کا نام ماذوق بن صادون تھا اور وہ قبطی تھا۔ لیکن اپنے ظلم وستم اور جبر وتشدد کی وجہ سے وہ جبّار کے لقب سے دُور دُور تک مشہور تھا ـــــ تفصیل یہ ہے۔

مشکوات شریف صہ ۵۰۶ متفق علیہ کے حوالوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ محترمہ حضرت سارہؓ کو ساتھ لے کر شام کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں اس جبار نامی بادشاہ کے علاقے سے گزر رہے تھے کہ پولیس کی سرحدی چوکی والوں نے اپنے ظالم وجابر بادشاہ جبار کو اطلاع دی کہ ایک اجنبی آدمی آیا ہے ـــــ وَمَعَہٗ اِمْرَاۃٌ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ـ

اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے جو نسلِ انسانی میں سے سب سے زیادہ خوبصورت ہے! ـــــ

اور وہ ظالم اتنا گمراہ، عیاش اور بدمعاش ہو چکا تھا کہ اپنے علاقے سے گزرنے والے مردوں کی بیویوں کو پکڑ کر ان سے زیادتی کرتا تھا۔ ہاں البتہ ایک بات تھی اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو بہن کہہ دیتا تو اُسے وہ کچھ نہ کہتا اور انہیں وہ چھوڑ دیتا تھا ـــــ اور شاید یہ اسلئے کہ وہ مجوسی یعنی آتش پرست تھا اور اس کے مذہب میں بہن کی عزت وتکریم اتنی تھی کہ مرد کی بہن کو اپنی شہوانی ہوس کا نشانہ نہ بنایا کرتا تھا ـــــ

اور پھر جب اس جبار بادشاہ نے حضرت سارہ رضؓ کے حسن و جمال کی تعریف سُنی تو اس نے اپنے آدمی بھیج کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت سارہؓ کے متعلق پوچھا کہ یہ عورت تمہاری کیا لگتی ہے؟ ——

قَالَ اُخْتِیْ —— فرمایا یہ میری بہن ہے! ——

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ رضؓ سے کہا —— کہ اگر اس ظالم جبار کو پتہ چل گیا کہ تو میری بیوی ہے تو تجھ پر یہ غالب آجائے گا۔ اس لئے —— فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِیْهِ اِنَّكِ اُخْتِیْ - اُخْتِیْ فِی الْاِسْلَامِ —— اگر تجھ سے یہ ظالم لوگ پوچھیں تو انہیں کہہ دینا کہ ہاں میں ان کی بہن ہوں ——

لَیْسَ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ غَیْرِیْ وَغَیْرِكِ -

کیونکہ اس وقت زمین پر میرے اور تیرے سوا اور کوئی مومن نہیں ہے!

اشکال :—— حاشیہ ۵ یَکُوْنُ لُوْطًا یُشَارِكُ فِی الْاِیْمَانِ

کہ —— اس وقت حضرت لوط علیہ السلام بھی مومن تھے ——

جواب :—— بِاَنَّ مُرَادُهَا الْاَرْضُ الَّتِیْ وَقَعَ فِیْهَا ——

کہ اس سے مُراد وہ زمین کا ٹکڑا ہے جس پر یہ وقوعہ ہو رہا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت سارہ رضؓ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چچازاد تھیں جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے —— صفحہ ۵۰۶ وَهِیَ زَوْجَتُهٗ بِنْتُ عَمِّهٖ -

آخر کار حضرت بی بی سارہ رضؓ کو اس ظالم و جابر بادشاہ کے ہاں پیش کیا گیا۔

قَامَ اِبْرَاهِیْمُ یُصَلِّیْ -

تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔

Marfat.com

یہ دعا کرنے کے لئے کہ یا اللہ سارہؓ تیرے پیغمبر اور تیرے خلیل کی بیوی ہے۔ اس کی عصمت و آبرو کو اس ظالم جبار سے محفوظ رکھ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے گلشنِ نبوّت پر خزاں چھا جائے اور بی بی سارہؓ کی عزت و ناموس کے سچے موتی پامال ہو جائیں ـــــــ

فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ـــــ اور پھر جب حضرت سارہؓ اس جبار بادشاہ کے پاس گئیں اور اس ظالم نے بُری نیت سے حضرت بی بی سارہ رضی اللہ عنہا کو پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ـــــ

نُغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهٖ۔

تو زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لیئے ـــــ

اس ظالم نے بہت کوشش کی کہ زمین اس کے پاؤں چھوڑ دے مگر کسی رسول کی بیوی کی طرف بُرے ارادہ سے جانے والا ایسے دردناک عذاب میں مبتلاء نہ ہوتا تو اور کیا ہوتا؟ ـــــ

فَقَالَ اُدْعِيَ اللّٰهَ وَلَا اَضُرُّكِ۔

ظالم نے کہا کہ اللہ سے دعا کر کہ زمین میرے پاؤں چھوڑ دے تو میں تجھے کوئی دُکھ نہیں دوں گا ـــــ

حضرت سارہؓ نے دعا فرمائی تو زمین نے اس کے پاؤں چھوڑ دیئے بدعقیدہ اور گستاخ لوگ کہتے ہیں کہ انبیاء کی دعا قبول نہیں ہوتی ـــــ مگر سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ نبی و رسول تو بہت بڑے مقام اور مرتبے والے ہوتے ہیں اور یہاں تو نبی کی بیوی کی دعا شرفِ قبولیت کا درجہ پالیتی ہے ـــــ ایسا تین بار ہوا ـ یعنی وہ جبار بری نیت سے حضرت سارہؓ

Marfat.com

کی طرف آتار ہا اور زمین اسکے پاؤں پکڑتی رہی —— پھر وہ دعا کرواتا رہا۔ اور زمین اسے چھوڑتی رہی ——

اور جب قدرت الٰہیہ نے جبّار بادشاہ کی فحاشی اور عیاشی کا مظاہرہ کرنے والی قوّت سلب کر لی اور اسے ایک برگزیدہ پیغمبر اور اپنے پیارے خلیلؑ کی مقدس اور عفت مآب بیوی کی عصمت و آبرو بچانے کے لئے اس ظالم کے تمام راستے بند کر دیئے۔ اس نے جب اپنے آپ کو ہر طرف سے لاچار پایا۔ تو بے بس ہو کر حضرت سارہؓ کے سامنے تائب ہو گیا اور اپنی ایک لڑکی —— فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَه ——

حضرت هاجره ان کی خدمت کے لئے پیش کر دی جن کے بطن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام پیدا ہوئے ——

اور پھر جب حضرت سارہؓ واپس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں —— وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي —— تو وہ نماز میں کھڑے تھے —— خَاوِمَا بِيَدِهٖ —— اور حضرت خلیل اللہ علیہ السلام نے نماز کی حالت میں ہی ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ ——

حضرت سارہؓ نے جواب دیا اور کہا، ——

رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ فِي الْحَرَامِ —— کہ اللہ تعالےٰ نے اس کافر کے دِل اور سینہ سے ہر قسم کی گندگی۔ عیاشی اور بد معاشی کے جراثیم نکال دیئے ہیں۔ اور میرے قریب تک نہ پہنچ سکا اور اس کے مکر و فریب کے تمام تار و پود بکھیر دیئے اور میرے سامنے وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر چکا ہے اور میں ہر طرح محفوظ و مامون آپ کے پاس آگئی ہوں۔ وَاَخْرَجَ هَاجَرَ

Marfat.com

اور میری خدمت کے لیئے اس نے مجھے یہ ھاجرہؓ بی بی عطا کی ہے !

قال ابوھریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ تلک امکم یا بنی اسماء

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ہے تمہاری ماں۔ اے آسمان کے پانی کی اولاد ــــــــ

مطلب یہ کہ جس طرح آسمان کا پانی پاک ہوتا ہے، اسی طرح تم بھی لے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد پاک و مطہر ہو ــــــــ

اشعت اللمعات جلد ۴ - بخاری شریف جلد اول ص ۳۵۹ ـ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں ؛ ــــــــ

ان رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم قال ھاجر ابراھیم بسارۃ ــ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہؓ کے ساتھ ہجرت کر کے ظالم بادشاہ جبّار کی سلطنت میں پہنچے تو اللہ تعالےٰ نے جب سارہ کو اس عیاش و بدمعاش اور ظالم جبّار کے ہاتھوں ان کی عصمت ــ طہارت اور پاکیزگی کے سچے موتیوں کی لڑی کو محفوظ رکھا تو ــــ

واخذ ولیدۃ ــــ تو اپنی بیٹی ھاجرہؓ، سارہؓ کی خدمت کے لیئے دے دی ــــــــ

فاخدمھا ھاجرۃ ــــــــ

قارئین کرام ! بخاری شریف کی اس حدیث پاک کے ان الفاظ سے حضرت شیخ القرآن والحدیث والتفسیر جناب علامہ محمد عبداللہ صاحب قصور والے حضرت ھاجرہؓ کو جبّار بادشاہ کی بیٹی ثابت کرتے ہیں ولیدۃ ! اور آج سے کوئی چھ سال پہلے مَیں نے مولینا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے

Marfat.com

متعلق پوچھا تھا تو آپ نے یہ حدیث مجھے لکھوادی تھی ــــ

حضرات گرامی ــــ یہ یاد رہے کہ چونکہ مولینا محمد عبداللہ صاحب دنیائے سُنیت کے ایک ممتاز عالم دین اور بلند پایۂ مناظر اسلام ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑی اسلامی درسگاہ کے مہتمم بھی ہیں اور انہوں نے ہی علامہ طاہر القادری کے اس ہنگامہ کا جواب دیا ہے کہ عورت کی دیت بھی مرد کے برابر ہے ــــ تو ان کا جواب یہ ہے کہ نہیں عورت کی دیّت مرد کی دیت سے آدھی ہے ــــ

اور پھر مولینا صاحب خوش اخلاق اور مہمان نواز ہونے اور ایک متبحر عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے ایک عظیم نعمت بھی ہیں ــــ اِن حالات کے پیشِ نظر اگر انہوں نے بخاری شریف کی اس حدیثِ مبارکہ اور ولیدہ کے لفظ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت ھاجرہؓ جبّار بادشاہ کی حقیقی بیٹی تھی، تو تسلیم کر لینا چاہیئے!

حضراتِ محترم! ــــ صاجزادہ سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ دیکھیئے اور قرآن پاک میں انبیاء کرام کی اولادِ ذریۃ کے لیۓ دعاؤں پر غور فرمائیں تو پتہ چلتا ہے کہ اولادِ ذریۃ یعنی فرزند ارجمند اللہ تعالےٰ کی ایک نعمت ہے کہ جس کے حصُول کی خاطر کبھی حضرت ذکریا علیہ السلام بارگاہِ خداوندی کے دروازہ پر یہ دستک دیتے نظر آتے ہیں ــــ

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ــــ

کہ۔ یارب اپنے رحمت کے خزانوں میں سے ایک نیک سیرت اور پاکِ فطرت اور فرمانبردار لڑکا عطا کر دے اور کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا دروازہ کھٹکھٹایا اور یہ دعا کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ــــ

Marfat.com

کہ ــ اے رب ! اپنے لطف و کرم کے گلشن میں سے ایک پھول صالح اور نیک اور اطاعت گزار بیٹے کی صورت میں میرے دامن میں ڈال دے !۔

دونوں کی دعائیں قبول ہوئیں اور حضرت ذکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری دی گئی اور ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے تحفہ کی بشارت سنائی گئی ــــــ

قرآن مجید کے ان مسلمہ حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کسی انسان کے پاس دولت کے خزانے ــ رنگین بنگلے ــــ شاہی ساز و سامان اور ہر قسم کی شان و شوکت موجود ہونے کے باوجود اگر اس کے رنگین بنگلے میں کسی لڑکے کی رونق نہیں ہے تو وہ رنگین بنگلہ ماں باپ کے لیئے ایک ظلمتکدہ بن جاتا ہے !۔

اور ــ اگر ماں کی جھولی اور باپ کا دامن بیٹے کے کھلونوں سے خالی ہے تو دونوں کی زندگی کے چمنستان میں کبھی بہار نہیں آسکتی ــــــ

احبابِ کرام ! یہی حال میرا تھا ــــ ہم دونوں کی اولادِ نرینہ کے بغیر اداس دن اور غم و الم کی تاریک راتیں بس یہی دعائیں کرتے ہوئے گزر جاتی تھیں ۔ مگر ہماری شام و سحر کی دعائیں شرفِ قبولیت نہ کر سکیں ــــ

گوجرہ شریف کا عرسِ مبارک شہنشاہِ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کا آگیا جو خطیبِ پاکستان جناب صوفی غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں منعقد ہوا کرتا ہے ۔ پیر و مرشد حضرت صاحبزادہ پیر سید علی حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علی پور سیداں شریف نے مجھے بلایا ــــــ اور پوچھا !ــ

گھر کا کیا حال ہے ؟ ــ

عرض کی حضور ــ سب ٹھیک اور سب اچھا ہے ـــــــ

مگر وارث شاہ مرحوم نے سچ کہا ہے کہ۔ ع

ساڈے بھاہ دے پیر فقیر مر گئے ہویاں رانجھیا اُلٹ خُدایاں وے

یہ مصرع زبان پر تھا اور آنکھوں میں آنسو ! ــــــ

حضورؐ کے مزاجِ اقدس میں انقلاب آیا اور بڑے ہی نرالے اور خوشگوار انداز میں کروٹ بدلتے ہوئے فرمایا ــــــــــــــ

افتخار الحسن اپنا دامن پھیلاو ــــ !

مَیں نے پھیلا دیا ـــــــــ آپ نے دُعا فرمادی ! اور پورے ایک سال کے بعد اگلے عُرس مُبارک پر اور **عین ختم شریف** کی روحانی محفلِ پاک میں تار آئی کہ صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے کی نعمتِ عظمیٰ سے نوازا ہے ـــــــــ

تار دینے والا صاحبزادہ سیّد فیض الحسن تھا !

اور مجھ تک پہنچانے والے مولینا محمد فاضل صاحب تھے ! ـــــــ مگر افسوس کہ وہ شہزادہ انوار الحسن شاہ مرحوم عین شباب اور بھر پور جوانی کے عالم میں بجلی کا جھٹکا لگنے سے اس جہانِ فانی سے موت کی آغوش میں جا لیٹا ــــ

پھر چھوٹے بھائی سیّد مختار احمد مرحوم کی وفات اور بزرگوار مردِ قلندر حضرت پیر سیّد محمود الحسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصالِ پاک کے صدمہ نے مجھے اتنا نڈھال کر دیا اور ساتھ ہی بیماری نے کمزور کر دیا کہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا جس کے باعث کسی واقعہ کو احاطۂ تحریر میں لانا اور کسی نئی کتاب کا سرِ ورق لکھنا بھی مشکل ہو گیا تھا ـــــــــ

دل و دماغ میں یہ شوق ضرور تھا کہ کسی نہ کسی طرح سے جو کچھ میرے پاس علمی

خزانہ ہے وہ کتابی شکل میں عوام تک پہنچ جائے تو حضرت سیّد پیر زاھد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاجزادگان اور مولانا حکیم عزیز احمد صاحب نے ڈھارس بندھائی — حوصلہ دیا۔ اور پورے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ تو پھر اپنے علمی موتیوں کے خزانہ میں سے کئی قیمتی اور سُچّے موتی کتابی شکل میں بکھیرنے کا ارادہ کرلیا اور پھر اس طرح "گستاخ رسُولؐ کی سزا" — اور — "اچھی نسبت باعثِ جنّت" دو کتابیں منظرِ عام پر آگئی ہیں —

حضرات گرامی —— سیرت اسماعیل علیہ السلام میں ایک ایسا وقت بھی آیا کہ ربِّ کریم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ھاجرہؓ اور اپنے معصوم بچہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر عرب کے صحرا سے گذر کر مکہ مکرّمہ کی دو پہاڑیوں کے قریب اور عرب کے بے آب و گیاہ خطہ میں آگئے! ——

اور ان دونوں کو ایک دو دن کا سامانِ خورد و نوش دے کر خود واپس چلے گئے ——

آفریں ہے ایسی فرمانبردار اور وفادار بیوی یعنی حضرت ھاجرہؓ پر کہ جو صرف یہ پوچھ کر خاموش ہوگئیں اور آگے آنے والے مصائب کے پہاڑوں کا عزم کرکے چپ ہوگئیں کہ اے اللہ کے خلیلؑ! ——

آپؑ جو کچھ کر رہے ہیں کیا یہ اللہ کا حکم ہے؟ ——

فرمایا —— ہاں! ——

حفیظ جالندھری مرحوم نے خوب کہا ہے کہ ؎

خدا کا قافلہ جو مشتمل تھا تین جانوں پر ٭ معزز جس نے ہونا تھا زمین و آسماں پر

خورد و نوش کا توشہ ختم ہوگیا اور پھر حضرتِ ھاجرہؓ کو فکر ہوئی۔ اور اپنے لختِ جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک پتّھر کے سائے میں لِٹا کر خود پانی کی تلاش میں اِدھر اُدھر دوڑنے لگیں ــــــــــ

مگر ان پہاڑیوں کی وادی اور چٹانوں کی بستی اور غیر ذی ذرعہ یعنی بے آب و گیاہ خطہ میں پانی کہاں ــــــــــ

عجب دردناک منظر تھا اور عجیب بے تابی کا سماں تھا کہ ایک طرف پانی کی تلاش اور دوسری طرف معصوم بچّہ کی پیاس! ــــــــــ

اور پھر مصمّم ارادہ کر کے پورے یقین اور پانی کی آس اور اُمید کے ساتھ حضرت ھاجرہؓ نے کوہِ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر پانی کی تلاش میں دوڑنا شروع کر دیا ــــــــــ

کبھی وہ مروہ سے صفا کی طرف اور کبھی صفا کی طرف مروہ کی جانب دوڑتی تھیں ــــــــ مگر جب بچے کا خیال آتا تو واپس لوٹ آتی تھیں۔

ایک گھڑی اس دوڑ دھوپ میں ایسی بھی آئی کہ بچّہ آنکھوں سے اوجھل ہوگیا تو ماں کا کلیجہ پھٹ گیا ــــــــ بیتابی سے یہ فاصلہ دوڑ کر طے کیا۔ بچّہ کو دیکھا تو آنکھوں میں ٹھنڈک آگئی اور دل کو سکون مِلا۔ پھر اُٹھیں۔ بچے کو سینے سے لگایا۔ بوسہ دیا اور اس کی تلیوں کو آنکھوں سے لگایا اور پھر دوڑنے لگیں ــــــــــ

کہ اس قیامت کی گھڑی میں بچّہ کے شدّتِ پیاس سے بلکنے کی آواز آواز آئی تو ماں نے سمجھا کہ موت کی آخری ہچکی ہے ــــــــ واپس لوٹ کر دیکھا تو جس پتّھر کے سایہ میں بچّہ کو لِٹایا گیا تھا وہ پتھر آگ کی طرح تپش ریز ہو رہا ہے۔

اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھّر کی اس تپش سے بچنے کیلئے کبھی ادھر کبھی اُدھر کروٹیں بدل رہے ہیں! ـــــ اور شدت پیاس سے تنگ آکر ایڑیاں رگڑ رہا ہے، بس پھر کیا تھا ـــــ ماں کی ممتا تڑپ اٹھی کہ جان وجگر کا ٹکڑا ایک قطرہ آب کو ترس رہا ہے جو کہ تڑپتا ہوا مر جائے گا ـــــــ

انتہائی حزن وملال کے عالم میں معصوم اسمٰعیلؑ کو اپنے مقدس ہاتھوں میں اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کو بلند آواز سے پکارا۔! **یا اللہ المدد**!

بس پھر کیا تھا ـــ ادھر بی بی ھاجرہ کے ہاتھ دعا کے لئے اُٹھے تو ادھر! ـــــ بقول حفیظ جالندھری مرحوم! ـــــ ع

قریب آئیں تو پر کھولے ہوئے جبرئیلؑ کو پایا
انگوٹھا چوستے سائے میں اسمٰعیلؑ کو پایا
ٹھٹھک کر رہ گئیں اک اور نظارا نظر آیا
قریب پائے اسماعیلؑ فوارہ نظر آیا!

سیّد افتخار الحسن یوں کہتا ہے ـــــــ کہ

یہاں آکر خدا کی شان کا جلوہ نظر آیا
جہاں پتھر ہی پتھر تھے وہاں چشمہ نظر آیا۔

آبِ زمزم ـــــ کا چشمہ جاری ہوگیا ـــــ

جناب ھاجرہ کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکلے!

"زمزم"

ٹھہر جا ـــــ لیکن چشمہ کا پانی اُبلنے لگا اور پھیلنے لگا۔ حضرت ہاجرہ نے اسے گِرداگِرد مٹی اور پتھروں کی باڑھ بنا کر اسے پھیلنے سے روکا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ــــ کہ اگر حضرت ھاجرہ رضؓ پانی کو نہ روکتیں تو آج ساری دنیا۔ آبِ زم زم ہی پیتی ! ــــ

قدرت خداوندی کی کرشمہ سازی ادھر یہ ہوئی کہ اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں کی ٹھوکر سے آبِ زمزم کا چشمہ جاری ہوگیا! ــــ

اور ادھر حضرت ھاجرہ کو بیٹے کے لیئے پانی کی تلاش میں کوہ صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے درمیان سات بار دوڑنے اور ادھر ادھر جانے کا یہ انعام ملا کہ خدا تعالیٰ کو ان کا دوڑنا بڑا ہی پسند آیا اسلیئے قرآن مجید میں یہ فیصلہ فرما دیا: ــــ

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ

کہ۔ صفاء و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں ــــ

اور قیامت تک کیلئے بی بی ھاجرہ کی بھاگ دوڑ ارکانِ حج مبارک میں شامل کردی اور جب تک حاجی ان صفا و مروہ کے درمیان اسی طرح جس طرح اماں ھاجرہ نے پانی کی تلاش میں سات چکر لگائے تھے نہ پورے کرے اس کا حج قبول نہیں ہوتا۔ چاہے کوئی عام مسلمان ہو یا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ــــ

طوافِ کعبہ کے بھی سات چکر اور صفا و مروہ کے درمیان بھی سات پھیرے لازمی ہیں ــــ

قارئینِ کرام ! ــــ یہ یاد رہے کہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان فاصلہ ایک طرف کا ۷۵۰ ذراع ہے ــــ

تاریخ الحرمین الشریفین حصہ اوّل ص ۲۲۶/۲۲۷ الحاج عباس کرارہ ــــ

عن جابر رضی اللہ عنہ ـ قال ـ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ـ مَاءُ زَمْزَمِ لِمَا شُرِبَ لَہٗ" ـ

کہ ـــ زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے ! ـــــــ

یعنی ـــ اِنْ شَرِبْتَ یَسْتَشْفِی شَفَاکَ اللّٰہُ ـــــ

کہ اگر تو اُسے شفاء کی غرض سے پیئے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے شفاء دیگا ـ

وَاِنْ شَرِبْتَہٗ یُشْبِعُکَ اللّٰہُ ـــــــ

اور تو بھوک دُور کرنے کے لیئے پیئے گا تو اللہ تیری بھوک دور کر دیگا اور اگر پناہ کے لیے پیئے گا تو اللہ تجھے پناہ دے گا ـــ

دار قطنی کے حوالہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ ! ـــ

اِذَا شَرِبَ مَاءُ زَمْزَم ـــــــ

کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آب زمزم پیتے تو یہ دعاء کیا کرتے تھے ـ ـــ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ ـــ

کہ اے اللہ ـ میں تجھ سے نفع دینے والا علم کا سوال کرتا ہوں اور اور وسیع رزق کا سوال کرتا ہوں اور ہر قسم کی بیماری کی شفاء کے لیے سوال کرتا ہوں ! ـ ـــــــ

صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ آب زمزم میں اتنے کمالات ہیں اور اتنی صفات اور بیماریوں کے لیے شفا ہی شفا ہے ـ پناہ تلاش کرنے والوں کے لئے پناہ گاہ اور ہر مقصد کو پورا کرنے کا نسخہ ہے ـ ! ـــــــ

Marfat.com

یہ سب کچھ معصوم حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پاؤں مبارک کی برکت کی بدولت حاصل ہوئے اور ان کے پاؤں کی ایک ٹھوکر کے صدقہ میں اتنی صفات پیدا ہوگئیں۔

اور پھر ابن ماجہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ آیَتَہٖ مَابَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُنَافِقِیْنَ لَایَتَمَیَّلُوْنَ مَاءُ زَمْزَمَ۔

کہ۔ ہمارے اور منافقین کے درمیان فرق کرنے والی ایک نشانی آب زمزم بھی ہے کیونکہ منافقین آب زمزم کم پیتے ہیں۔ جیسے آج کے شہزادگانِ عرب آب زمزم کی بجائے فرانس کا پانی پیتے ہیں!

اور پھر آب زمزم کی اس سے بڑھکر اور کیا فضیلت ہو گی کہ دوسرے پانی اور شربت تو بیٹھ کر پینے کا حکم ہے مگر آب زمزم کیلئے حکم یہ ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے اور کھڑے ہو کر پیا جائے اور حاجی کے لئے حکم ہے کہ وہ آب زمزم کثرت سے اور پیٹ بھر کر پیا جائے۔

وَاِنْ یَقْصِدْ بِشُرْبِہٖ الشِّفَاءُ مِنْ اَمْرَاضِ الْجَسَدِ وَالْقَلْبِ۔

اور اس قصد اور اس غرض سے پیا جائے تاکہ جسم اور دل کی بیماریوں کو شفاء حاصل ہو ——

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

وفدیۃ بذبح عظیم!

اور ہم نے ایک بہت بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دیکر اسے یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا! ـــــــــ

قارئین کرام! آپ اِس اچھی نسبت کو دیکھئے جس کے باعث حضرت اسماعیل علیہ والسلام کا دُنبہ جنت میں جائے گا ـــــ

ایک حلیم لڑکے کی اللہ کی طرف سے خوشخبری پانے کے بعد ـــ جب وہ حلیم فرزند یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام کچھ جوان ہوئے تو اللہ کے خلیل عؑ کو اچانک رات کو سوتے میں ایک خواب آئی کہ ـــــــــ

اے اللہ کے خلیلؑ اٹھو اور اپنے بیٹے کو میری راہ میں اور میری رضا حاصل کرنے کے لیئے قربانی کرد ـــــ تین راتیں یہی خواب آتی رہی کہ کوئی اچھی اور پیاری شے قربان کرو ـــــــ

حضرت ابراہیم علیہ السلام خواب سے بیدار ہوتے تو بھیڑ، بکریاں اور اونٹ قربان کرتے لیکن تیسری رات اور تیسرے حکم میں صاف کہدیا گیا کہ میں ربِّ دو جہان ہوں بھیڑ بکریاں ـ گائیں اور اونٹ لے کر راضی نہیں ہونگا ـ میری رضا تو اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی اور اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے میں ہے!

انبیاء کا خواب حق اور وحی ہوتا ہے

حضرات محترم ــــ غور فرمائیے کہ قربان کر دینے کا حکم براہِ راست بیداری میں نہیں دیا گیا بلکہ خواب کے ذریعہ۔

اس کی دو وجوہات ہیں :ــــــــ

پہلی ــــــ یہ کہ دنیا کو پتہ چل جائے ــــــ کہ رویاء الانبیاء حق ــــ کہ انبیاء علیہم السلام کی خواب حق اور وحی ہوتی ہے!۔

دوسری ــــــ یہ کہ اپنے لختِ جگر کو جس کو آخری عمر کے حصے میں خدا تعالیٰ سے التجائیں کر کے حاصل کیا گیا اور جب وہ بڑھاپے کا سہارا بننے کے لائق ہوتا اسکو خود اپنے ہاتھ سے قربان اور ذبح کرنا ایک باپ کے لیئے کوئی معمولی کام نہیں ہے بلکہ یہ منزل بڑی ہی دشوار ہوتی ہے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا خلیل کسی وسوسہ کے جال میں پھنس جائے ــــــــ

اور پھر خواب میں بھی بذریعہ جبریل علیہ السلام حکم نہیں فرمایا گیا بلکہ خود ذاتِ خداوندی نے ارشاد فرمایا تاکہ اگر جبریل علیہ السلام سے کہا گیا کہ تم خلیل اللہ علیہ السلام کو میرا پیغام دے دو کہ وہ اپنے لختِ جگر اسماعیل کو ذبح کر دو راہ خدا میں رضائے الٰہی کے لیئے تو ہو سکتا ہے کہ جبریل امین یہ کہکر خاموش ہو جائے کہ یا اللہ جس حلیم بیٹے کی بشارت تو نے مجھ سے اپنے خلیلؑ کو دلائی تھی اور اب اسی بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم میں کیسے دوں !ـــــ

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خواب سے بیدار ہوئے تو چہرہ پر کوئی حزن و ملال اور نہ ہی دل و دماغ میں کوئی وسوسہ تھا ــــــ نہ بدن میں کوئی اداسی اور آنکھوں میں کوئی بیکسی کی کوئی جھلک تھی ۔ بلکہ خوشی و مسرت

Marfat.com

میں جھوم رہے تھے کہ اگر میرا پروردگار میرے فرزند کی قربانی سے راضی ہو جائے تو میرے لیئے اس سے بڑھکر اور کیا خوشی کی بات ہو سکتی ہے ——

اپنی وفا شعار بیوی سے فرمایا کہ آج ہمارے بیٹے کو اچھی طرح بناؤ، سنوارو، غسل دو اور نئے کپڑے پہناؤ کیونکہ آج ہم اپنے پیارے اسمٰعیلؑ ایک اچھی جگہ گھمانے لے کر جائیں گے ——

وفا شعار و جانثار بیوی نے حکم کیمطابق بچہ کو غسل کرا کے خوب بناؤ سنگھار کر کے تیار کر دیا —— اس کے بعد خلیل اللہ علیہ السلام نے ایک رسّی اور ایک تیز چھری لی اور کوہ بوقبیس کے منا کے مقام پر ٹھہر گئے ——

حضرت اسماعیل صاف ستھرا لباس پہنے قریب ہی پہاڑ پر اپنی بکریاں چرا رہے تھے —— کہ

ع — پہاڑی پر سے دی آواز اسمٰعیلؑ ادھر آؤ
ادھر آؤ خدائے پاک کا ارشاد سُن جاؤ
پدر کی یہ صدا سُنکر پسر دوڑا ہوا آیا
رُکا ہرگز نہ اسمٰعیلؑ گو شیطان نے بہکایا

بیٹا حاضرِ خدمت پدر ہوا —— اور عرض کی:۔
ابّا جان حکم! ——

فرمایا! بیٹا میں نے آج رات ایک ایسا سُہانا خواب دیکھا ہے اور یہ خواب میری زندگی کی کتاب کا ایک سنہری باب ہے!

عرض کی ابّا حضور کُھل کر بیان کریں ——

فرمایا: —— ع

یہ دیکھا ہے کہ مَیں خود آج تجھ کو ذبحہ کرتا ہوں
خدا کے نام سے تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں

بس پھر کیا تھا فرزندِ ارجمند نے نہ سوچا، نہ سمجھا، نہ تأمل، نہ گھبراہٹ اور نہ کوئی پریشانی —— فوراً - ع

سعادت مند بیٹا جھک گیا فرمانِ باری پر
زمین و آسمان حیران تھے اس اطاعت گزاری پر

اور ہوتے بھی کیوں نہ جبکہ وہ کوئی پاکستانی کا نافرمان بیٹا نہیں تھا۔ ماں باپ کا بے ادب اور گستاخ لڑکا نہیں تھا بلکہ حضرت خلیل اللہ کا اطاعت گزار۔ فرمانبردار اور حلیم لختِ جگر تھا ——

بڑے ہی تحمل مزاجی سے جواب دیا ——

اباجان پھر دیر کیسی جو کچھ حکم مِلا ہے کر گزریئے! ——

سَتَجِدُنِیْ اِنْشَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰابِرِیْنَ —

انشاء اللہ آپ ہر حالت میں مجھے صابر پائیں گے —— حلیم ہونے کے ساتھ اگر مجھے صابر ہونے کا رتبہ بھی مل جائے تو مجھے اور کیا چاہیئے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیئے اور رضائے الٰہی کے پیشِ نظر تو میرے لئے اور خوش قسمتی کیا ہوگی؟ ——

دونوں باپ اور بیٹا راضی ہو گئے باپ ذبح کرنے کیلئے اور بیٹا ذبح ہونے کے لئے ——

فَلَمَّآ اَسْلَمَا —— جب دونوں نے تسلیم و رضا کی وادی میں قدم رکھ دیا —— تو

سورة - الصافات - تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۲۱۳

اِنَّہٗ رَمَی الشَّیْطَانَ حِیْنَ تَعَرَّضَ لَہٗ بِالْوَسْوَسَۃِ عِنْدَ ذِبْحِ وَلَدِہٖ ۔

کہ — شیطان اس نیکی کے راستہ میں دیوار بن کر کھڑا ہو گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگا ! ——

اللہ کے خلیل ہوش کرو —— اپنی ضعیفی کا عصا اپنے ہاتھ سے توڑنے لگے ہو — اور اپنے بڑھاپے کا سہارا خود برباد کرنے لگے ہو ۔

کیا کسی باپ نے ایسا کیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنے ہی معصوم لختِ جگر کے گلے پر چھری چلائے ! ——

خلیل اللہ علیہ السلام نے جواب دیا — مجھے اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا ہے ! ——

شیطان —— کس طریقہ اور کس انداز میں سوتے میں — یا — جاگتے میں —— نیند میں یا بیداری — ؟

جواب دیا —— اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ — خواب میں !

شیطان —— یہ تو شیطانی وسوسہ ہو گا ! ——

فرمایا —— نہیں — رُؤْیَاءُ الْاَنْبِیَاءِ حَقٌّ وَّحْیٌ —— کہ انبیاء علیہم السلام کی خواب بھی حقیقت پر مبنی ہوتی ہے اور وحی الٰہی ہوتی ہے ۔

پھر خلیل اللہ علیہ السلام نے پورے جلال سے پوچھا تو کون ہے جو میرا راستہ روک رہا ہے اور مجھے خدا کے حکم کی تعمیل میں دیوار کھڑی کر رہا ہے ——

شیطان نے کہا —— اَنَا اِبْلِیْسُ —

Marfat.com

تو سات کنکر مارے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور فرمایا ! ——

دفع ہو جا یہاں سے ——

حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے سات کنکر ابلیس لعین کو مارے ہوئے

قیامت تک کے لئے سُنّت ابراہیمی بنا دیئے گئے ! ——

یہاں سے ناامید ہو کر اور اپنی شیطانی دیوار کو منہدم ہوتا دیکھکر ——

وہ حضرت ھاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ورغلانے —— وسوسہ میں

ڈالنے —— اور نیکی و ثواب کے اس راستہ سے ہٹانے کے لئے آگیا -

نزہت المجالس جلد ا صفحہ ۱۶۹ —— فَلَمَّا خَرَجَ بِهِ جَاءَهَا

الشَّيْطَانُ —— وَقَالَ يَا هَاجَرَةُ إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ يُرِيْدُ ذِبْحَ إِسْمٰعِيْلَ -

اے ھاجرہ ! - جانتی ہو آج ابراہیم علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام

کو بنا سنوار کر کہاں لئے جا رہا ہے ! ——

فرمایا —— نہیں -

شیطان —— اسماعیلؑ کو ذبحہ کرنے کے ارادہ سے -

ھاجرہؓ —— وہ کیوں ؟ ——

شیطان —— زَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَهٗ !

اس کا واہم و خیال ہے کہ اُسے اللہ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے !

ھاجرہؑ —— قَالَتْ سَلَّمْنَا اَمْرَ اللّٰهِ ——

کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکم پر پورا پورا یقین ہے —— اور اس

کے پر ہمارا سر تسلیم خم ہے !

فَلَحِقَ اِسْمٰعِيْلَؑ —— شیطان لعین، حضرت ھاجرہ سے بھی

Marfat.com

مایوس ہو کر حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کے پاس جا پہنچا۔
اور وہی الفاظ دُہرائے جو حضرت ہاجرہؓ سے کہے تھے !۔
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بھی وہی جواب دیا جو کہ ان کی والدہ ماجدہ نے دیا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے قربان ہونے کو تیار ہوں ——
یہاں سے بھی ناامید ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جا ملا اور کہنے لگا —— اپنی زندگی کے آخری سہارے اور اپنے اس لختِ جگر کو ذبحہ کرنے لگے ہو جسے تم نے اللہ تعالےٰ سے مانگ کر لیا ہے ——

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصَّالِحِیْنَ۔

شیطان نے پھر کہا —— جاءَكَ الشَّيْطَانُ فِي الْمَنَامِ —— کہ۔
ہو سکتا ہے کہ خواب میں آپ کے پاس شیطان آیا ہو اور اُس نے آپ کو یہ حکم دیا ہو۔
حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے شیطان سے غُصّہ میں فرمایا !۔

اَلَيْكَ عَنِّيْ يَا عَدُوَّ اللهِ —— کہ ——

میری طرف سے تجھ پر لعنت ہے اور اے اللہ کے دُشمن دُور ہو جا مجھ سے —— اور پھر
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے والدِ مکرّم سے کہا ! ——

اِدْفَعْ قَمِيْصِيْ اِلٰى اُمِّيْ —— کہ ۔

میری قمیص میری امّی جان کو دے دینا ——

وَاقْرَاْهَا السَّلَامَ مِنِّيْ —— اور

میری والدہ محترمہ کو میرا سلام بھی پہنچا دینا —— اور اگر

فَاِنْ سَاَلَتْكَ عَنِّیْ ـــــ اگر میری اماں جان، آپ سے میرے بارے میں دریافت کریں ـــــ تو انہیں جواب دینا ـــــ تَرَكْتُهٗ عِنْدَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَمِنِّیْ! ـــــ کہ مَیں اسے ایسے مہربان کے پاس چھوڑ آیا ہوں جو کہ تم سے بھی اور مجھ سے بھی بہتر ہے ـــــ

یعنی اللہ تعالےٰ کے حوالے کر آیا ہوں! ـــــ

"شاہنامۂ اسلام" ـ حفیظ جالندھری مرحوم نے اس قربانی کے دردناک واقعہ کی خوب منظر کشی اور اس ذبحِ عظیم کے پُرسوز حادثہ کی خوب تفسیر کی ہے۔ کہ ع ـــــ عجب بشاش تھے دونوں رضائے ربِّ عزّت پر

تامل یا تذبذب کچھ بھی نہ تھا دونوں کی صورت پر

کہا فرزند نے اے باپ اسماعیلؑ صابر ہے

خدا کے حکم پر بندہ پئے تعمیل حاضر ہے

تفسیر کبیر جلد ۷ صـ ۱۵۳/۱۵۴ ـــــ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کی اباجان ـــــ یَا اَبَتِ اشْدُدْ رِبَاطِیْ فِیْ ـــــ مجھے رسّی سے باندھ لیجئے ـــــ تاکہ اگر مَیں چھری کے نیچے تڑپوں تو آپ کو رحم نہ آجائے۔

وَاكْفُفْ عَنِّیْ ثِيَابَكَ ـــــ اور اپنے کپڑے بھی مجھ سے بچا کے رکھیں ـــــ تاکہ میرے خون کے قطرے آپ کے لباسِ اطہر پر نہ گریں۔ اس وقت حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر شریف صرف سات برس تھی یا پھر تیرہ سال کی ـــــ

وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ـ پھر باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا لیا ـــــ

بیٹے نے عرض کی — ابّا حضورؐ! مجھے اوندھا لٹالیں —— پوچھا— بیٹا کیوں ؟ —

جواب دیا —— کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو میری صورت دیکھکر رحم آجائے اور آپ کے ہاتھ سے چھری گر جائے —

آخر کار —— باپ نے ایسا ہی کیا —

اور پھر —— ع

پچھاڑا اور گھٹنا سینۂ معصوم پر رکھّا
چھری پتھّر پہ رگڑی ہاتھ کو حلقوم پر رکھّا

آسمان کے فرشتوں نے جب یہ المناک نظارا دیکھا تو ان کی چیخیں نکل گئیں —— اور زمین و آسمان کانپ گئے —

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ شاید اسلیئے بھی کہ آجتک کوئی فرشتہ اللہ کے نام پر اسطرح قربان ہوتا نہ دیکھا گیا جس طرح یہ دونوں باپ بیٹے خدا کے نام پر اپنے آپ کو قربان ہونے اور قربان پر مائل ہیں۔ عجب انسان ہیں دونوں صبر و رضا کے پیکر — رضائے الٰہی کی خاطر باپ ذبح کرنے پر خوش اور بیٹا قربان ہونے پر راضی ! ——

نزہت المجالس ۔ جلد اوّل صـ ۱۷۰ —

وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ —— اور جنت کے دروازے کھول دیئے گئے تاکہ آسمان کے فرشتے دیکھ لیں کہ صرف اللہ تعالےٰ کو تمہاری تسبیح و تحلیل حمد و ثناء اور رکوع و سجود کی ہی ضرورت نہیں ہے، اُسے تو ایسے بندے بھی چاہئیں جو ان صفات کے ہوں کہ خواب کو بھی وحیِ الٰہی سمجھ کر قربانی کے جذبہ

Marfat.com

...سے سرشار ہو کر میری خوشنودی اور رضا حاصل کرنے کیخاطر ایک باپ اپنے بیٹے
...ذبح کرنے کیلئے تیار ہو جائے اور بیٹا اپنے باپ کی بات پر یقین رکھتے ہوئے
...ر اطاعت گزاری کا ثبوت دینے کے لئے اللہ کی راہ میں قربان ہو جانے فخر کرے

اور پھر حضرت ہاجرہ علیہا جیسی مقدس ماں بھی چاہیئے جو شیطان کے جال کو
...ڑ کر اپنے لخت جگر کو خدا تعالےٰ کے حکم کی تعمیل میں اپنے وفادار بیٹے کو
...بحہ کروا کر بھی غمگین اور اداس نہ ہو ـــــــ

دَقِیۡلَ ـــــ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ کریم نے حضرت جبریل علیہ
السلام کو وحی بھیجی ـــــــ

اَدۡرِکۡهُ وَاِنۡ قَطَعَتِ السِّکِّیۡنُ عَنۡهُ شَیۡئًا لَاَمۡحُوۡنَكَ مِنۡ
دِیۡوَانِ الۡمَلَائِکَةِ ـــ ـــــ

کہ ـــ فوراً جاؤ اور دونوں باپ بیٹے کو پکڑ لو ـــ اور اگر اسمٰعیل
...لیہ السلام کا چھری نے ایک بال بھی کاٹا تو فرشتوں کے دفتر سے تمہارا نام کاٹ دیا جائیگا۔

اِدھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کئی بار چھری چلائی مگر ـــ اسمٰعیل
...لیہ السلام کا ایک بال بھی نہ کاٹ سکی ـــــ

تو غصّہ میں آکر ہاتھ سے چھری پھینک دی ! ـــــ

اور پھر چھری نے کہا ـــــــ لِمَ تَغۡضَبُ ـــ
یَا خَلِیۡلَ اللّٰہِ ـــــ آپ مجھ پر غضبناک کیوں ہوئے ـــ

فرمایا ـــــ اس لیئے کہ تو اسمٰعیل علیہ السلام کا گلا تو ایک طرف رہا
...س کا ایک بال بھی نہیں کاٹ سکی ـــــ

چھری نے جواب دیا ـــــ کَیۡفَ لَمۡ تَحۡرِقِ النَّارُ

کہ۔ آتشِ نمرود نے آپ کو کیوں نہ جلایا تھا ــــــ

فرمایا ــــ اسلیئے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آگ کو حکم مِلا تھا۔

یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ ــــ کہ اے

آگ ٹھنڈی ہو جا اور میرے ابراہیم علیہ السلام پر سلامتی والی بن جا!۔

چھری نے پھر عرض کی ــــ خُرِجَ بِیْ سَبْعِیْنَ مُرَّۃً لَاتَقْطَعِیْ شَیْئًا

کہ مجھے ستر دفعہ کہا جا رہا ہے کہ خبردار اسمٰعیل علیہ السلام کی کوئی شے

نہ کاٹی جائے ــــ

میرا اپنا شعر ہے جو کہ مَیں نے جامعہ نعیمیہ مُراد آباد میں جناب جگر مراد آبادی

مرحوم کی صدارت میں پڑھکر رئیس المتغزلین سے داد وصول کی تھی ــــ ع

نہ احساس ایذا کچھ بھی ہوا وقتِ ذبح مجھ کو
تہِ خنجر لگی تھی آنکھ اپنی چشمِ قاتل سے

غرضیکہ ــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین دفعہ اپنے معصوم

بیٹے پر چھری چلائی مگر بیٹے کا بال بھی چھری نے نہ کاٹا۔ حضرت ابراہیم

علیہ السلام حیران تھے کہ کیا ماجرا ہے ــــ ایسا کیوں؟ ہو رہا ہے اور کیا

کہیں اس امتحان میں فیل تو نہیں ہو رہا! ــــــــ

یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ربّ تعالیٰ کی طرف سے آواز آگئی ــــــ

صَدَّقْتَ الرُّؤْیَاءَ ــــــ

کہ ــــ اے ابراھیم علیہ السلام! بس اتنا ہی کافی ہے اور تو نے

اپنا خواب سچا کر دکھایا ہے ــــ اسلیئے کہ میرے حکم کے بعد نہ خود تمہارے

چہرہ پر تسکین آئی اور نہ ہی تیرے جانثار بیٹے کی پیشانی پر حزن و ملال کے

آثار دکھائی دیتے ہیں! ——

وَسَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ - اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ -

اور ہماری طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر - اس جذبہ - تعمیل - اور کامیابی پر انعام کے طور پر ہزاروں سلام ہوں —— کیونکہ وہ ہمارے کامل الایمان بندوں میں سے ہے ——

چھری چلاتے وقت جبریل علیہ السلام نے کہا اللہ اکبر - اللہ اکبر اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا —— لا الہ الا اللہ واللہ اکبر - اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا وللہ الحمد! ——

وَقَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا اِبْرَاهِیْمُ اِنَّ اللّٰهَ اَعْطَاكَ بِصَبْرِكَ دَعْوَةً لَكَ مُسْتَجَابَةً -

کہ - اے ابراہیم علیہ السلام، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس صبر کے بدلے دعائے مستجاب عطا کی ہے ——

کوئی دعا کرنی ہو تو کر لو —— تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی —— اَللّٰهُمَّ لَا تُعَذِّبْ اَحَدًا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ——

کہ —— اللہ تعالیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی کو بھی عذاب نہ دینا ——

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ اللہ کریم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ —— اَدْرِكْهُ —— کہ اسمٰعیل علیہ السلام کو فوراً پرواز کر کے پکڑے یعنی اسے چھری کے نیچے سے نکال لو —— تفسیر روح البیان جلد ۳ ص ۲۱۱ چنانچہ ایک

دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا ؟
هَلْ اَصَابَكَ مُشَقَّةٌ وَتَعَبٌ فِي نُزُوْلِكَ مِنَ السَّمَاءِ ۔
کیا تجھے آسمان سے نازل ہوتے وقت کبھی کوئی تکلیف اور مشقت بھی ہوئی ؟
تو جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا !
نَعَمْ اَرْبَعَةَ مَوَاضِعَ ــــــ
ہاں چار دفعہ ! ــــــ
اَلْاَوَّلُ حِيْنَ اُلْقِيَ اِبْرَاهِيْمُ فِي النَّارِ كُنْتُ تَحْتَ الْعَرْشِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَدْرِكْ عَبْدِيْ ــــــ
پہلا یہ ــــــ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی نذر کیا تو میں عرش کے نیچے یہ المناک حادثہ دیکھ رہا تھا کہ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے حکم ہوا ۔ کہ جبریلؑ اپنا پورا زور لگا کر اور اپنے پورے چھ سو پروں کی طاقت صرف کر کے جاؤ اور میرے نیک ــــ صالح اور برگزیدہ پیغمبر حضرت ابراہیم کو پکڑ لو ــــ یعنی بچا لو ــــ
چنانچہ میں پرواز کر کے پہنچا ــــ اور کہا کوئی حاجت ہے تو بتاؤ !
تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا ــــ اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا ! ــــ
حاجت تو ہے پر تجھ سے نہیں ! ــــ
نزہت المجالس میں فرمایا ہے کہ ــــ نَعَمْ
کہ ہاں حاجت ہے تو جبریل نے پوچھا کونسی ؟
تو فرمایا ــــ اِنْ تَكُوْنَ مَعِيْ فِي النَّارِ
کہ میرے ساتھ آگ میں چھلانگ لگاؤ ! ــــ

Marfat.com

دوسرا ـــــ حِيْنَ وَضَعَ اِبْرَاهِيْمُ السِّكِّيْنَ عَلٰى حَلْقِ اِسْمٰعِيْلَ كُنْتُ تَحْتَ الْعَرْشِ ـــــ کہ

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے معصوم حلق پر چھری رکھی تو میں عرش کے نیچے یہ دردناک نظارا دیکھ رہا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ آنِ واحد میں زمین پر جاؤ اور میرے ذبحہ ہونے والے صالح ـ صابر اور اطاعت شعار پیارے رسول حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بچاؤ ـــــ

چنانچہ حکم الٰہی سنکر میں نے اپنی پوری قوت سے پرواز کر کے زمین پر پہنچا ـــــ

فَقَلَبْتُ السِّكِّيْنَ ـــــ میں نے چھری کو پھیر دیا ـــــ

تیسرا ـــــ جب کفار مکہ نے جنگِ اُحد میں آپؐ کا دندان مبارک شہید کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جاؤ ـــــ

اُدْرُكْ دَمَ حَبِيْبِيْ ـــــ اور میرے محبوب علیہ السلام کے خونِ مبارک کو اپنے پروں پر اٹھالو ـــ کہ وہ زمین پر گرے!

فَاِنَّهٗ لَوْ سَقَطَ مِنْ دَمِهٖ عَلَى الْاَرْضِ قَطْرَةٌ مَا اَخْرَجَتْ مِنْهَا نَبَاتًا وَّلَا شَجَرًا ـ

کیونکہ اگر میرے حبیبؐ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے خون کا قطرہ زمین پر گر گیا تو زمین پر کوئی سبزا اور کوئی درخت پیدا نہیں ہوگا۔ تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر آنِ واحد میں پہنچا اور آپؐ کے خونِ مبارک کو ہوا میں اڑا دیا۔ پیشتر اس کے کہ وہ زمین پر گرتا ـــــ

Marfat.com

چہارم ـــــــ حِیْنَ اُلْقِیَ یُوْسُفُ فِی الْجُبِّ ـــــ کہ

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو کنعان کے اندھیرے کنوئیں میں پھینکا گیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہُوا کہ جاؤ میرے ہونے والے صابر و شاکر نبی کو کنوئیں میں گرنے سے پہلے سنبھال لو ـــــــ

چنانچہ ـــ مَیں نے اپنی پوری طاقت و قوّت سے پرواز کی اور اپنے چھ سو پروں کو کھول کر اس اندھیرے کنوئیں میں آیا اور حضرت یوسف کو کنوئیں میں گرنے سے پہلے اپنے پروں پر اٹھا لیا اور انہیں ایک پتھر پر آرام سے بٹھا دیا ـــ

صاجزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ یہ قدرتِ الٰہی کی کرشمہ سازی ہے ورنہ کہاں چھری کا حلق پر چلنا ـــــ کہاں آگ کے شعلوں میں گرنا ـــــ کہاں خون کے قطرہ کا زمین پر پڑنا ـــــ اور کہاں یوسف؏ کا کنوئیں میں آنا اور کہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام کا عرش کے نیچے ہونا اور کہاں سدرۃ المنتہاء میں بیٹھ کر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور کہاں کروڑوں میل کا فاصلہ اللہ کی شان اور خدا کی قدرت کے ساتھ ساتھ جبرئیل علیہ السلام کی قوّت اور چھ سو پروں کی طاقت دیکھو! ـــــــ

حضراتِ محترم ـــــ اگر کروڑوں میل کا فاصلہ ایک آنِ واحد میں حضرت جبرئیل علیہ السلام زمین پر عرش سے آسکتا ہے تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ایک آنِ واحد میں زمین سے عرش پر کیوں نہیں جاسکتے!

اقبال مرحوم کہتا ـــــــ کہ

ع ـــ سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفٰےؐ سے مجھے
کہ عالمِ بشرّیت کی زد میں ہے گردوں

تو قارئین کرام! —— جبریل علیہ السلام آنِ واحد میں زمین کی وادیٔ مِنا میں اترتے اور جنت سے ایک دُنبہ یا مینڈھا بھی ساتھ لائے جو چار ہزار سال تک جنت میں پلتا اور چرتا رہا ——

اور پھر حکم ہُوا کہ اے میرے برگزیدہ رسُول اور صالح نبی اور صابر پیغمبر —— اب اپنے لختِ جگر اسمٰعیلؑ کی بجائے اس دُنبہ کو ذبحہ کر دو ——

تو —— حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنّت سے لائے ہوئے دُنبہ کو ذبحہ کر دیا جسے قرآنِ مجید نے **بِذِبحٍ عَظِیمٍ** کہا ہے یعنی عظیم اور بہت بڑی شے ذبحہ کی گئی —— اور اس طرح اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ اس مینڈھے کا فدیہ دے دیا گیا —— ذبحہ کر دیا گیا اور قربان کر دیا گیا —— تو اس اس دنبہ کی یہ نسبت کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلے میں ذبحہ کر دیا گیا اسے جنت میں لے جائے گی ——

امام غزالیؒ اور علامہ صفوریؒ نے سیح فرمایا ہے —— کہ

نسبّت اچھّی ہو تو جنّت میں جانا مشکل نہیں

اقبالؒ مرحوم نے اس قربانی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے —— کہ

ع یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمٰعیلؑ کو آدابِ فرزندی

اور ایک دوسرے شاعر نے بھی قرآنِ پاک کے اس دردناک واقعہ کو یوں بیان کیا ہے —— کہ ع

دیا تھا سب سے پہلے کس نے سر میرے خدا تجھکو
کہ مقتل سے ابھی تک رسمِ قربانی نہیں جاتی

اصل میں یہ شعر یوں تھا ـــــ

دیا تھا سب سے پہلے کس نے سرائے سنگدل تجھکو

تو سیّد افتخار الحسن نے سنگدل کی بجائے میرے خدا کہہ دیا ہے ـــ

قارئینِ کرام! ـــــ یہ تینوں باپ بیٹے اور ہاجرہ کی کتنی عظمت پائی جاتی ہے کہ تینوں نے شیطان کو کنکر مارے اور خدا نے ان کے اس حسن کردار کو اپنے حج مبارک کے لئے رکن بنا دیا ـــ

سیّد افتخار الحسن کے نزدیک یہ قربانی ـــ یہ فدیہ اور یہ ذبیح کوئی معمولی شئے نہیں تھی۔ اسلئے کہ ایک پیغمبر کے بدلے اپنی جان دینی ـــ اپنے آپ کو قربان کرنا اور اللہ کے خلیلؑ کی خواب کو سچ کرنے کے لئے چھری کے نیچے آپ ذبحہ ہو جانا ایک عظیم کارنامہ اور انتہائی جانثاری کی دلیل ہے اور اسی لئے قرآن حکیم نے اس فداکاری کو **بذبحٍ عظیم** فرمایا ہے ـــ

؏ غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم
انتہا ہے اس کی حسین اور ابتدا ہے اسمٰعیلؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اللہ کے خلیلؑ کی دعائیں

اور

عربؐ کے شہزادے

قارئین حضرات! ــــــ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبحہ کے جنت کی قرآن حکیم کے مطابق سچی کہانی تو آپ نے سن لی اب ذرہ دونوں باپ اور بیٹے کا ایک اور قرآنی قصہ بھی ملاحظہ فرمائیں ــــ کہ دونوں باپ بیٹے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی اللہ کا گھر بنایا اور رب داکوٹھا تیار کیا ــــ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالےٰ ہے ــــــ

سورۃ البقرہ - آیت ۱۲۷ ــــــ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ــــ

اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی بنیادیں ــــ اور اسماعیل ــــ اور دونوں یہ دعا بھی کرتے جاتے تھے کہ یا ربّ ہماری اس محنت کو قبول فرما! ــــ

Marfat.com

بیشک تو ہی سُننے اور دیکھنے والا ہے۔

اور پھر تعمیر کعبہ کے انعام کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام نے جس پتھر پر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی اس پتھر کو جائے نماز بنا دیا۔

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ـــــــ

خانہ کعبہ تعمیر تو ہو گیا لیکن بے آب و گیاہ خطّہ میں جہاں نہ کوئی فصل۔ نہ کوئی سبزی اور نہ کوئی زراعت، نہ کھیتی باڑی۔ بس فلک بوس پہاڑوں کا سلسلہ ـــــ پہاڑیوں کے دامن اور چٹانوں کی بلندیوں کے ساتھ حدِّ نگاہ تک پھیلے ہوئے صحرائے عرب کے ریت کے ٹیلوں کے سوا اور کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا تھا اور آتش فشاں پہاڑ کی طرح جھلسا دینے والے گرم ہوا کے جھونکوں کے علاوہ اور کوئی شے نظر نہیں آتی تھی ـــــــ

یہ بھی ایک حضرت اسمٰعیل علیہ کا اعجازِ نبوّت سمجھو کہ بچپن میں ہی پاؤں کی ٹھوکر سے **"آبِ زمزم"** جاری کر دیا تھا تاکہ عرب کے اس وسیع ریگستان میں پانی کی ایک لہر بھی جاری ہو جائے تاکہ آنے والی انسانی نسلیں ملتِ ابراہیمی اور اولادِ اسماعیلؑ کی شکر گزار رہیں ـــــــ

اور یہ بھی حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی دُور اندیشی اور پیغمبرانہ فکر و سوچ ہی کا نتیجہ ہے کہ اس بے آب و گیاہ خطہ میں اور ان پہاڑوں کے دامن میں اس تپتے ہوئے ریگستان کے ٹیلوں میں کبھی نہ کبھی کوئی آبادی ہو گی اور لوگ دُور دُور سے آکر یہاں بستیاں آباد کریں گے اور پھر ہر طرف سے خانہ کعبہ کا طواف اور خانہ کعبہ کا حج مُبارک کرنے والے اہلِ ایمان یہاں آکر کھائیں گے کیا! یہ سوچ کر حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں دعا کی۔

سورت البقر - آیت ۱۲۶

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ـــــ اور پھر سورۃ ابراہیم ـــ آیت ۳۵ ـــــــ

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا ـــ

اور آیت ۳۷ میں۔ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ۔

کہ ـــ یا ربّ اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس شہر کے رہنے والوں کو جو کہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہیں پاک وصاف پھلوں سے رزق عطا کرتا کہ یہ لوگ تیرے شکر گزار اور احسان مند ہوں ـــــ

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ ـــ کہ میں اپنی اولاد کو ایک ایسی وادی میں چھوڑ چلا ہوں، جہاں کوئی خورد ونوش کا سامان اور زراعت یعنی کھیتی باڑی کا کہیں نام ونشان تک نہیں ہے۔ اس لئے انہیں تازہ پھلوں سے رزق مہیا کر ـــــ

تاریخ الحرمین الشریفین۔ حصّہ اول صٓ ۶۵ مکہ مکرمہ از عباس کرارہ۔

تفسیر کبیر جلد ۵ صٓ ۲۲۵ ـــ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا معصوم وصابر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو گود میں لئے بیٹھی ہے۔ ایک دو دن کی خوراک بھی ختم ہو چکی ہے ـــ

ثُمَّ عَطِشَتْ وَعَطِشَ الصَّبِیُّ ـــــ پھر ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو بھی اور اس کے معصوم بچّہ کو بھی پیاس لگی اور پھر اسماعیلؑ کو پیاس نے تنگ کیا۔ ھاجرہؓ تو کوہ صفا ومروہ کی پہاڑیوں کے درمیان پانی کی تلاش میں دوڑنے

Marfat.com

لگیں اور ادھر ——— ضَرَبَ بِقَدَمِهٖ فَغَارَتْ عَيْنًا ———
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنے دونوں پاؤں شدتِ پیاس سے مجبور ہو کر پتھر پر مارے تو آبِ زمزم کا چشمہ فوارے کی طرح اُبل پڑا۔ حضرت ھاجرہؓ نے چشمہ کے ارد گرد پتھروں کی باڑ کھڑی کر دی تاکہ پانی اِدھر اُدھر پھیل کر ضائع نہ ہو جائے۔ نبیٔ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ———

رَحِمَ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ لَوْلَا اَنَّهَا عَجِلَتْ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِيْنًا ——— کہ

"اللہ تعالیٰ، حضرت اسمٰعیل کی والدہ پر رحم فرمائے، اگر وہ جلدی سے آبِ زمزم کے ارد گرد باڑ نہ بناتیں تو یہ چشمہ ساری دنیا کے لئے کافی ہوتا"
حضرت ھاجرہؓ رضی اللہ عنہا پورے اطمینانِ قلب اور پُر سکون چشمہ کے اردگرد بیٹھتی ہیں اور چشمہ کے اردگرد پرندے چہچہاتے اڑتے پھرتے اور اپنی چونچیں آبِ زمزم میں ڈبو کر اپنی پیاس بجھا رہے ہیں ———

اعلیحضرت ——— تفسیر کنز الایمان ——— حاشیہ نمبر ۹۱

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور سب سے پہلے عرب کے مشہور اور پرانے قبیلہ جرہم کا ادھر سے گزر ہوا ———
انہوں نے دیکھا کہ اس وادیٔ غیر ذی زرع اور کوہساروں کے وسیع سلسلہ میں پرندے اُڑ رہے ہیں۔ قبیلہ والے سمجھ گئے کہ یہاں ضرور کہیں پانی موجود ہے ورنہ یہاں پرندوں کا اڑنا کیا؟ وہ اسطرف چل پڑے جدھر پرندے اڑ رہے تھے، جب قبیلے کے لوگ قریب آئے تو ان کے تعجب و حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کہ ایک صاف و شفاف، ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ فوارے کی طرح اُبل رہا ہے۔

اور ایک خاتون خوشی و مسرّت کے عالم میں سر جھکائے بیٹھی ہے۔

قبیلے کے لوگ پیاس کے مارے نڈھال ہو رہے تھے اور پانی کی تلاش میں ہی عرب کے صحراؤں اور خشک چٹیل پہاڑوں کو عبور کرتے ہوئے وہ ادھر آنکلے تھے۔ اور اب ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ اُن کے سامنے تھا۔ ان کی خوشی کا اندازہ ان کی چھلکتی آنکھوں سے صاف لگایا جا سکتا کیوں کہ عرب کے صحراؤں میں پانی کا ملنا زندگی کی سب سے بڑی نعمت تصوّر ہوتا تھا۔

جب وہ آبِ زمزم کے چشمہ کے پاس آئے اور ایک عصمت و عفت مآب خاتون کو اس کے قریب بیٹھے دیکھا تو ہاتفِ غیبی سے ایک مسرور کُن آواز آئی۔ جس سے انہیں بھی سکونِ دل حاصل ہو گیا۔

شاہنامۂ اسلام — میں حفیظ جالندھری مرحوم نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے — کہ ؏

ندا آئی کہ اے جرہم کے بچّو ! بادیہ گردو
ادب کی جا ہے اے بوڑھو، جوانو، عورتو، مَردو
یہ وہ عورت ہے قرباں عورتیں جس کی شرافت پر
یہ ایسی ماں ہے مائیں رشک کھائیں جس کی قسمت پر
یہ اُمُّ المسلمینؓ ہے اور شہزادی ہے صحرا کی
اسی کے نازنیں قدموں سے آبادی ہے صحرا کی
یہ عورت اور اس کی گود میں بچّہ جو لیٹا ہے
یہ پیغمبر کی بیوی ہے وہ پیغمبر کا بیٹا ہے

قبیلہ جرہم کے لوگوں نے بڑے ادب و احترام اور نہایت ہی

Marfat.com

عجز و انکساری سے حضرت ہاجرہؓ کو سلام کیا اور ساتھ کئی قسم کے نذرانے اور تحائف بھی پیش کیے اور اس جگہ اپنے خیمے لگانے کی اجازت طلب کی۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بخوشی اجازت مرحمت فرمائی ۔ بس پھر انہوں نے اپنی رہائش و قیام کے لئے چشمہ کے ارد گرد اپنے خیمے نصب کرکے اپنی کمریں کھول دیں اور یہ پہلی آبادی تھی جو آب زمزم کے چشمہ کے ارد گرد بنی اور مکہ آباد ہونے لگا ______ اور

پھر رفتہ رفتہ اِدھر اُدھر کے قافلے پانی کی تلاش میں سرگرداں اس طرف آنکلتے اور یہیں آباد ہوتے گئے اور جو اس صحرا میں بھٹک گئے وہ سینکڑوں میل چل کر بھی سراب میں گم ہو گئے اور ان کا نام و نشان تک مٹ گیا ______

بالآخر ____ صدائے خلیل علیہ السلام اور مشیت الٰہی اپنا رنگ دکھانے لگی اور مکہ مکرمہ آباد ہونے لگا ۔ جس کی نشاندھی قرآنِ مجید میں یوں کرائی ہے ۔ کہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلنَّاسِ ۔ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ ۔ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ____

خلیل اللہ کی دعاؤں کا لبِ لباب

حضراتِ گرامی ____ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مندرجہ بالا قرآنی دعاؤں اور ارشادِ باری تعالیٰ کا لب لباب یہ ہے اور ان سے مندرجہ ذیل حقائق کھل کر سامنے آتے ہیں ______

۱ ____ یا اللہ اس بے آب و گیاں وادی کے رہنے والوں کو ہر طرح کے اور ہر طرح کے اور ہر موسم یا بے موسم کے تر و تازہ پھلوں اور میوہ جات سے رزق

Marfat.com

مہیا فرما ـــــــ

۲ ـــــــ اور اس شہر کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنادے ـــــــ

۳ ـــــــ اور اس شہر میں جو بھی داخل ہو جائے اسے امان دے دے۔

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔

جو بھی ان میں سے اللہ اور آخرت پر ایمان لائیں ان کے لئے یہ انعامات و اکرامات مخصوص کر دے ! ـــــــ

اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ ـــــــ خزائن العرفان تفسیر ـــــــ حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ ـــــــ فرماتے ہیں کہ۔ اس شہر کو امن و امان والا بنا دے ـــــ اس سے یہ مراد ہے کہ حرمِ کعبہ میں قتل و غارت حرام ہے اور وہاں شکار تک کو امن ہے ـــــ یہانتک کہ حرمِ شریف میں شیر اور بھیڑیے بھی شکار نہیں کرتے ـــــــ اور مومن اس میں داخل ہو جائے تو عذاب سے مامون ہو جاتا ہے ـــــ اور حرم کو اس لیۓ حرم کہا جاتا ہے کہ اس میں قتل۔ ظلم اور شکار تک حرام و ممنوع ہے۔ (احمدی) ـــــــ

اور اگر کوئی مجرم بھی حرم شریف میں داخل ہو جائے تو اس سے تعرض کیا جائے گا ـــــ (مدارک)

وَجَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ ـــــــ اور ہم نے اس گھر کو مرجع الخلائق ـــــــ پناہ گاہ اور دار الامان بنا دیا ـــــ اور یہاں پر امن و امان کی رکھوالی اور حفاظت کے لئے یہاں تک حکم نافذ کر دیا گیا کہ ایام حج میں کسی قسم کی لڑائی جھگڑا۔ قتل و غارت اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا تو درکنار کوئی شخص ان ایام میں ایک مکھی نہیں مار سکتا اور ایک لیک ہلاک نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں قبول ہوئیں یا نہیں؟

تو قرآن پاک ہی سے ثابت ہے کہ اللہ کے خلیل نے اللہ تعالٰی سے جو طلب کیا وہ انہیں عطا کیا گیا — جو دعا کی وہ قبول ہوئی اور جو مانگی وہ سب کچھ اُن کو دیا گیا ——

مثلاً —— حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت کی دعا ان الفاظ میں کی جو قبول ہوئیں ——

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا ——

اور یا — خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے دامن کو اولادِ نرینہ سے خالی دیکھنے کے سو سال کے بعد بارگاہِ خداوندی میں ان الفاظ میں درخواست کی۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ —— جو کہ اسی وقت قبول ہوگئی اور اسی وقت ایک حلیم بیٹے کی بشارت بھی آگئی۔

فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ——

اب دیکھنا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مندرجہ ذیل دعائیں قبول ہوئیں کہ نہ ——

رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا - اور وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعائیں — یا رب اس شہر کو امن والا بنادے اور اس وادی غیر ذی زرع میں بسنے والوں کو تروتازہ پھلوں سے رزق مہیا فرما۔

تو احبابِ کرام! —— پہلی دعائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبول ہوگئیں تھیں تو یہ بھی ضرور قبول ہوگئی ہونگی —— تو پھر یہ ماننے میں کوئی باق نہیں کہ **آلِ سعود اور عرب کے شہزادے** جس عیش پرستی

اور کیف دمستی میں زندگی گزار رہے ہیں اور ہر صبح و شام نئے اور ترو تازہ پھلوں اور پاکیزہ میوہ جات اپنے شاہی خاندان کے دسترخوان کی زینت بناتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی ہی دعاؤں کا اثر و نتیجہ ہے ورنہ وہاں تو سوائے گرم ہوا کے تھپیڑوں اور بلند و بالا پہاڑوں کے تپتے ہوئے سنگریزوں کے سوا اور اس بستی میں دھرا ہی کیا تھا ——

اور آج سونے کے پہاڑوں اور تیل کے چشموں کی بدولت آلِ سعود اور عرب کے ان شہزادوں کی تجوریاں سونے چاندی کے خزانوں سے بھرے پڑے ہیں اور تیل کے چشموں کی آمدن سے ان کے شاہی محلات تعمیر ہو رہے ہیں۔ یہ بھی، حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی اس بے آب و گیاہ بستی کے لئے دعا ہی کا کرشمہ ہے۔ اور آج اس بستی کے رہنے والے آلِ سعود اور عربی شہزادوں کے شاہی دسترخوان پر جو امریکی بروسٹ مُرغے —— زیتون کے تیل میں تلے ہوئے شامی کباب۔ زعفران کی چاشنی سے پکے ہوئے زردہ و پلاؤ اور سربمہر یافتہ کیلے اور سنگترے چُنے جاتے ہیں، یہ بھی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

ورنہ یہ شہزادے تو دنیا بھر میں عرب کے بدّو مشہور تھے جو کہ ڈاکوؤں کی طرح حاجیوں کے قافلے لوٹ کر اور کھجوروں کی گھٹلیوں اور جَو کے پنیر پر اپنی گذر اوقات کیا کرتے تھے —— اور آج دولت کی فراوانی۔ سونے چاندی کے خزانوں اور تیل کے چشموں کی اربوں روپیوں۔ ڈالروں اور پونڈ کی آمدنی نے ان بدوؤں کو شہزادے بنا کر ان میں شیطانی تکبر و غرور اتنا بھر دیا ہے کہ مسلمان تو آبِ زمزم کو بطور تبرک اور بطور شفاء پیتے ہیں لیکن یہ بدمست شہزادے آبِ زمزم کی بجائے فرانس کا پانی خرید کر پیتے ہیں ——

Marfat.com

لیکن یہ کتنے دُکھ کی بات ہے کہ آل سعود کے شہزادے جن انبیاء علیہم السلام کے صدقے سے عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں انہی کے نام و نشان تک کو مٹا دیا گیا ہے، یہانتک کہ خاندانِ نبوّت کے مقدس مزارات کو بھی بلڈوز کر دیا ہے! ——

شورش کاشمیری مرحوم نے اپنی کتاب "شب جائے کہ من بودم" کے صـ ۲۳ میں سعودی حکومت کے گماشتوں نے صرف شرک کو ہی مسمار نہیں کیا اس کے ساتھ ہی عشق و محبّت کے جال کو بھی توڑ دیا ہے اور اس کے مضبوط قلعہ کو بھی مسمار کر دیا۔ افسوس کہ سعودی حکومت شرک اور عشق میں امتیاز نہ کر سکی ——

اور یہ لوگ مزارات کی زیارت اور ان پر پھول چڑھانے کی بدعت اور شرک کہتے ہیں مگر جب کبھی خود کافروں — مشرکوں اور غیر مسلموں کی قبروں پر جاتے ہیں تو انہیں شرک نظر نہیں آتا! ——

روزنامہ نوائے وقت — ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں لکھا گیا ہے کہ اس وقت کے وزیر اعظم امیر فیصل کی سمادی پر پھول چڑھائے ——

مسلمان بھائیوں —— ان شہزادوں سے کوئی پوچھنے والا نہیں کہ بتاؤ خاتونِ جنت کا مقدس مزار مبارک کہاں ہے۔ (صلوٰۃ اللہ علیہا) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا روضۂ انور کس جگہ ہے اور دوسرے خاندانِ نبوّت کے چشم و چراغ کی قبریں پاک کس جگہ ہیں؟ ——

اور پھر روزنامہ جنگ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ ستمبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ ہندوستان کا وزیر اعظم پنڈت نہرو جب سعودی عرب کے دورہ پر گیا تو سعودی عرب کے شاہی خاندان نے ان الفاظ سے اس کا استقبال کیا ——

مَرحبًا رَسُولُ السَّلَام ؛ کہ امن کے پیغمبر ہم تمہارا خیر مقدم کرتے ہیں۔

افسوس کہ نہ کوئی عالم دین بولا ——— نہ کسی مفتی نے زبان کھولی — اور نہ ہی امام کعبہ کی غیرتِ ایمانی جوش میں آئی ———

حضرات محترم ——— یہ سب کچھ عبدالوہاب نجدی کے بنائے ہوئے ذاتی اصولوں کے پیش نظر کیا جاتا ہے اور چونکہ یہ سعودی حکومت عبدالوہاب نجدی کو ہی اپنا پیشوا اور دینی راہنما مانتے ہیں اس لئے ان کی شخصی حکومت اور آمرانہ سلطنت میں عیاشی و فحاشی کے بازار کھلے ہیں ———

اور وہ مقدس وادی جس میں تازہ پھلوں اور پاکیزہ میوہ جات کے ڈھیر لگے رہتے ہیں، وہاں آج شراب کی بوتلیں — سُور کا گوشت اور تعیش کے سامان کے ڈھیر و انبار لگے ہوئے ہیں اور جہاں مسلمان بھائیو! ان عربی شہزادوں سے کوئی پوچھنے والا نہیں - مسلمانوں کی مذہبی کتابوں اور خصوصاً "کنز الایمان" کے سعودی عرب میں داخلے پر سخت پابندی ہے لیکن وہاں آجکل امریکہ کی عیاش فوج اور غیر مسلم فوجی سپاہیوں اور افسروں کے بے پناہ فحش لٹریچر اور عریاں تصویریں مکہ مکرمہ کے بازاروں دھڑا دھڑ بک رہی ہیں ———

میں ۱۹۷۹ء میں امیر الحجاج بن کر حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہونے کے لئے گیا — حسن اتفاق سمجھیے کہ آستانہ عالیہ محدث پاکستان فیصل آباد رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین جناب صاحبزادہ پیر فضل رسول صاحب رضوی حیدر اور مولانا محمد حسین صاحب خطیب مرالی والا بھی اسی سال اس خطۂ ارضی مقدس میں حاضر تھے ———

ایک دن ملاقات کے دوران عرض کی! حضور حجر اسود کو بوسہ تو دیا مگر

Marfat.com

لطف نہیں آیا اور پیاس نہیں بجھی ! ——

فرمایا —— آج رات ایک بجے چلیں گے ——

وقت پر خانہ کعبہ پہنچے —— خدا کے مقبول بندوں کا ہجوم — حاجیوں کا اژدھام اور طواف کرنے والوں کی بھیڑ —— خیال آیا کہ ایسی صورت حال میں کیسے ہوگا اور صاحبزادہ صاحب کیا کریں گے —— مگر ان کی جوانی اور ان کے بازوؤں میں خدا جانے اتنی طاقت کہاں سے آگئی کہ دونوں بازو بکھیر دیئے لوگ پیچھے ہٹتے گئے اور راستہ ہوتا گیا ——

حجر اسود کے قریب جاکر بازو پھیلا دیئے اور فرمایا صاحبزادہ صاحب! جی بھر کر حجر اسود کو بوسے دے لو! ——

وہاں سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پر نفل پڑھنے لگے —— دونوں رکوع میں گئے تو ایک سپاہی نے دیکھ لیا —— ایک ڈنڈا میری کمر پر اور ایک صاحبزادہ کی کمر پر پڑا ——

اسلیئے کہ عبدالوہاب کی اس مسلکی و نظریاتی اولاد — نجدی کے ان عیاش جیلوں اور عیش پرست شہزادوں کے نزدیک یہ شرک ہے —— مگر ہم نے سامنے دیکھا تو شیعہ خاتون عربی میں کوئی قصیدہ پڑھ رہی تھی، اس میں اہل بیت اطہار اور بارہ اماموں کے نام لکھے ہوئے تھے —— اسی سپاہی کی نظر پڑ گئی — فوراً وہاں پہنچا اور اس عورت کے ہاتھوں سے قصیدہ چھین لیا اور ایک لات بھی اس عزت مآب خاتون کے سر پر جڑ دی ——

بس پھر کیا تھا — اس خاتون نے ایک آواز تو سینکڑوں ایرانی اس آواز پر اکٹھے ہو گئے اور اس بے ادب اور گستاخ سپاہی کو پکڑ لیا ——

Marfat.com

اور پھر جب تک گورنر اور قاضی نے تحریری معافی نہیں مانگی معاملہ رفع نہ ہُوا اور سپاہی کو بے ادبی کی سزا فوری مل گئی ——

مدینہ منوّرہ — پہنچا، تو ایک دن مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک نجدی — وہابی اور بے دین مولوی درس دینے لگا — وہاں ایسے بدعقیدہ لوگوں کو تو اجازت ہے — مگر ہم اہل سنت و جماعت والوں کو اجازت نہیں ہے۔ مگروہ مکروہ چہرے والا مولوی۔ سیاہ فام اور چہرہ پر چیچک کے داغ نمایاں طور پر اس کے چہرے کو اور زیادہ کریہہ بنا رہے تھے، بڑے ہی بے ادبانہ انداز اور گستاخانہ، لہجہ میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی طرف ارشاد کر کے کہہ رہا تھا۔ نقلِ کفر، کفر نباشد۔ نعوذ باللہ۔ کہ۔ "دیکھو وہ مرا پڑا ہے اور مشرک لوگ اس کی جالی کو چوم رہے ہیں اور اگر یہ کسی کے کام آنے یا اسے کوئی اختیار ہوتا تو جنگِ اُحد میں اس کے دانت کیوں ٹوٹتے۔ وغیرہ وغیرہ ——

نماز کے بعد میں کھڑا ہو گیا اس کے سامنے اور بلند آواز سے کہا!

او بدعقیدہ و بدفطرت مولوی بند کر اپنی زبان اور مجھے بتا کہ ——

ولوانھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک — کس کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور کہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے گنہگار لوگ معافی اور بخشش طلب کرنے کے لئے پہلے تیرے پاس آئیں۔ میرے محبوبؐ پاک اور تو مجھے کہے گا تو میں ان کو بخش دونگا — تیرے کہنے پر میری رحمت جوش میں آجائے گی۔

اس بے دین مولوی نے جواب کیا دینا تھا۔ سپاہی کو بلوا لیا۔ میں نے جب اس سپاہی کو بڑے غضب سے اپنی طرف آتے دیکھا تو حیران ہوا کہ کیا کروں۔

Marfat.com

کیا بنے گا! ——————

نزدیک ہی دوسری طرف دیکھا تو ملک کے ممتاز قاری محمد یونس صاحب بھی نماز پڑھ رہے تھے — میں نے انہیں آواز دی —— وہ نماز توڑ کر لڑنے بھڑنے کو تیار ہو گئے اور جب انہوں نے یہ کہا کہ پہلے تم بے ادبوں سے نمجھ لوں پھر نماز پڑھ لوں گا — تو پتہ نہیں اس سپاہی کے دل میں کیا آیا کہ ہمیں لڑنے کے لئے تیار دیکھکر واپس چلا گیا —— یہ ہے وہاں کے بدعقیدہ اور بدمذہب آلِ سعود کے شہزادوں کی کافرانہ کارروائیاں ——————

اے اہلِ ایمان لوگو! اور انبیاء و اولیاء کے وفادارو یہ عبدالوہاب نجدی وہابی وہی بدفطرت — بدمذہب اور بدطینت انسان ہے جس کے متعلق امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی علم غیب کے طور پر فرما دیا ہوا تھا۔

مشکوٰت شریف صہ ۵۸۲ — بخاری شریف جلد ۲ صہ ۱۰۵۱ ——

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ —— قَالَ — قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا — اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا — قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا — یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ —— قَالَ ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ —

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دعا میں کہ ——————

یا اللہ ہمارے شام والوں پر اپنی برکت عطا فرما —— اور — یا اللہ ہمارے یمن والوں پر اپنی برکت نازل فرما — کچھ نجدی — وہابی اور بدعقیدہ لوگ بھی بیٹھے تھے انہوں نے کہا —— یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نجد کیلئے بھی

Marfat.com

دعا فرمائیں ـــــ تو سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــ نہ کیونکہ اس میں یعنی نجد میں زلزلے آئیں گے ـــ فتنہ و فساد اٹھیں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا ـــــــ

زبانِ حق ترجمان سے نکلی ہوئی بات سچ ثابت ہوئی کہ عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا ـــــ جس کے پیروکار آج بھی انبیاءِ کرام - اولیائے عظّام - بزرگانِ دین اور ان کے مزارات کے دشمن اور ان کی پاکیزہ اور پُرنور قبروں کو بُت کہنے والے دنیا کے ہر خطہ میں بستے ہیں اور یہ آلِ سعود بھی اسی نجدی - وہابی کو اپنا مذہبی پیشوا مانتے ہیں ـــــــ

قارئینِ کرام ـــــ اب ذرا **تصویر کا دوسرا رُخ** ملاحظہ فرمادیں ـــــــــ

پارہ-۶ ـــ سورۃ المائدہ ـــ آیت نمبر-۵۱

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ ـــ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ـــــــ

ترجمہ اعلیحضرت ـــــ اے ایمان والو، یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ـــ اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے !

قرآنِ حکیم کی اس آیتِ پاک پر غور کرو اور پھر دنیائے اسلام کی یہود و نصاریٰ سے دوستی دیکھو اور پھر فیصلہ کرو کہ ہم مسلمان ہیں یا انہیں یہود و نصاریٰ میں سے دوسرے اسلامی ممالک کی بات پھر ہوگی ـ پہلے سعودی عرب کی حکومت

Marfat.com

کو دیکھو جہاں سے آفتاب اسلام کی کرنیں پھوٹیں اور جہاں قرآن پاک کی یہ آیت پاک نازل ہوئی اس کا غیر اسلامی رویّہ اور غیر دینی کردار ملاحظہ ہو کہ عراق نے کویت پر حملہ کر کے اس کے مال و متاع اور تیل کے کنوؤں پر قبضہ کر لیا تو سعودی عرب کی حکومت کو خدا جانے کیوں یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ کویت کے بعد عراق کا صدام حسین سعودی عرب پر حملہ کرے گا — غیر اللہ سے مدد مانگنے والوں پر کفر و شرک کے فتوے لگانے والوں نے فوراً عیسائی مملکت امریکہ کو امداد کے لئے پکارا ——

سیّد افتخار الحسن زیدی کے نزدیک آل سعود کے شہزادہ فہد کی ایک عیسائی ملک سے اپنے اقتدار کی کرسی کی حفاظت کے لئے بلانا اور اس سے مدد طلب کرنا کھلم کھلا اسلام سے غداری —— دین سے بغاوت اور قرآن حکیم کے احکام کی خلاف ورزی ہے — اور پھر اکیلا امریکہ ہی نہیں بلکہ اسلام دشمن، یہود و نصاریٰ کی ساری حکومتوں نے مل کر صدر صدام حسین کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا —— الکفر ملّتہ واحدۃ کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے اور قرآن مجید کے ان الفاظ کی تائید کرتے ہوئے کہ یہ کافر و مشرک اور یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں، عراق پر ٹوٹ پڑے — اَوْلِیَاءُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ! —— مگر صدر صدام حسین کا تینتس ۳۳ غیر مسلم اور سپر طاقتوں کا ڈیڑھ ماہ تک مقابلہ کرنا، اس کی بہادری۔ شجاعت اور جرأت مندی کی ایک روشن دلیل ہے! ——

بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اللہ اور اللہ کے خلیل نے جس شہر یعنی مکّہ مکرّمہ کو امن و سلامتی کا گہوارہ فرمایا تھا اس سرزمین میں آج بمبار طیارے — آگ برسانے والے ٹینک! — آتش فشاں توپیں اور خطرناک میزائل فضاؤں میں اڑتے دکھائی دیتے ہیں ——

افسوس ہے کہ ہماری نام نہاد اسلامی ریاستیں، بے پناہ مالی وسائل و دولت کے بھرپور خزانوں کے ہوتے ہوئے اتنی کمزور اور بزدل ہیں کہ کویت کے حکام ـــ امراء اور عوام جو آج فتح کا جشن ہوائی فائروں سے منا رہے ہیں۔ عراق کا گھنٹہ بھی مقابلہ نہ کر سکے اور بمع الصباح کے سر پہ پاؤں رکھ بھاگ نکلے ـــ کسی کے پاس کوئی اسلحہ ـــ کوئی سامانِ جنگ نہیں اور کوئی فوج نہیں ہے تو پھر کیوں خادمِ حرمین الشریفین بنے بیٹھے ہیں ـــ دو لاکھ یہودیوں کے مقابلے میں دس کروڑ سے زیادہ عربی شہزادے نہ ٹھہر سکے اور اسرائیل حکومت قائم ہوا اور اب بیت المقدس بھی ان یہودیوں کے قبضہ میں دے کر اپنی شہزادگی پر ناز کرتے ہیں ـــ

۱۹۷۹ء میں، میں بھی امیر الحجاج بن کر حج بیت اللہ گیا ہوا تھا کہ چند عرب کے شہزادے کی شخصی حکومت اور آلِ سعود کی آمرانہ سلطنت کے مخالفوں نے اچانک خانہ کعبہ پر حملہ کر دیا ـــ لیکن سترہ دن تک عرب کے سپاہی حملہ آوروں کو خانہ کعبہ سے نہ نکال سکے ـــ پاکستانی فوج کے بہادروں نے آدھ گھنٹہ کے اندر ہی ان باغیوں کو گرفتار کر لیا تھا ـــ

پھر یہ خادم اور محافظِ حرمین الشریفین کیسے ہوئے ؟

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی

اور

شہزادی بلقیس کا ھُدھُد

قارئینِ کرام! ــــــ جس طرح اصحابِ فیل کا سفید ہاتھی۔ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی ـــ حضرت یعقوب علیہ السلام کا بھیڑیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دُنبہ اچھی نسبت کے سبب جنت میں جائیں گے اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی اور شہزادی بلقیس کا ھُدھُد بھی اچھی نسبت کے باعث جنت میں جائیں گے۔

اور جس طرح مذکورہ بالا جنتیوں کا ذکرِ پاک کو قرآنِ مجید کی زینت بنایا گیا، اسی طرح چیونٹی اور ہُدہُد کا تذکرہ بھی قرآن مجید کی زینت بنایا گیا ہے اور اس کا بیان بھی بڑا کھُل کر کیا ہے۔

مثلاً ــ پارہ ۱۹ ــ سورۃ النمل۔ آیات ۔۱۷ تا ۲۲

پورا قصہ اس طرح ہے۔ وَ وَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ ۔ اور

ب حضرت داؤد علیہ السلام کے علم و عرفان کے وارث بنے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے پہلا خطبہ ارشاد فرمایا ——

وَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَاُوْتِیْنَا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ط اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ——

اور فرمایا —— کہ اے لوگوں ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے۔ ور ہر چیز میں سے ہمکو عطا ہوا اور یہی ظاہر فضلِ خداوندی ہے ——

تفسیر خازن العرفان —— السیّد صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ جو کہ میرے استاذِ رامی بھی ہیں مہتمم جامعۂ نعیمیہ مُرادآباد —— کہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبوّت کے ساتھ ملک بھی عطاء کیا گیا — اور شارق و مغارب کا مالک بنایا گیا —— اور پھر چالیس سال تک اس کے مالک بھی ہے اور پھر تمام دُنیا کی مملکت عطا فرمائی —— اور جنّ و انس۔ شیطان۔ پرندو رند۔ درندے اور چوپائے اور سب چیزوں پر آپ کی حکومت تھی —— اور اس ساری دُنیا کی حکومت کے ساتھ ہر شے کی زبان کو سمجھ سکتے تھے —— اس کے علاوہ بڑی ڑی اور عجیب و غریب صنعتیں آپ کے دَور میں بروئے کار آئیں! ——

وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ۔

ایک دِن حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے تختِ حکومت پر بمع اپنے لشکریوں کے بیٹھے سیر کو نکلے ——

حَتّٰی اِذَا اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَۃٌ یّٰاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ —— یہاں تک کہ اس وادی یں آگئے جہاں چیونٹیوں کی کثرت تھی —— چیونٹیوں کی سردار نے چیونٹیوں

Marfat.com

سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا میں اُڑتا ہوا آرہا ہے اور وہ اسی وادی میں اُترے گا تم اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں ۔ اپنے اپنے گھروں ۔ اپنے بلوں میں چلی جا

اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکری تمہیں کچل دیں ۔۔۔۔۔۔

چیونٹی کی یہ بات سنکر حضرت سلیمان علیہ السلام مسکرائے اور یہ آوا اور چیونٹی کی یہ بات آپ نے تین میل کے فاصلہ سے سُن لی تھی ۔

حضرات گرامی ! ۔۔۔۔۔۔ کیا یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اعجا نبوّت نہیں ہے کہ آپؑ نے چیونٹی کی بات ہوا پر اُڑتے ہوئے تخت پر تین میل کی دُوری پر سُن لی ۔ اور آج جبکہ ہزاروں جدید سائنسی آلات ایجاد ہو چکے ہیں کوئی ایسا آلہ موجود ہے جو کہ چیونٹی کی آواز ریکارڈ کر سکے ۔ اسکو سمجھنا تو بہت دُور کی بات ہے ! ۔۔۔۔۔۔

لیکن اللہ کریم نے اپنے انبیاء علیہم السّلام کو معجزات کے طور پر ایسے کمالات ودلیعت کئے ہوتے ہیں جو ان کی نبوّت کے شاہد ہوتے ہیں اور اسی طرح صحابۂ کبار اور اولیائے عظام پر بھی ایسی عنایات کی بارش کی جاتی ہے تاکہ انبیائے کرام کے معجزات اور اولیائے عظام کی کرامات کا انکار کرنے والوں کے لئے اتمامِ حجت ہو سکے !۔

جیسا کہ بہت سی کتابوں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **نہاوند** کی جنگ میں برسرِ پیکار تھے کہ آپ کے کانوں نے یہ آواز سُنی **یَا سَارِیَۃُ الجَبَل** ۔۔۔ کہ ساریہؓ پہاڑ کی جانب سے بچو !۔۔ اور یہ فاصلہ ۳۳ سو میل کا تھا ۔۔۔ یہ الفاظ حضرت فاروق اعظمؓ کی زبانِ پاک سے اس وقت نکلے جبکہ آپ مدینہ منوّرہ میں جمعۃ المبارک خطبہ ارشاد

فرما رہے تھے ——

خطبہ کے وقت آپ کی نظرِ ولائیت اٹھی تو مدینہ پاک سے ۲۴ سو میل دُور نہاوند کے میدان جنگ پر پڑی جہاں پر لشکرِ اسلام امیر حضرت ساریہؓ کی قیادت میں ایرانیوں کے خلاف برسرِ پیکار تھا۔ آپ نے دیکھا کہ دشمن کی فوج پہاڑ کی اوٹ سے لشکرِ اسلام پر حملہ کرنے ہی والی ہے تو آپ نے حضرت ساریہؓ کو آواز دے کر خبردار کر دیا اور پھر یہ کمالِ نظرِ ولایت حضرت عمر فاروقؓ ہے تو اُدھر کمالِ قوتِ سماعت حضرت ساریہؓ کی طرف غور فرمائیے کہ کوئی تار برقی نہیں، نہ کوئی لاسلکی کا نظام اور آلۂ کشادِ صوت ہے مگر پھر بھی نگاہِ فاروقؓ نے دیکھ لیا اور حضرت ساریہؓ کے کانوں نے سن لیا۔[ا]

تفسیر کبیر۔ جلد ۶۔ ص ۴۰۳ ۔ :چیونٹی نے کہا ——

وَهٰذَا غَيْرُ مُسْتَبْعَدٍ —— اور یہ کوئی بعید نہیں ! ——

فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يَّخْلُقَ فِيْهَا الْعَقْلَ وَالنُّطْقَ —

کیونکہ — اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ اس نے چیونٹی میں عقل اور قوتِ گویائی عطا کر دی ہو ——

اور چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کیوں کہا کہ اپنی اپنی کھڈوں میں داخل ہو جاؤ ! ——

لِاَنَّهَا خَافَتْ عَلٰى قَوْمِهَا —— کیونکہ وہ چیونٹی اپنی قوم کی سردار اور سربراہ تھی — اسلئے اسے اپنی قوم کا خوف پیدا ہوا اور وہ اپنی قوم کے سردار اور سربراہ ہونے کے ناطے یہ ضروری سمجھتی تھی کہ اپنی قوم کو آنے والے خطرہ سے بچانے کی کوشش کرے ——

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں کوفہ کا گورنر بن کر وہاں گیا تو

ا۔ مشکوٰۃ شریف ۔ باب الکرامات ص ۵۴۶ ۔

Marfat.com

لوگوں نے بڑا پرتپاک خیر مقدم کیا ——

فَقَالَ سَلُوْا عَمَّا شِئْتُمْ —— تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے عوام سے کہا کہ مجھ سے جو پوچھنا چاہو تو پوچھ لو ——

كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَاضِرٌ وَهُوَ غُلَامٌ ——

اور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بھی اس اجتماع میں حاضر تھے اور آپ ابھی نوجوانی کے عالم میں تھے ——

آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا سوال پوچھا ——

اَكَانَتْ ذَكَرًا اَمْ اُنْثٰى —— کہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام والی چیونٹی مذکر تھی یا مؤنث؟ ——

حضرت قتادہ رض —— خاموش ہو گئے تو حضرت امام ابو حنیفہ رض نے خود ہی جواب دیا —— كَانَتْ اُنْثٰى ——

کہ وہ چیونٹی مونث تھی ——

تو لوگوں نے پوچھا —— مِنْ اَيْنَ عَرَفْتَ

کہ آپ کو کیسے پتہ چلا —— تو فرمایا کہ اگر وہ چیونٹی مذکر ہوتی تو قَالَتْ کے بجائے قَالَ ہوتا ؎ ۔

کنزالایمان —— سبحان اللہ —— اس سے حضرت امام صاحب کی شانِ علم معلوم ہوتی ہے ۔ چیونٹی کا نام مُنْذِرَةٌ تھا ——

حضرت سلیمان علیہ السلام نے **وادیِ نمل** میں اتر کر ڈیرا لگا دیا —— جن و انسان اور ملائکہ و چرند و پرند باادب باملاحظہ حلقہ باندھکر ارد گرد کھڑے ہو گئے ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب اپنے لشکر کی طرف نگاہ اٹھائی تو خوشی و مسرت

؎ :- تفسیر نسفی جلد ۳ صـ ۱۵۰

کے عالم میں پکار اُٹھے ـــــــــ القرآن

اور عرض کی اے میرے ربّ مجھے توفیق دے کہ شُکر کروں تیرے احسانات

کا جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیئے ـــ اور میں وہ اچھا اور نیک کام کروں

جو تجھے پسند آئے ـــــــــ

وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ـ

اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے اِن بندوں میں شامل کر جو تیرے قربِ خاص

کے سزاوار ہیں ـــــــــ ۔ (صالحین)

حضرت سلیمان علیہ السّلام نے لشکر کو دیکھا تو ہُدہُد پرندہ دکھائی نہ

دیا ـــ پنجابی میں اسے "چکی راہا" کہتے ہیں اور اس میں کمال یہ ہے کہ یہ پتہ

چلا لیتا ہے کہ زمین کے کس خطہ میں پانی ہے ! ـــــــــ

وَکَانَ یَرَی الْمَاءَ مِنْ تَحْتِ الْاَرْضِ ـــــــــ

تفسیر کبیر ـــ جلد ۶ ـــ صـ ۴۰۴ ـ تفسیر نسفی جلد ۴ صـ ۱۰۸ ـ

تو حضرت سلیمان علیہ السّلام کو جب ہُدہُد نظر نہ آیا تو جلال اور غصّہ

میں فرمایا کہ ہُدہُد میری اجازت کے بغیر کہاں اور کیوں غائب ہو گیا ! ـــــ

مَیں اُسے اس غلطی پر سخت سزا دوں گا ! ـــــــ

ہاں ! اگر اس نے کوئی معقول جواب اپنی ـــــــ

غیر حاضری کا دے دیا تو میں درگزر کروں گا ! ـــــــ

حضرت سلیمان علیہ السلام ابھی یہ اعلان ہی کر رہے تھے کہ ہُدہُد بھی فضائے

آسمان میں پرواز کرتا ہُوا ـــ اور چہچہاتا ہُوا حاضرِ مجلس ہو گیا ـــــــ

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ میری اجازت بغیر کیوں اور کہاں گیا تھا ـ

ھُدھُد پرندہ نے جواب دیا ـــــ حضور! مَیں ملکِ سبا سے آرہا ہوں اور ایک عجیب و غریب اور حیران کُن خبر لایا ہوں ـــــ اور خبر سچّی اور حقیقت پر مبنی ہے ـــــ کہ

وہاں ایک حسین و جمیل شہزادی بلقیس ہے جو ملکۂ سبا کے لقب سے پکاری جاتی ہے۔ اسکا ملک بڑا ہی سرسبز و شاداب اور خوبصورت ہے! ـــ اور وہ اور اس کی پوری قوم سورج کی پرستش کرتی ہے جو شیطان کے جال میں پھنس چکی ہے ـــــ

وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ـــــ اور وہ ایک بہت بڑے تخت کی مالک ہے! ـــــ

تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۴۰۴ ـــ تفسیر نسفی۔ جلد ۴ ص ۱۰۹ ـــ

كَانَ ثَمَانِيْنَ ذِرَاعًا فِي ثَمَانِيْنَ ذِرَاعًا وَطُولُهُ فِي الْهَوَاءِ ثَمَانِيْنَ ذِرَاعًا ـــــ اسّی ہاتھ لمبا ـــــ اسّی ہاتھ چوڑا اور اسّی ہاتھ اونچا ہے وہ تخت ـــــ

وَكَانَ مِنْ ذَهَبٍ وَّفِضَّةٍ وَكَانَ مُرَصَّعًا بِأَنْوَاعِ الْجَوَاهِرِ وَقَوَائِمُهُ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ ـــــ اور وہ تخت سونے اور چاندی کا بنا ہوا ہے اور وہ لعل و جواہرات سے جڑا ہوا ہے۔ اس کے پائے سُرخ یاقوت کے ہیں ـــ اور وہ بہت ہی خوبصورت اور سچے موتیوں سے آراستہ ہے! ـــــ

احبابِ کرام! ـــ شہزادی بلقیس کے تخت کو قرآن پاک نے عظیم فرمایا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ قرآنِ حکیم نے اور بھی کئی اشیا کو عظیم کہا ہے ـــــ

مثلاً ـ احسن القصص ص۱۴۵ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ

خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو اور اپنے تخت کو عظیم فرمایا ہے۔

پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون ـ آیت ۸۶ ــ (۱) ـ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ـــــ

(۲) ـ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔

(۳) ـ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ـــــ

اور اپنے عرش کو اسلئے عظیم کہا ہے ـــ لِاَنَّہٗ خَلْقٌ عَظِیْمٌ ـ کہ یہ ساری مخلوقات سے بڑا ہے ـــــ

لَہٗ اَرْبَعَۃُ اَرْکَانٍ وَلِکُلِّ رُکْنٍ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَسِتُّوْنَ قَائِمَۃً مِنْ یَاقُوْتٍ اَحْمَرَ ـــــ کہ اس کے چار ستون اور تین سو ساٹھ سرخ یاقوت کے پائے ہیں ـــــ

وَمَسِیْرَۃُ ثَمَانِیْنَ بِاَجْنِحَۃِ الْمَلَائِکَۃِ ـــــ

اور اگر ایک تیز رفتار فرشتہ ایک پائے سے دوسرے پائے تک جانا چاہے تو اُسے اسّی برس کا عرصہ درکار ہوگا ! ـــــ

(۴) ـ اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خُلق کو عظیم فرمایا ہے ! ـــــ

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ـ وَکَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ وَلَمْ یَدْعُ حِیْنَ کُسِرَتْ رُبَاعِیَتُہٗ عَلَیْھِمْ ـــــ

اور میدانِ اُحد میں آپؐ کے دندانِ مبارک بھی شہید کیے گئے مگر آپ نے ہرگز ان کے لئے بد دعا نہیں کی ! ـــــ

وَلَا فِی ذَاتِ الشَّدَائِدَ اُذُوْا ــــ

یہاں تک کہ کفّار و مشرکینِ مکّہ نے آپؐ کو طرح طرح کی اذیّتیں دیں مگر آپ صبر و شکر کرتے رہے ــــ طائف کے بازار میں آپؐ پر اتنے پتھر برسائے گئے کہ خون جاری ہوگیا ــــ تو صاحب خلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم سے زید بن حارثہؓ نے بد دعا کے لیے عرض کی ــــ تو آپؐ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا ــــــ کہ

میں اس دھرمیں قہر و غضب بن کر نہیں آیا ــــ بلکہ ان کے حق میں یہ دعا فرمائی ــــ ع

الٰہی رحم فرما آج طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

ــــ اور ــــ

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

(۵) ــــ اور پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دُنبہ کو بھی عظیم فرمایا۔

وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ــــ

کیونکہ وہ تین ہزار تین سو ستائیس (۳۳۲۷) سال تک جنت میں پلتا رہا۔ اور سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ میدانِ کربلا میں وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام خاتونِ جنت حضرت فاطمہؓ کی گود میں پلتا رہا ــــ

(۶) ــــ اور پھر فرعون کے جادو کو عظیم کہا ــــ

Marfat.com

وَجَاءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ——— کہ

وہ بہت بڑا جادو لے کر آیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجز نما عصا کے مقابلے میں ———

(۷) ——— اور پھر قیامت کے زلزلہ کو عظیم کہا : ———

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ——— کہ

قیامت کا زلزلہ بہت بڑا ہے ! ———

(۸) ——— اور عورتوں کے مکر کو بھی عظیم فرمایا ———

اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ ——— وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ

(۹) ——— اور پھر شرک کو بھی عظیم فرمایا ———

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ! ———

ھُدھُد کی گفتگو سن کر اور شہزادی بلقیس کی تعریف اور اس کے سنہرے تخت کی توصیف سنکر حضرت سلیمان علیہ السلام بہت ہی حیران ہوئے ——— اور پھر آپ کو شہزادی بلقیس اور اس کے خوبصورت تخت کو دیکھنے کی تمنا پیدا ہوئی تو آپ نے ایک خط شہزادی ملکہ سبا کو لکھ کر ھُدھُد کے حوالے کیا اور فرمایا میرا یہ خط انہیں دے آ ——— خط یہ تھا ———

وَاِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ ——— وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خط کا مضمون یہ تھا ——— کنز الایمان ——— کہ از جانب بندہ خدا سلیمان بن داؤد بسوئے ملکہ سبا بلقیس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اس پر سلام جو ہدائیت قبول کرے ——— اس کے بعد مدعا یہ : ———

لَا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ——— کہ

Marfat.com

تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو ـــــ اور آخر میں خط پر اپنی مہر لگا کر ھُدھُد پرندہ کے پروں میں باندھ دیا ـــــ

ھُدھُد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط لے کر پرواز کی ـــــ

نزہت المجالس جلد ۱ ص ۲۶ حضرت علامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ ـ لَمَّا اَرْسَلَ سُلَیْمٰنُ الْھُدْھُدَ اِلٰی بِلْقِیْسَ قَالَتِ الطُّیُوْرُ کَیْفَ تَذْھَبُ وَاحِدَکَ ـــــ کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے ھدھد کو خط دے کر بلقیس شہزادی کی طرف بھیجا تو پرندوں نے ہُدہُد سے کہا کہ تو اکیلا ملکِ سبا میں کیسے جائے گا؟ ـــــ

تو ـ ہُدہُد نے پرندوں کو جواب دیا! ـــــ

مَنْ کَانَ مَعَہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ـــــ کہ جس کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا نقش ہو تو وہ ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ فَمَرَّ عَلٰی اَرْبَعَۃِ آلَافِ صَیَّادٍ ـــــ

راستہ میں چار ہزار شکاریوں نے ہُدہُد کو پکڑنے کی اور اس پر تیر چلا کر نشانہ بنا کر گرانے کی کوشش کی مگر ھُدھُد محفوظ رہا ـــــ

چنانچہ ھُدھُد وہ خط لے کر شہزادی بلقیس کے پاس پہنچا۔ اس وقت شہزادی بلقیس کے ارد گرد ارکینِ سلطنت، وزراء و امراء، دربار میں بیٹھے تھے کہ ہُدہُد نے وہ خط شہزادی بلقیس کی گود میں ڈال دیا ـــــ پہلے تو وہ گھبرائی مگر پھر حضرت سلیمن علیہ السلام کی خط پر مہر دیکھ کر خوش ہوئی اور خط پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ پڑھکر اسے مزید طمانیت حاصل ہُوئی اور پھر ارکینِ سلطنت سے کہا! ـــــ کہ

اے میرے سردارو ـــــ وزیرو ـ اور امیرو ! ـــــ
اُلْقِیَ عَلَیَّ کِتَابٌ کَرِیْمٌ ـــــ

کہ میری طرف ایک نہایت ہی عزّت و تکریم والا خط آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور مطیع و فرمانبردار بن کر میرے حضور حاضر ہو جاؤ ـ

کتاب کریم ـــــ اس لیئے کہ خط بھیجنے والا ایک برگزیدہ اور مکرم و محترم بادشاہ کی طرف سے تھا ـــــ

تفسیر کبیر جلد ۶ صـ ۴۰۷ ـــــ کنز الایمان ـ

لِاَنَّهٗ مِنْ عِنْدِ مَلِكٍ كَرِيْمٍ ـــ

تفسیر قادری جلد ۲ صـ ۱۷۶ امام فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ ـ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس خط کو بزرگی اسلیئے حاصل تھی کہ اسمیں ملک گیری کی ہوس نہ تھی بلکہ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کیا گیا تھا اور اللہ کی طرف ہی بلانے والا تھا ـــــ

پھر بتایا کہ یہ خط حضرت سلیمٰن علیہ السلام کی طرف سے ہے ـ اور پھر **ملکۂ سبا** نے ، ارکان سلطنت حکومت کے نمائندوں اور فوجی جرنیلوں کا ایک ہنگامی اجلاس بلا کر کہا کہ مجھے بتاؤ کہ اس خط کے جواب میں مجھے کیا کرنا چاہیئے ؟

تو سب نے متفقہ طور پر جواب دیا ـــ
نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ـــــ

کہ ہم قوّت رکھتے ہیں ـــ طاقت پر ہمیں ناز ہے اور ہم سخت لڑائی لڑنے والے جنگجو ہیں ـــ مگر پھر بھی جو تمہارے رائے اور مرضی ہوگی وہی ہماری ہوگی ؛

اب تم اپنا مشورہ دو جنگ کا یا صلح کا ؟

Marfat.com

شہزادی بلقیس اپنے ارکانِ حکومت کی باتیں سنکر سمجھی کہ یہ لوگ جنگ کرنے اور لڑنے مرنے پر آمادہ ہیں تو اسے یہ بات پسند نہ آئی تو پھر انہیں جنگ وجدال کی خرابیوں اور لڑائیوں اور قتل و غارت گری کی تباہ کاریوں کے متعلق فرمایا ——

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ——— کہ

بیشک تم لوگ میرے وفادار ساتھی ہو — بہادر ہو — قوت والے بھی ہو — شجاع بھی اور جنگجو بھی ہو — میری عزت و آبرو کیخاطر اپنی جانیں نثار کرنے والے بھی ہو مگر یہ یاد رہے کہ جب یہ دنیا کے بادشاہ فاتح کی حیثیت سے کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اُسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں —— اور وہاں فتنہ و فساد کا طوفان کھڑا کر دیتے ہیں اور اس بستی کے معزز لوگوں کو ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ اور مال و اسباب لوٹ لیتے ہیں ————

وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ————

اور وہ ایسا کرتے ہی رہتے ہیں جیسا کہ آج آلِ سعود کے شہزادے شاہ فہد نے ایک مسلمان حکومت کو تباہ و برباد کرانے کے لیئے امریکہ کی عیاش فوج اور دوسری عیسائی اور کافروں، مشرکوں کی سلطنت کے اوباش گماشتوں کو اپنی شہزادگی کی کرسی بچانے کیخاطر بلوا کر عرب کے ریگستان کو مسلمان کے خون سے رنگین کرنے میں معروف ہے ————

مگر افسوس کہ " الکفر ملۃ واحدۃ " کی عملی تفسیر تو ظاہر ہوگئی، مگر ابھی تک المسلم ملۃ واحدۃ کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا —— تیس ۳۰ کافر و مشرک یعنی یہود و نصاریٰ کے مقابلہ میں اکیلا **عراق** کا بہادر صدام حسین ۔

قرآن حکیم کا کیا خوبصورت حسنِ اتفاق ہے کہ اُدھر شہزادی بلقیس نے اپنے سرداروں سے کہا ـــــــــ یَا اَیُّھَا الْمَلَاُ ! کہ اے میرے درباریو ! ـــــــ اَفْتُوْنِیْ فِیْ اَمْرِیْ ـ مجھے اس کام کے بارے بارے اپنی اپنی رائے پیش کرو ! ـــــ اور اِدھر حضرت سلیمٰن نے بھی اپنے درباریوں سے بھی یہی فرمایا تھا ـــــــ کہ ـــــــ یَآاَیُّھَا الْمَلَؤُا اَیُّکُمْ اے میرے درباریو لشکریوں اور جرنیلوں تم میں سے کون ہے جو شہزادی بلقیس کا تخت ہمارے پاس لائے ـ

ایک جن نے کہا کہ میں لاتا ہوں ـــــ تیرے اٹھنے سے پہلے ـ فرمایا ـ مجھے اس سے بھی جلدی چاہیئے ـــــــ تو ایک علم والے یعنی برخیا آصف نے کہا ـــــ حضور وہ تخت میں لاتا ہوں ـــ آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے ـــــ

پس سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ تخت پاس موجود ہے ـــــ حالانکہ آصف برخیا جو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا وزیر بھی تھا اور فقیر بھی وہاں سے اٹھا بھی نہیں ـــ غائب بھی نہیں ہُوا اور ہاتھ بھی باہر نہیں نکالے ـ مگر پھر بھی تخت لے آیا ـــــ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ـــــ

حصول قصّہ یہ ہے کہ ملکہ سبا ، شہزادی بلقیس نے کہا ،ـــ

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥

کہ ـــ اے ربّ ـــ آجتک تو میں اپنی جان پر ظلم کرتی رہی کہ سورج کی پوجا کرتی رہی اور اب میں حضرت سلیمٰن کے ساتھ ایک رب پر ایمان لاتی ہوں اور حلقہ بگوش اسلام ہوتی ہوں ـــ

Marfat.com

تفسیر کبیر جلد ۶ صـ ۴۰۳ ۔ تفسیر کنز الایمان اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ ۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ وادیٔ نمل میں سے گزرے تو چیونٹیوں کی سردار نے چیونٹیوں سے کہا کہ اپنی اپنی کھڈوں میں داخل ہو جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت سلیمٰن اور ان کا لشکر تمہیں کچل ڈالے ــــــ

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ــــــ بے خبری میں ــــــ

كَاَنَّهَا عَرَفَتْ اِنَّ النَّبِىَّ مَعْصُوْمٌ فَلَا يَقَعُ مِنْهُ هٰذِهِ الْحَيَوَانَاتُ اِلَّا عَلٰى سَبِيْلِ السَّهْوِ ــــــ کہ وہ چیونٹی جانتی تھی کہ حضرت سلیمٰن علیہ السلام نبیؑ ہیں اور ہر خطا سے معصوم ہیں ۔ اور صاحب عدل ہیں اور جبر اور زیادتی آپ کے شایانِ شان نہیں ہے ــــــ اسلیئے وہ گزریں اور بیخبری میں چیونٹیاں کچلی جائیں ــــــ

وَهٰذَا تَنْبِيْهٌ عَظِيْمٌ عَلٰى وُجُوْبِ الْجَزْمِ بِعِصْمَةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ــــــ اور چیونٹی کا یہ کہنا پختہ دلیل ہے اس بات کی کہ تمام انبیاء علیہم السّلام معصوم عن الخطا ہوتے ہیں ــــــ

سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ چونکہ اس چیونٹی نے حضرت سلیمٰن علیہ السلام کو اور تمام انبیاء علیہم السلام کو بھی معصوم عن الخطاء کہا ہے اس لیئے اس کی یہی اچھی نسبت اسے جنّت میں لے جائے گی ــــــ اور ھُدھُد کے خط لے جانے کی اچھی نسبت کے باعث ملکہ سباء شہزادی بلقیس حلقۂ بگوشِ اسلام ہوئی اسلیئے وہ ھُدھُد بھی جنّت میں جائے گا۔

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ امام غزالیؒ اور علامہ صفوریؒ نے سچ کہا ہے۔

Marfat.com

کہ ——————

"نسبت اچھی ہو تو جنّت میں جانا مشکل نہیں ہے۔"

جیسے حضرت سلیمٰن علیہ السّلام کی چیونٹی اور بلقیس شہزادی کا **ھُدھُد** ——

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وزیرِ اعظم جب بے نظیر بھٹو ہوئی تو علمائے کرام نے بخاری شریف کی اس حدیث پاک کے پیش نظر فتویٰ دے دیا کہ نبیّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا —————— کہ

"جس قوم کی سربراہ ایک عورت ہو وہ قوم کبھی ترقی نہیں کرسکتی" ——

تو پیپلز پارٹی کے جاہل اور تنخواہ دار مولویوں اور گمراہ قسم کے عوام نے شہزادی بلقیس کی سربراہی کو دلیل بنا کر پیش کرتے رہے! ——————

مگر وہ سیم زدہ مولوی اتنا بھی نہ سمجھ سکے کہ جب شہزادی بلقیس ملکِ سبا کی سربراہ تھی اس وقت تو وہ کافرہ تھی ——————

مسلمان ہونے اور حضرت سلیمٰن علیہ السلام کے نکاح میں آنے کے بعد کوئی مُلّا ثابت کرے کہ وہ پھر بھی کسی مُلک کی سربراہ رہی ہو! ——

مثلاً —— بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۶۳۷ :—

حضرت ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ ——————

اِنَّ اَھلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوا عَلَیْھِمْ بِنْتَ کِسْرٰی —— کہ

فارس والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو یعنی ایک عورت کو فارس کی سربراہ بنالیا ہے تو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——————

لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ اِمْرَاَۃً —————— کہ یہ قوم

Marfat.com

کبھی فلاح و ترقی نہیں کر سکتی جس قوم نے عورت کو اپنا سربراہ بنا لیا۔ اور زبانِ نبوت سے نکلی ہوئی بات سچ اور حقیقت پر مبنی ثابت ہوئی کہ جب تک پاکستان کے بے علم۔ جاہل اور عیاش لوگوں نے بے نظیر صاحبہ کو ملک کی وزیر اعظم بنائے رکھا ملک پر نحوست و یبوست کے سیاہ بادل ہی چھائے رہے اور ملک کی فلاح و بہبود اور تعمیر و ترقی کے تمام راستے بند ہی رہے !

اور ——— اب **بنگلہ دیش** میں بھی ایسا ہی ہونے والا ہے کہ حالیہ الیکشن میں **خالدہ ضیاء** کی پارٹی بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئی ہے اور وہ بنگلہ دیش کی سربراہ یعنی وزیر اعظم بننے والی ہیں ———

اور اس لعنت کے متعلق جب بنگالی مسلمانوں سے پوچھا جاتا ہے اور نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بخاری شریف کی یہی حدیثِ پاک انہیں سنائی جاتی ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیثِ پاک کی موجودگی میں اور پاکستان کے بڑے بڑے علماء کرام کے ہوتے ہوئے جب بے نظیر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وزیر اعظم بن سکتی ہے تو **خالدہ ضیاء** بنگلہ دیش کی سربراہ کیوں نہیں بن سکتی۔ گویا کہ پاکستان کے اوباش اور بازاری قسم کے لوگوں کی لعنت بنگلہ دیش کے لئے بھی دلیل بن گئی ——— اور اس لعنت کا دروازہ کھولنے والی اسلام کی ٹھیکیدار **جماعت اسلامی** ہے ———

اسلئے کہ صدر ایوب مرحوم اور محترمہ فاطمہ جناح کے درمیان صدارت کا الیکشن ہوا تو اسی جماعت نے عورت کی سربراہی کو جائز قرار دیتے ہوئے ——— محمد علی جناح مرحوم کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کر کے ان کو میدانِ سیاست میں شکست دلائی اور درپردہ ان کی رسوائی کا باعث بنی ———

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

وُلدُل علی علیہ السلام

کتاب ـــ احسن القصص صنـ۵ جناب ابوالحامد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ قارئین کرام ـــ جس طرح اصحاب فیل کا ہاتھی ـــ حضرت یعقوب علیہ السلام کا بھیڑیا ـــ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی ـــ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کا دُنبہ ـــ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی اور شہزادی بلقیس کا پرندہ ہُدہُد آدمی کی جنس کے علاوہ اچھی نسبت کے سبب جنت میں جائیں گے۔ اسی طرح حضرت علی علیہ السّلام کا دُلدُل بھی اچھی نسبت کے باعث جنت میں جائے گا ـــ

حضراتِ گرامی ـــ اسلام کی عظمت۔ دین کی رکھوالی اور ناموس رسالتؐ کی خاطر اسلام اور کفر کے درمیان جتنی بھی جنگیں ہوئیں ہر جنگ میں ذُوالفقارِ حیدری کفر و باطل کے سر پر چمکتی دکھائی دیتی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ جس اسپ تازی پر سوار ہو کر شیرِ خدا میدانِ جہاد میں جاکر توحید

رسالت کے پرچم کو کفر و شرک کی مضبوط دیواروں پر لہرایا کرتے تھے۔ اس گھوڑے کا لقب دُلدُل تھا ـــــــ

مدارج النبوّت ـــــ اُردو ـــــ ص ۲۰۱

جنگِ اُحد میں طلحہ بن ابی طلحہ جو کہ لشکرِ کفار کا علمبردار تھا اس کے مقابلے میں حضرت علی علیہ السلام آئے ـــــــ شیرِ خدا نے اس کے سر پر ذُوالفقار ماری جو اس کافر کا دماغ چاٹتی اور دل چیرتی ہوئی اُسے دو لخت کر گئی ـــــــ

ص ۲۱۱ ـــ جناب علی المرتضٰے رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اس شجاعت اور جواں مردی کے باعث نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــــ

اِنَّہٗ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْہُ ـــــ کہ

"علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں"

حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی ـــــ اَنَا مِنْکُمَا کہ مَیں ان دونوں میں سے ہوں ـــــــ

حق و باطل کے درمیان تلواریں ٹکرا رہی تھیں اور میدانِ جنگ سے شعلے اٹھ رہے تھے کہ غیب سے آواز آئی ! ـــــــ

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیّ ـــــ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار ـــ کہ علیؓ کے علاوہ اور کوئی جوان نہیں ـــــ اور سوائے ذوالفقار کے اور کوئی تلوار نہیں ہے ـــــــ

اسلئے کہ جس تلوار سے شیرِ خدا کفر و باطل کی دیواروں کو پاش پاش کیا کرتے تھے کسی غیبی آواز نے اس تلوار کا نام "ذُوالفقار حیدری" رکھدیا۔

رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ! ـــــــ

Marfat.com

اے علی ! جانتے ہو یہ کس کی آواز تھی ؟ ——

عرض کی نہیں ! ——

فرمایا —— آسمان کے "فرشتہ رضوان" کی آواز تھی۔

۲۱۲ - شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُحد کی جنگ میں مجھ پر تلوار دلت کے سولہ وار ہوئے — بارہ میں نے رد کیے اور چار پر میں گرتا رہا ——

لیکن کوئی حسین وجمیل آدمی میرا بازو پکڑ کر مجھے اٹھا دیتا تھا ——

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ! ——

اے علیؓ —— جانتے ہو وہ کون تھا ؟ ——

عرض کی —— اس کی شکل وصورت دحیہ کلبیؓ سے ملتی جلتی تھی ——

فرمایا —— جبرائیل علیہ السلام تھے ——

اقبالؔ مرحوم نے سچ کہا —— کہ

ع — تیری خاک میں شرر اگر تو خیالِ فکر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوّتِ حیدری

کون علیؓ ؟ —— جس کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھتے ہوئے قضاء ہو جائے تو ڈوبا ہوا سورج واپس آجائے ! —

کون علیؓ ؟ جن کو دیکھنا عین عبادت ہے —

اَلنَّظَرُ اِلیٰ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ

رسولِ اکرمؐ نے فرمایا : ——

اور اس کی ولادت خانہ کعبہ میں ہو اور شہادت مسجد میں !

ع — اللہ کے گھر میں جسکی ولادت ہو جائے ٭ کیوں نہ وہ قبلۂ اربابِ ارادت ہو جائے۔

Marfat.com

اس کی اپنی عبادت کا کمال کیا ہوگا
جس کو دیکھنا بھی عین عبادت ہو جائے
اور
کسے را میسر نہ شد ایں سعادت
بکعبہ ولادت بمسجد شہادت

شیرِ خدا رضی اللہ تعالےٰ عنہ جہاں حکمت و علم اور دانائی کا سرچشمہ۔ حق و ہدایت کا مرکز۔ لطف و کرم کا پیکر۔ طہارت و نفاست کا مجسمہ۔ فقر و غنا اور درویشی کا منبع اور حقیقت و معرفت کے بحرِ بیکراں تھے وہاں وہ بہادری و شجاعت کے کوہِ گراں اور وفاداری و جانثاری کی چٹان بھی تھے۔

بخاری شریف۔ جلد اوّل ص ۵۲۵۔ مسلم شریف جلد ۲ ص ۲۷۹۔ ترمذی شریف جلد ص ۲۱۴۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۳۔

تاریخ اسلام میں جنگِ خیبر کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے کہ کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اسلام کا جھنڈا لے کر خیبر کی فتح کے لئے گئے مگر کسی کو بھی کامیابی حاصل نہ ہو سکی ــــــ

آخر ایک دن امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ــــــ

لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ۔

"کہ کل میں اسلام کا جھنڈا اپنے اس غلام کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ فتح دے گا" ــــــ

اور ــــــ وہ شخص ایسا ہے۔

يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ــــــ کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ

محبت کرتے ہیں ــــــ اور وہ اللہ اور رسولؐ سے محبت رکھتا ہے۔"

زبانِ نبوتؐ سے یہ مژدہ جانفزا سُن کر ہر ایک کی تمنا تھی کہ اسلام کا جھنڈا اُسے عطا ہو! ــــــ لیکن صبح ہوئی تو سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ــــــ

اَیْنَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِی طَالِب! ــــــ کہ

علیؓ ابنِ ابی طالب کہاں ہیں؟ ــــــ

جواب ملا ــــــ ان کی تو آنکھیں دُکھتی ہیں! ــــــ

حکم ہوا ــــــ انہیں بلا کر لاؤ! ــــــ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ حاضرِ خدمت ہو گئے، کہ ان کی آنکھیں آشوبِ چشم کی وجہ سے کھل نہیں رہی اور بہت زیادہ تکلیف میں ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ کی آنکھوں پر لگایا۔

بس یہ لعابِ دہن مصطفویؐ کا اعجاز تھا کہ حضرت علیؓ کی دُکھتی آنکھیں تاروں کی طرح چمکنے لگیں اور آشوبِ چشم جاتا رہا ــــــ

پھر والیٔ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا جھنڈا حضرت علیؓ کو عطا کیا۔ ذوالفقارِ حیدری کمر سے باندھی اور دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔ بس پھر لشکرِ اسلام لے کر خیبر کی طرف روانہ ہو گئے۔ دِل میں عشقِ رسولؐ تھا، سینہ میں دین کی تڑپ۔ ہاتھوں میں اسلام کا جھنڈا اور دماغ میں شہادت کا شوق ــــــ علیؓ نے جھنڈا ہوا میں لہرایا تو فضائے آسمانی نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھی ــــــ

احبابِ کرام! ــــــ یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جھنڈا حضرت علیؓ کو عطا کیا وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنہا کی چادر مبارک سے تیار کیا تھا. جیسا کہ ـــــــــ

انسان العیون ـــ المعروف سیرۃ حلبیہ - جلد ۲ صـ ۲۳۴ عن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ ـــــــ

وَكَانَتْ رَايَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءُ مِنْ بُرْدٍ لِعَائِشَةَ تُدْعَى الْعِقَابُ ـــــ اور اس جھنڈے کا نام عقاب تھا۔
وَلَعَلَّ السَّوَادَ وَكَانَ كِتَابَةً فِيْ ذَالِكَ الْعَلَمِ لِوَاءُ اَبْيَضُ مَكْتُوْبٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـــــــــ کہ

رنگ اس جھنڈے کا سیاہ تھا اور اس پر سفید رنگ سے کلمہ شریف لکھا ہوا تھا۔ يُقَالُ لَهُ الْعِقَابُ ـــــ اسے عقاب کہتے تھے!

اس مسلمہ حقیقت کے بعد اگر شیعہ حضرات، حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مابین زمانۂ نبوت کے وقت یا نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اختلاف یا عداوت تھی تو ایسے حضرات کی عقل و ہوش پر سوائے افسوس کے اور کیا کیا جاسکتا ہے۔!

اگر دونوں میں کوئی عداوت اور نفرت ہوتی تو حضرت علی علیہ السلام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر مبارک سے تیار کیا ہوا اسلام کا جھنڈا کبھی نہ پکڑتے!

دوسری بات جو اس حدیث پاک سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے۔ کہ وہ بے ادب اور گستاخ لوگ یہ کہتے ہیں کہ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا۔ ان کا یہ مقام نبوت اور علم رسالت پر ایک دھبہ ہے۔ اسلئے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــ بخدا ـــ کہ کل میں جھنڈا اسے دونگا جو خیبر فتح

Marfat.com

کر کے آئے گا اور پھر ایسا ہی ہُوا ۔ تو اور علمِ غیب کسے کہتے ہیں ۔ !

پس ثابت ہُوا ـــــــ کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ـــــــ

عالم الغیب ہیں ـــــــ

اور پھر شیرِ خدا نے خیبر کی زمین پر اسلام کا علم گاڑ دیا ـــــــ خیبر کے قلعہ قموص کا کمانڈر اور مشہورِ زمانہ یہودی شہ زور پہلوان **مرحب** جس کی بہادری اور جنگی حکمت کی داستانیں پوری دنیائے کفر و شرک میں ضرب المثل تھیں حضرت علی علیہ السلام کے مقابلہ میں آیا ـــــــ پورا جسم لوہے میں غرق ۔ سر پہ دو من لوہے کا خود پہنے اور ہاتھ میں بھاری بھر کم فولادی گرز تھا ـــــــ

شیرِ خدا نے یہ رجز پڑھا اور مقابلہ کے لئے آگے بڑھے ۔ سمتنی امی حیدر

کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہُوا ہے !

بس پھر دو تلواریں آپس میں ٹکرائیں ـــــــ ایک اسلام کو مٹانے کے لئے اور دوسری اسلام کو بچانے کے لئے ۔ ـــــــ

مرحب نے بڑی ہوشیاری سے وار کئے جنہیں حضرت علی نے بڑی جوانمردی سے روکا ـــــــ

مرحب نے گرز ہوا میں لہرائی ـــــــ شیرِ خدا نے پکڑ لی ۔ اور زوردار جھٹکا دیا ۔ گرز زمین پہ گر گئی !

حضرت علی علیہ السلام کے **دُلدُل** نے اپنے دونوں اگلے کھُر اٹھائے اور مرحب کے کندھوں پر مارے ۔ اور ساتھ حضرت علیؓ نے ذوالفقار حیدری کو یہودی مرحب کے سر پہ لہرایا ۔ اس نے حیدرؓ کی شمشیر کو ڈھال پہ روکا ۔ مگر ذوالفقار کی دھار ڈھال کے دو ٹکڑے کرتی ہوئی ، مرحب کے بدن اور گھوڑے کو چیرتی ہوئی

Marfat.com

زمین پر آئی ——— تو زمین پکار اُٹھی ——— !

یا اللہ مجھے علی کی تلوار سے بچالے ! ———

جنگ کے دوران ایک ایسا وقت بھی آیا کہ اللہ تعالےٰ کے شیر نے جوش میں آ کر قلعہ کی دیوار کو زور سے ہلایا — کہ زلزلہ آگیا — اور درِ خیبر کو چالیس گز کے فاصلے پر پھینک دیا۔ فتح و نصرت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قدم چومے ——— اور اسلام کا پرچم خیبر کے قلعہ پر لہرا دیا گیا ———

علامہ اقبال مرحوم نے سچ کہا ہے کہ — ؏

کبھی تنہائیِ کوہ و دمنِ عشق
کبھی سوز و سرور انجمنِ عشق
کبھی سرمایۂ محراب و منبر
کبھی مولا علیؓ خیبر شکنِ عشق

Marfat.com

تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۱۸ - ریاض النضرۃ جلد جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ - موضوعات کبیر صفحہ ۳۶ - مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــــ

حَمَلَ عَلِیٌّ بَابَ خَیْبَرَ فَاجْتَمَعَ بَعْدَہٗ عَلَیْہِ سِتُّوْنَ رَجُلاً ثُمَّ یَحْمِلُہٗ۔ ــــــــــ کہ

"ساٹھ آدمی بھی اس دروازہ کو نہ اٹھا سکے!"

ع
آ بتاؤں تجھے ناداں میں شانِ حیدرؓ
اس جہاں سے اونچا ہے جہانِ حیدرؓ
آج بھی جنگ میں اعزازِ کمالِ جرأت
مردِ میداں کو ملتا ہے نشانِ حیدرؓ

یوں تو عہدِ رسالتؐ میں اسلام و کفر کی کوئی جنگ ایسی نہیں جس میں حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے اپنی بہادری و شجاعت کے جوہر دکھا کر "اسد اللہ الغالب" کا تمغہ حاصل نہ کیا ہو ـــــــــــ مگر غزوۂ خندق - میں حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے جس بہادری اور جواں مردی، جاں نثاری و شجاعت کا مظاہرہ کیا اس پر زمین والے تو کیا ـــــــــــ آسمان والے فرشتے بھی دادِ تحسین کے پھول برسائے بغیر نہ رہ سکے! -

کفر و باطل مکمل اتحاد و یگانگت کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیئس ہزار جری، آزمودہ کار، لڑاکا، بہادر اور جنگجو جوان لے کر اسلام کے خلاف ایک فیصلہ کُن لڑائی، سامان حرب کی کثرت سے سرشار، اسلام اور اس کو ماننے والوں کو اس بار صفحۂ ہستی سے بالکل نیست و نابود کر دینے کا ارادہ

Marfat.com

لے کر آیا تھا ـــــــــــــــ

اور اس لشکرِ کفار میں دنیائے کفُر کا ایک مشہور شہسوار عمرو بن ابنِ ودّ بھی شامل تھا ـــــــــــ جو کہ ایک ہزار سواروں کے برابر مانا جاتا تھا ـــــــــ

باطل کے لاؤ لشکر اور سامانِ حرب کو دیکھ مٹھی بھر مسلمانوں کے دِل دہل گئے ـــــــــــ

اور پھر وہی ابنِ وُدّ اپنے گھوڑے کو ایڑھ لگا کر اور خندق پھاند کر لشکرِ اسلام کے سامنے آن پہنچا ـــــــــــــــــــــــ اور بڑے ہی تکبّر و غرور سے باواز بلند پکارا ! ـــــــــــــــــ

ھَلْ مِنْ مُبَازِرٍ

کہ کوئی ہے مسلمان جو مقابلہ کرنے کو تیار ہے ۔

شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے لشکرِ اسلام کی طرف نگاہ اُٹھائی ، تمام مسلمان دم بخود تھے

اس کافرِ متکبّر نے پھر اپنے الفاظ دہرائے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکرِ اسلام کے مجاھدوں کی پھر نظر دوڑائی اور سب دم بخود دکھائی دیئے ، کسی میں حوصلہ و ہمت نظر نہ آیا !

پھر ـــــــ جب ابنِ ودّ نے تیسری بار دعوتِ مبارزت دی تو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا دُلدُلؔ پورے جوش سے زمین پر اپنے سُمّ مارنے لگا اور اس کے قدموں کی ٹھوکروں سے زمین چنگاریاں پھوٹنے لگیں ۔ اس کے ساتھ ہی خونِ حیدرؓ بھی جوش میں آگیا ۔ وہ لشکر کی صف سے

Marfat.com

باہر آئے، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر ان کے قدم چومے اور —— اجازت کے طلب گار ہوئے ——

نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کے ساتھ، شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی —— ذُوالفقارِ حیدری عطا فرمائی اور اپنا عمامۂ مُبارک حضرت علی المرتضٰے کے سرِ مبارک پر رکھکر فرمایا ——

علیؓ —— جاؤ!

اس کافر کو تیرے سپرد کیا —— اور

تجھے —— اَللہ جل شَانُہٗ کے حوالے!

اور —— پھر —— ؎

پئے تعظیم جُھک کر اور ھادی کی رضا لے کر
چلا میداں میں شیرِ خُدا نام خُدا لے کر

نہ سینہ پر زرّہ تھی اور نہ سر پر خود پہنا تھا
فقط تلوار تھی تلوار ہی مردوں کا گہنا تھا

اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے بھی اپنے اسپِ تازی - یعنی دُلدُل کو اشارہ دے کر اس کی راسوں کو ڈھیلا کیا تو وہ بھی عُقابُ کی طرح کُفر پر جھپٹنے کے لئے میدان کارزار میں آ گیا ——

اور پھر —— دو تلواریں آپس میں ٹکرانے لگیں اور شعلے اُگلنے لگیں —— ایک حق و اسلام کی تباہی کے لئے اور دوسری اِنکی پشت پناہی اور حفاظت کے لئے!

ابنِ وُدّ کے پاس —— پٹہ —— بانا - بانک او کمان تھی -

اور حضرت علی علیہ السلام کے پاس صرف ذوالفقارِ حیدری ۔ نگاہِ مصطفیٰ اور — قوّتِ ایمان تھی ———

فولادی تلواروں کی جھنکار ——— زہر آلود شمشیروں کا ٹکراؤ بجلی کی کڑک اور چمک اور آہنی ڈھالوں کی کھڑکھڑاہٹ سے خندق بھی لرز رہی تھی ———

عین اس وقت جبکہ دونوں جنگجو اپنی اپنی بہادری کے جوہر دکھا رہے تھے ——— محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھائی ——— اور اسلام و کفر کے میدان میں دونوں جرنیلوں کے اندازِ سپہ گری کو دیکھا ——— اور فرمایا! ———

بَرَزَ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ مَعَ الْکُفْرِ کُلِّہٖ ——— کہ

"آج مکمل ایمان، مکمل کفر سے لڑ رہا ہے ——— مکمل ایمان علی المرتضیٰ رض ——— اور ——— مکمل کفر ابنِ وُدّ ———

وہ جوش میں تھا ——— اور ——— یہ ہوش میں!

وہ غصّہ میں بھر بھرا رہا تھا ——— اور ——— یہ حوصلہ سے مسکرا رہا تھا۔

آخرکار حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے ایسی ضربِ حیدری لگائی کہ وہ روک نہ سکا اور زمین پر گر کر تڑپنے لگا آپ نے اس مردود کے سینے پر چڑھ کر اس کا سر کاٹ کر دوبارہ نعرۂ تکبیر بلند کیا جس سے فضائے آسمانی گونج اٹھی ——— اور

اس طرح غزوۂ خندق میں شیرِ خدا رض اور ان کے دُلدُل کی جانثاری اور جاں سپاری سے اسلام کو کفر پر ——— توحید کو شرک پر ——— حق کو باطل پر ——— اور نیکی کو بدی پر ——— اور انسانیّت کو بربریت پر

مکمل اور فیصلہ کن فتح حاصل ہوئی ـــــــــــ

اور حضرت علی علیہ السلام کو اس شجاعت کے صلہ میں دربار مصطفٰے سے یہ انعام

ملا! ــــــــــــــــ

ضَرْبَۃُ عَلِیٍّ یَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ - کہ

"غزوۂ خندق میں علی علیہ السلام کی جنگ تمام مسلمانوں کے اعمال سے

افضل ہے۔"

مدارج النبوت ـ جلد ۲ صـ ۲۴۴ ـــــــــــــ

لَمُبَارَزَۃُ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ

اَعْمَالِ اُمَّتِیْ !

تفسیر کبیر جلد ۲ صـ ۳۰۱ ـــــــــــــ

جنگ اور فتح کے بعد نبیؐ نے علیؑ سے پوچھا کہ جب تم ابنِ ودّ سے لڑ

رہے تھے تو کیا محسوس کر رہے تھے ؟ ـــــــــ

جواب دیا! آقا ـــــــــ

لَوْکَانَ اَھْلُ الْعَرَبِ فِیْ جَانِبِ الْاٰخَرِ لَقَدَرْتُ عَلَیْھِمْ۔

کہ اگر تمام عرب کے بہادر ایک طرف ہوتے تو میں اکیلا ہی ان کے لئے

کافی تھا ـــــ اور میں انپر غالب آجاتا ـــــ اور

ایسا ہوتا بھی کیوں نہ! ـــــــــ

اسلئے کہ شیرِ خدا کی شان تو یہ ہے ـــــ کہ ؏

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوّتِ پروردگار

لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیْ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار

Marfat.com

ان تمام مسلمہ حقائق کے پیشِ نظر سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ جنگِ بدر سے لیکر، جنگِ اُحد۔ حنین۔ خندق اور دوسرے غزوات میں جس **دُلدُل** پر سوار ہو کر حق و اسلام کی عظمت کے لئے ساری زندگی کفر و باطل کے ساتھ نبرد آزما رہے ــــــــــ

اور آپ کا **دُلدُل** بھی ہر میدان ــــــ ہر جنگ اور ہر لڑائی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پورا پورا ساتھ دیتا رہا، اسی اچھی نسبت کے سبب حضرت علی علیہ السلام کا دُلدُل بھی جنّت میں جائے گا ــــــــــ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے۔ کہ " نسبت اچھی ہو تو جنت میں جانا مشکل نہیں۔"

الغرض ــــــــــ

حضرت علی کی جانبازی ــــــ شیرِ خدا کی مردانگی اور **اسد اللہ الغالب** کی شجاعت کا یہ عالم تھا کہ ــــــــــ

میدانِ جنگ میں بڑے بڑے بہادروں ناموَر شہسواروں اور جنگجوؤں کے مقابلہ میں بے خوف و خطر نکل آتے تھے اور قوت ارادی کا یہ عالم تھا کہ موت پر اپنا قبضہ سمجھتے تھے ــــــــــ

یہی وجہ ہے کہ آجتک کسی مؤرخ۔ کسی تاریخ دان اور کسی واقعہ نگار نے شیرِ خدا کی قوت و طاقت کے متعلق صحیح طور پر کچھ نہیں لکھا ــــــ آخرکار ان کے جنگی کارناموں اور ان کی اسلامی فتوحات کو دیکھ کر یہی کہنا پڑتا ہے کہ

شاہِ مرداں، شیرِ یزداں، قوّتِ پروردگار
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار

Marfat.com

نسبت باعثِ جنّت

قارئین کرام!

مذکورہ بالا حقائق کے ہوتے ہوئے یہ کتنے افسوس کی بات ہے اور کتنی ستم ظریفی ہے کہ خارجی لوگ اس مردِ مجاہد، مولائے کائنات۔ فاتحِ خیبر اور دامادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کو نام نہاد خلافت سمجھتے ہیں [۱] اور ان کی جرأت و شجاعت کو ایک وہم و گمان تصوّر کرتے ہیں اور سب سے بڑا ظلم تو یہ ہے کہ

یہ بے ادب و گستاخ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کے والدِ گرامی حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نعوذ باللہ کافر اور جہنمی مانتے ہیں ——

ان گستاخ لوگوں کے ایسے بیہودہ سوالات کا ایک ہی جواب ہے کہ

"جسے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خلافت کا اعتراف نہیں
ہزار سجدے کرے کوئی گناہ معاف نہیں
بدن پہ حج کا احرام اور دل میں بغضِ علی رضؓ
یہ کعبہ پاک کے پھیرے تو ہیں طواف نہیں

---

[۱]:۔ کتاب حسن بن علی صفحہ ۴۹ از فیض عالم صدّیقی

Marfat.com

لَافَتیٰ اِلَّاعَلِیٌّ لَاسَیْفَ اِلَّاذُوالْفِقَارُ

کا اعزاز خصوصی

مدارج النبوّت ـــــ شیخ عبدالحق محدّث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ

"جنگِ بدر کی ذلت آمیز اور عبرت ناک شکست کا بدلہ لینے کی غرض سے مشرکین مکہ نے میدانِ اُحد میں ایک عظیم لشکر کے ساتھ پَرے جمائے۔" ـــــ

حضرات محترم! یاد رہے کہ اسی جنگ میں رسولِ اکرم صلی اللہ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور اسی لڑائی میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ـــ اور اسلام و کُفر کے اسی تصادم میں حضرت علی علیہ السلام کو

"لَافَتیٰ اِلَّاعَلِیٌّ لَاسَیْفَ اِلَّاذُوالْفِقَارُ" کا تمغۂ جرأت اور شجاعت کا خصوصی اعزاز بھی عطا ہوا۔ ـــــ

اصل واقعہ کچھ یوں ہے کہ جنگ اُحد میں طلحہ بن ابی طلحہ جو کہ لشکر کفار کا علمبردار تھا کے مقابلہ میں حضرت علی شیرِ خُدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کے سر پہ تلوار ماری جو اس کافر کا سر، دل اور دماغ چیرتی ہوئی نکل گئی۔ ـــــ

لیکن شیر خُدا رضی اللہ تعالیٰ نے اُسے جان سے نہیں مارا ـــــ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کافر کو جان سے نہ مارنے کا سبب پوچھا

Marfat.com

توحضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ گرتے وقت اس کی شرمگاہ کھل گئی تھی اور میری شجاعت نے یہ پسند نہ کیا کہ میں اسے اس حالت میں قتل کروں۔

صـ۲۱۱ اردو ترجمہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی شجاعت اور جوان مردی کے باعث رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــــــ

اِنَّهٗ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ ـــــــ

کہ "علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں" ـــــــ

حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی! ـــــــ

اَنَا مِنْكُمْ ـــــــ

کہ "میں تم دونوں میں سے ہوں" ـــــــ

عین اس وقت جب کہ نطلحہ بن طلحہ کے مقابلہ میں حضرت علی رضی اللہ اپنی شجاعت۔ جوان مردی اور شمشیر زنی کے جوہر دکھا رہے تھے کہ غیب سے ایک آواز آئی ـــــــ

لَافَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ ـــــــ لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَارْ

کہ "سوائے علی کے اور کوئی جوان نہیں اور سوائے علی کی تلوار کے اور کوئی تلوار نہیں ہے!" ـــــــ

نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سن کر فرمایا!

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جانتے ہو کہ یہ کس کی آواز تھی؟

عرض کی ـــــــ نہیں!

فرمایا! ـــــــ آسمان کے فرشتہ رضوان کی آواز تھی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اُحد کی جنگ میں مجھ پر تلوارِ ن

کے سولہ[۱۶] وار ہوئے۔

بارہ مَیں نے روک لئے اور چار پر میں گرتا رہا لیکن کوئی حُسین و جمیل آدمی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اٹھاتا رہا! ـــــــ

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جانتے ہو وہ کون تھا؟

عرض کی ـــــ اتنا جانتا ہوں کہ اس کی شکل وصورت دحیہ کلبی سے ملتی جلتی تھی ـــــــ

فرمایا ـــــ حضرت جبریل علیہ السلام تھے ـــــ

اور ـــ یہ بھی سچ ہے کہ حضرت علی کعبہ میں پیدا ہوئے اور یہ بھی فرمانِ مصطفٰے[۱۷] ہے کہ ـــــــ

اَلنَّظَرُ اِلیٰ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ" ـــــــ کہ

"علی رض ـ کو دیکھنا بھی عبادت ہے"

تو پھر یہ بھی صحیح ہے ـــــ کہ ع

اللہ کے گھر میں جس کی ولادت ہو جائے
کیوں نہ وہ قبلۂ اہلِ ولایت ہو جائے
اس کی اپنی عبادت کا کمال کیا ہوگا،
جس کو دیکھنا بھی عین عبادت ہو جائے

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ناقۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قارئین کرام!

جس طرح اچھی نسبت کے سبب، اصحاب فیل کا ہاتھی ـــــ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی ـــــ حضرت یعقوب علیہ السلام کا بھیڑیا ـــــ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی اور ملکۂ سبا شہزادی بلقیس کا ہُدہُد جنت میں جائیں گے ـــــ

اسی طرح امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ بھی اچھی نسبت کے باعث جنت میں جائے گی ـــــ

حضرات گرامی!

اگرچہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سواریوں پر سواری کی ہے اور ہر سواری قابل تکریم ہے ۔ قابل تعظیم اور قابل ادب واحترام ہے ۔ لیکن وہ **ناقہ** جس پر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سواری فرمایا کرتے تھے اس کی شان وشوکت، عظمت اور اس کی عزت وتکریم کچھ اور ہی ہے ـــــ اور اس ناقہ میں جو کمالات تھے وہ اور کسی سواری میں نہیں تھے ۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آقائے

دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کے لئے دس گھوڑے آئے ــــ

۱ــــ پہلے گھوڑے کا نام **سکب** جس کے معنی پانی بہانے کے ہیں۔ (**قاموس**)
مطلب یہ کہ گھوڑا اپنی تیز رفتاری میں ایسا تھا جیسا کہ پانی رواں دواں ہو!

۲ــــ **دوسرے** گھوڑے کا نام **مُرتجز** تھا ــــــــــ
یہ اچھی آواز میں ہنہناتا تھا ــــــــــ

۳ــــ تیسرے کا نام **لزاز** تھا ــــ نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو بہت پسند فرماتے تھے ــــ لزاز کے معنی گوشت سے بھرا ہُوا۔ اور اسے مقوقس شاہِ اسکندریہ نے ہدیہ کے طور پر حضورؐ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر اسی پر سواری فرمایا کرتے تھے ــــ
المواھب میں ہے کہ تیز رفتاری کے باعث اس کا یہ نام تھا ــــــ
سید المرسلین، صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خچروں پر بھی سواری فرمائی
چنانچہ ــــ طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے ــــــــــ کہ

غزوۂ حنین میں مسلمان کمزور ہو گئے ــــ اِن کے دل و دماغ پر پر لشکرِ کفار کی ہیبت چھا گئی تو رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے **بغلہ شہبا** پر سوار تھے ــــــ یہ آپ کی خچر کا نام تھا ــــــــ

اور ــــ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِسے دُلدُل کے نام سے پکارتے تھے ــــ
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا ــــــــــ
"اے دُلدُل ذرا زمین سے قریب ہو جا تو دُلدُل نے اپنا سینہ زمین کے ساتھ لگا دیا ــــــــ

Marfat.com

نسبت باعث جنت

تو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے دُلدُل پر بیٹھے بیٹھے ہی زمین پر سے ایک مشت خاک اٹھائی اور لشکر کفار کے منہ کی طرف ماری ——

اور فرمایا ——

فَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ——

وہ سب مغلوب ہو گئے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی اعجاز نبوت ہے کہ کائنات ارضی و سماوی کی ہر چیز آپ سے کلام کرتی دکھائی دیتی ہے۔ کہیں شجر و حجر آپ پر درود و سلام کے پھول نچھاور کرتے نظر آتے ہیں اور کہیں جانور آپ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرتے نظر آتے ہیں —— اور کہیں جنگل کے خونخوار درندے آپ کے ساتھ محوِ گفتگو نظر آتے ہیں اور یہی نہیں، بلکہ چاند۔ سورج اور ستارے بھی آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کو اپنی سعادت مندی سمجھتے ہیں! ——

چاند پھٹ جاتا ہے —— سورج واپس لوٹ آتا ہے —— ستارے جھک جاتے ہیں ——

زرقانی۔ جلد ۱ ص ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳ امام محمد بن عبد الباقی۔ نزہت المجالس جلد ۲ ص ۹۷۔ ۹۸ علامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ۔ خصائص الکبریٰ جلد ۱ ص ۴۷۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ سیرت حلبیہ۔ علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ۔ المواہب اللدنیہ ——

"اِنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ —— کہ

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت قریش مکہ کے

Marfat.com

تمام جانور بول اٹھے تھے۔"

وَقَالَتْ قَدْ حُمِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

"اور کہنے لگے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطنِ پاک میں آگیا ہے۔"

وَرَبُّ الْکَعْبَۃِ

"اور ربّ کعبہ کی قسم!

وَھُوَ اَمَانُ الدُّنْیَا وَسِرَاجُ اَھْلِھَا

"اور وہ دنیا کے لئے امن وسلامتی کا ابدی پیغام لے کر آیا ہے اور وہ تاریک راتوں میں روشنی کا مینار بن کر آیا ہے!"

مدارج النبوّت ___ ترجمہ اردو جلد ۲ صـ ۱۰۲۸۔ سیرت حلبیہ جلد ۲ صـ ۷۴ علامہ علی بن محمد برہان الدّین ___

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ خیبر کے بعد

اَصَابَ حِمَارًا اَسْوَدًا

"ایک سیاہ رنگ کا گدھا ملا۔"

فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا!

مَا اِسْمُکَ؟

تیرا نام کیا ہے؟

قَالَ یَزِیْدُ بْنُ شِھَابٍ!

کہا میرا نام یزید بن شہاب ہے!

أَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْ نَسْلِ جَدِّيْ سِتِّيْنَ حِمَارًا كُلُّهُمْ لَا يَرْكَبُهُمْ اِلَّا نَبِيٌّ۔

"اللہ تعالیٰ نے میری نسل میں ساٹھ گدھے ایسے پیدا کئے ہیں جن پر سوائے نبی کے کسی اور نے سواری نہیں کی!"

اور اب میری نسل میں کوئی گدھا نہیں رہا ——

وَلَمْ يَبْقَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ غَيْرُكَ۔

اور اب آپ کے علاوہ نبیوں میں سے کوئی نبی باقی نہیں رہا۔ اور آپ مجھ پر سواری فرماویں تاکہ میری نسل کی رسم پوری ہو جائے ——

میرا یہودی مالک جب بھی مجھ پر سوار ہونے کی کوشش کرتا تو میں اُسے سوار ہونے کی ہرگز اجازت نہ دیتا ——

وہ مجھے بُری طرح مارتا۔ میرے پیٹ پر ڈنڈے برساتا۔ میری پُشت پر بے پناہ کوڑے برساتا تھا ——

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ يَعْفُوْرُ"

"رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج سے تیرا نام یعفور ہے یعنی حکم کی تعمیل کرنے والا۔"

اور اس یعفور گدھے کا کمال یہ تھا کہ جب نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی صحابی کو بلانے کی ضرورت پیش آتی تو آپ یعفور کو حکم فرماتے کہ فلاں صحابی کو بلالاؤ —— تو یعفور گلیوں اور بازاروں اور راستوں سے گزرتا ہُوا اس صحابی کے دروازے پر پہنچ جاتا ——

فَيَقْرَعُهُ بِرَأْسِهٖ —— اپنے سر سے دروازہ کو کھٹکھٹاتا ——

Marfat.com

جب گھر والا دروازے سے باہر آتا ______

فَاَءَ مَا اِلَیْہِ

تو اشارہ کرتا کہ نبیٔ اکرم ﷺ تجھے بُلا رہے ہیں ______

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پاک کے بعد یعفور یہ صدمہ برداشت نہ کر سکا اور ایک کنویں میں گر کر ہلاک ہو گیا ______

اَلْقٰی نَفْسَہٗ فِیْ بِئْرٍ

سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ دیکھو یعفور گدھا تسلیم کرتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب دفترِ انبیاء میں کوئی نبی باقی نہیں رہا یعنی آپ خاتم النبیین ہیں ______ مگر افسوس کہ یہ مرزائی نہیں مانتے تو صاف بات ہے کہ ان سے وہ گدھا ہی بہت اچھا ہے! اور یہ انسان ہو کر بھی گدھے سے بدتر! ______

ہماری بعض کتابوں میں اس یعفور گدھے کو **دراز گوش** بھی لکھا ہے کہتے ہیں کہ یعفور گدھے زیادہ لمبے تھے ______

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تجھے اپنی مادہ کی خواہش ہے۔ عرض کی ہرگز نہیں! ______

تمام سواریوں سے افضل ناقہ

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سواریوں سے افضل ناقہ تھی جس کا نام قصوا ہے۔ قاموس میں یہی بتایا گیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کثرت سے سواری فرماتے تھے، سفر و حضر میں اسی **ناقہ** کو یہ سعادت بھی حاصل تھی

Marfat.com

کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اس پر سواری کے دوران وحی بھی نازل ہُوا کرتی تھی کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی دوسری سواری وحی کے بوجھ کو برداشت نہ کرسکتی تھی۔

صلح حُدیبیہ کے وقت بھی آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی خوش بخت ناقہ پر سوار تھے اور ہجرت کا سفر بھی آپ نے اسی مبارک ناقہ پر کیا تھا۔

نزہت المجالس جلد ۲ صـ ۲۲۸ ۔ علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

" ایک دن ایک اعرابی یہ ناقہ لے کر نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کردیا۔"

مُعارج النبوّت طـ ۶۰۲-۶ —— مُلّا معین الدّین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ

فَلَمَّا رَأَتِ النَّاقَةُ إِلَى النَّبِيِّ قَالَتْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ الْبَشَرِ —— اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَازَيْنَ الْقِيَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَافِعَ الْاُمَمِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت فرمایا —— تو اس نے عرض کی —— کہ میرا مالک مجھے رات کو جنگل میں چرنے کیلئے چھوڑ آیا کرتا تھا اور —— رات کو جنگل کے درندے میرے گرد جمع ہوجاتے اور کہتے!

لَاتُؤْذُوْهَا فَاِنَّهٗ مَرْكَبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ —— کہ " اُسے کوئی ایذا نہ دو کیونکہ یہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری ہے۔"

نزہت المجالس کے الفاظ یہ ہیں ——

لَاتَقْرَبُوْهَا فَاِنَّهَا لِمُحَمَّدٍ —— کہ " اس کے نزدیک مت جاؤ کیونکہ یہ محمدؐ کریم کے لئے ہے۔"

Marfat.com

فَکُنْتُ اُخْرِجُ اَرْعٰی فَیُنَادِی النَّبَاتُ اِلَیَّ اِلَیَّ فَاِنَّکَ لِمُحَمَّدٍ

"اور جب میں جنگل میں چرتی تو چراگاہ کی نباتات مجھے کہتیں کہ میری طرف آؤ اور ہمیں چرو، کیونکہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خاص ہے"

یارسول اللہ اس دن سے میں آپ کے ہجر و فراق میں رو رہی ہوں — آج اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان فرمایا ہے کہ آپ کی زیارت سے فیضیاب ہوئی ہوں۔"

میری ایک درخواست ہے یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ!

فرمایا کہو: ————

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے میرے لیئے یہ اجازت منظور ہو جائے کہ میں جنت میں آپ کی سواری کے کام آسکوں ————

دوسری درخواست یہ ہے کہ ————

آپؐ کے وصالِ پاک سے قبل مجھے موت نصیب ہو جائے تاکہ آپ کی دنیا سے پردہ پوشی کے بعد مجھ پر کوئی دوسرا شخص سواری نہ کر سکے! ———

سیّدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیری دونوں درخواستیں منظور ہیں اور اسی طرح ہوگا جسطرح تو چاہتی ہے ————

پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا! ————

کہ بیٹی یہ بات یاد رکھنا کہ میرے بعد اس ناقہ پر کوئی دوسرا سواری ہرگز نہ کرے تم خود اس بات کی نگرانی کرنا ————

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا تھا اور حضورِ اکرم

Marfat.com

علیہ السلام کے غمِ فرقت میں گم سُم رہنے لگی ـــــــــــــــ

ایک رات حضرت خاتونِ جنّت اس کے قریب سے گزریں تو اس نے سیّدہ شہزادیٔ کونین رضؓ کو دیکھ کر پکاری ! ـــــــــــــــ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ !

مَا شَبَاعَ لِیْ عَلَفٌ وَّلَا شَرَابٌ مِنْہُ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ !

کہ ـ جب سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصالِ پاک ہوا ہے میں نے کھانا پینا چھوڑ رکھا ہے ـــــــــــــــ

اور اے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری دِلبند ـــــ آج میں آپ کے والدِ گرامی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہونے کے لیئے تیار ہوں ـــــ اگر آپ نے کوئی پیغام دینا ہے تو اُن کے حضور پہنچا دوں گی ـ

خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنا دستِ شفقت اس کے سر پر پھیرا ، بس اسی دوران اسکی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ـ

خاتونِ جنّت نے کفن تیار کروایا ـــــ اور گڑھا کھود کر اسے دفن کروا دیا ـ مگر ـــــ تین دن کے بعد جب اس گڑھے کو کھودا گیا تو وہ ناقۂ رسولؐ غائب تھی یہ اس کی کرامت تھی ـــــ کہ

فَاِنَّھَا لَمْ تَنْطِقْ اِلَّا لَھَا وَلِاَبِیْھَا ـــــــــــــــ کہ

اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے والدِ گرامی کے علاوہ اور کسی سے کلام نہیں کیا ـــــــــــــــ

حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو چکا ہے ـــــ اور اب مکہ

مکہ مکرمہ میں ظاہری طور پر کوئی یار و مددگار نہیں ——————

اس لئے ایک رات مشرکین مکّہ اور اسلام کے دشمن اور سیّدِ دو جہاں کے مخالف انہیں قتل کرنے کے ارادہ سے حُجرہ شریف کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں، درِ نبوّت بند تھا - اور والئ کائنات علیہ السلام بسترِ نبوّت پر آرام فرما رہے تھے کہ فرستادہ خدا یعنی حضرت جبریل علیہ السلام نے دستک دی! ——————

نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ——————

کون ہے؟ ——————

جواب ملا جبریلؑ ہوں! ——————

پھر پوچھا - کیوں آئے ہو؟ ——————

عرض کی —— بتاتا ہوں! ——————

دروازہ کھولا! ——————

جبریل علیہ السلام اندر داخل ہوا ——————

بتاؤ رات کے اندھیرے میں کیوں آئے ہو! ——————

جواب دیا —— خدا تعالیٰ کی طرف سے سلام لے کر اور ایک انتہائی ضروری پیغام لے کر حاضر ہوں ——————

فرمایا —— جلدی سے پیغام سناؤ!

عرض کی! ——————

اِنَّ اللّٰہَ یَامُرُکَ اِلْھِجْرَۃَ! —————— کہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہجرت کا حکم فرمایا ہے کہ اٹھو اور مکّہ مکرّمہ کی مقدس بستی کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو جائیے! ——————

Marfat.com

فرشتہ ہجرت کا پیغام دے کر چلا گیا ـــــ تو مرکزِ کائنات نے حرکت کی۔
عرش نے جھک کر دیکھا ـــــ فرشتوں نے درود پڑھا ـــــ حوروں
نے سلامی دی۔ شجر و حجر اداس ہو گئے! ـــــــــــ
نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے باہر دیکھا ـــــ ننگی تلواریں چمک رہی تھیں،
نیزے تنے ہوئے اور تیر کمانوں میں ڈال کر چلّے کھینچے حجرۂ نبوّت مشرکینِ مکہ نے
اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا ـــــــــــ
عرض کی ـــــ اللہ پاک مکان پوری طرح دشمن کے نرغے میں ہے
اور ـــــ ننگی تلواریں رات کے اندھیرے میں چمک رہی ہیں ـــــ کیسے نکلوں؟
جواب آیا ـــــ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے ہوئے کفارِ مکہ اور مشرکینِ
مکّہ کے قریب سے بےخوف نکل جاؤ آپ کسی کو نظر نہیں آئیں گے۔!
رسولِ خدا نے دروازہ کھولا ـــــ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے
ہوئے دشمنوں کی ننگی تلواروں کے سایہ میں نکل گئے ـــــــــــ
مشرکین آپ کے قدموں کی چاپ تو سنتے تھے مگر ان کو دکھائی کچھ نہ دیتا
تھا۔ وہ انتہائی حیران و پریشان نظر آرہے تھے ـــــــــــ اسلئے کہ
اللہ کریم نے ان مشرکین کے آگے پیچھے کاغذ کی طرح باریک دیواریں کھڑی کر دی تھیں
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ کا اندھیرا ان کی آنکھوں پر چھا گیا تھا۔
حفیظ جالندھری مرحوم نے کیا خوب نقشہ کھینچا ہے ـــــ ؎

وہ ڈرتا ہوا وحدت کا دم بھرتا ہوا نکلا
تلاوت سورۂ یٰسین کی کرتا ہوا نکلا
کھنچی ہی رہ گئیں خون ریز خوں آشام شمشیریں
کسی نے کھینچ دی ہوں جس طرح کاغذ کی تصویریں

Marfat.com

شنہشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم — حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے ——— اور فرمایا!

علیؓ ——— مَیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکہّ مکرّمہ کو خیر باد کہکر مدینہ طیبہّ کی طرف اسی وقت روانہ ہو رہا ہوں اور مشرکینِ مکہّ نے میرے قتل کے ارادہ سے میرے مکان کا محاصرہ کر رکھا ہے! ———

آج رات میرے بستر پر تم سو جاؤ! ———

شیرِ خدا سمجھ گئے کہ آج امتحان سخت ہے ———

اس لئے کہ آج رات نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پہ سونا گویا دشمنوں کی تلواروں کے سایۂ میں سونا تھا ———

اور یہ موت و ہلاکت سے دست بدست جنگ تھی! ———

عشق و محبّت کی آزمائش اور قربانی و جانثاری کا امتحان تھا ——— اور مکہّ مکرّمہ کے مشہور قبیلوں کے سر برآوردہ بہادر شمشیر زنوں سے مقابلہ تھا!

ہر لمحہ جان جانے کا خطرہ اور ہر گھڑی موت کا انتظار کرنا تھا ———

کیونکہ کفار آج اٹل ارادہ سے آئے تھے اور آج وہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر کے — حق و اسلام کا خاتمہ کرنے آئے تھے ——— توحید و رسالت کی شمع کو ہمیشہ کے لئے بجھانے کے ارادہ سے آئے تھے ——— اور نیکی و شرافت کے چراغ بجھانے آئے تھے! ———

مگر یہ سب کچھ جاننے کے باوجود بھی علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغیر کسی تامّل کے اپنے آقا علیہ السلام کے بستر پر سونا منظور کر لیا ———

اس لئے کہ آقا کے حکم کے بعد سوچنا ایمان کی توہین ہے — اور پھر علیؓ

کو تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق میں **ایمانِ کُل** کی سند دے دی تھی! ______

تعجّب ہے کہ کفارِ مکہ کو نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کا پتہ چلا اور نہ ہی حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ کے آنے کا! ______

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا ______

اے ابوبکرؓ میں اللہ کے حکم کے تحت مکہ مکرّمہ چھوڑ کر مدینہ منوّرہ جا رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی حکم ہے کہ میں آپ کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاؤں ______ اور آج اگر تم نے میرا ساتھ دیا تو جنت میں بھی آپ میرے ساتھ ہوں گے!

تفسیر امام حسن عسکری صد ۲۱۲

وَاَمَرَكَ تَسْتَصْحِبَ اَبَا بَكْرٍ

محبُوب اکیلے نہ جانا ابوبکرؓ کو بھی ساتھ لے کر جانا ______ اس لئے کہ آج رات اگر ابوبکرؓ نے تمہارا ساتھ دیا ______ تو

كَانَ فِي الْجَنَّةِ مِنْ رُفَقَائِكَ

پھر جنت میں تمہارا رفیق ہوگا ______ مزید فرمایا ______

لِاَبِي بَكْرٍ اَرَضِيْتَ اَنْ تَكُوْنَ مَعِيَ ______ کہ

اے ابوبکر کیا تو راضی ہے۔ آج رات میرے ساتھ چلنے کو ______

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ______

اَمَا لَوْ عِشْتُ اَنَا عُمْرَ الدُّنْيَا ______ کہ

اگر مَیں تمام آپ کی محبت میں سخت عذاب میں مبتلا رہوں تو پھر بھی

Marfat.com

مجھے آپ کی محبّت میں منظور ہے ——————

بخاری شریف جلد ۱ صہ ۵۱۵ — تفسیر کبیر جلد ۴ صہ ۴۲۷ ۔ مشکوٰۃ شریف

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——————

رَحِمَ اللّٰہُ اَبَا بَکْرٍ زَوَّجَنِیْ بِنْتَہٗ وَ اَعْتَقَ بِلَالَ

وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْہِجْرَتِ —————— کہ

اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ پر رحم فرمائے کہ اس نے اپنی بیٹی

میرے نکاح میں دے دی ——————

حضرت بلالؓ کو آزاد کروایا اور مجھے کندھوں پر اُٹھا کر ہجرت کی

رات مدینہ منورہ لے گیا ——————

شیعہ حضرات کی کتابوں کے حوالہ جات

حملہ حیدری — ملا باذل ایرانی جلد ۱ صہ ۴۸-۴۹ - حیات القلوب مُلّا

باقر مجلسی جلد ۲ صہ ۳۲۱ اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام کی صہ ۲۱۲

الغرض — حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے بھی بغیر سوچے سمجھے حضرت علی

کرم اللہ وجہہٗ کی طرح نبی علیہ السلام کے ساتھ جانے کی حامی بھر لی ——

حالانکہ وہ جانتے تھے کہ آج رات نبی علیہ السلام کے ساتھ جانا گویا موت

کو دعوت دینا ہے ۔ اسلئے کہ یہ کوئی تفریحی اور کوئی تجارتی سفر نہیں ہے بلکہ،

زندگی اور موت کا سودا ہے ! ——————

اور کفارِ مکّہ کی خوں آشام شمشیروں سے کھیلنا اور آقا سے پہلے اپنی جان

قربان کرنے کا فیصلہ ہے ! ——————

غارِ ثور سے مدینہ منوّرہ کی راہ پر

غارِ ثور سے نکلے تو مدینہ منوّرہ کی راہ پر چلنے لگے ـــــ ایک محب اور دوسرا محبوب۔

ایک طالب اور دوسرا مطلوب ، ـــــــ

ایک غلام اور دوسرا آقا ، ـــــــ

اور ـــــ ایک صادق ـــــ اور دوسرا صدیق ! ـــــ

حضرات گرامی ! ـــــ آئیے ذرا پیچھے پلٹ کر دیکھیں کہ کفار مکہ کی تلواروں ـــــ اور ـــــ قریشی بہادروں کی فولادی اور آبدار شمشیروں کا کیا بنا؟

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے بسترِ نبوت سے اُٹھ کر نکل آئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ یمنی چادر تان کر حضور علیہ السلام کے بستر پر جا کر لیٹ گئے۔

مشرکینِ مکہ ساری رات اسی انتظار میں رہے کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت گھر سے باہر آئیں اور کب آپ کا کام تمام کر دیا جائے۔

رات گزرتی جا رہی تھی اور بالآخر گذر گئی ـــــــ پو پھٹنے لگی۔

اور لو پھیلنے لگی ـــــــ

تو اب ابو جہل نے رات بھر کے انتظار سے تنگ آکر چھلانگ لگائی ـــــ اور حجرۂ نبوّت میں پہنچ گیا ! ـــــــ

تلوار کا وار کرنے ہی والا تھا کہ حضرت علی علیہ السلام نے چادر کا پلّہ سرکایا۔

ابو جہل ٹھٹک کر رہ گیا ـــــ وہ حیران و پریشان ہو گیا تھا یہ معاملہ اس کی سمجھ سے بالا تھا ـــــ کہ وہ بسترِ نبوت پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھ کر عالم حیرت میں گم تھا ! ـــــــ

Marfat.com

ابو جہل نے پوچھا! ——
علیؓ —— محمدؐ - کہاں ہے؟ ——
حضرت علیؓ نے مسکرا کر جواب دیا —— کہ
ساری رات پہرہ تم نے دیا ہے - اور پوچھ مجھ سے رہے ہو! ——
محمدؐ اور ابو بکرؓ تو اس وقت مدینہ منورہ میں پہنچنے والے ہوں گے!

اور —— پھر مدینہ آ ہی گیا —— مدینہ والوں کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اطلاع بھی مل چکی تھی —— انہوں نے راستوں کو صاف ستھرا کر کے شہر یوں سجایا ہوا تھا کہ کوئی بڑی ہی عظیم ہستی آ رہی ہے جس کے استقبال کے لیئے یہ تیاریاں ہیں —— اسمیں بھی شک نہیں کہ واقعی دو عالم کے سردار آج مدینہ والوں پر احسان کر کے ان کے مہمان بن رہے تھے اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے بلکہ تاقیامت مدینہ منورہ میں رہنے کے لئے ——

آج مدینہ والوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا —— ہر گلی و بازار کو انتہائی شاندار طریقہ سے سجایا گیا تھا - حسین و جمیل محرابیں بنائی گئیں تھیں - پورے شہر میں چہل پہل تھی، لوگ خوشی و مسرت میں جھوم رہے تھے —— ہر ایک نے اپنے مکان کو دولہا بنا رکھا تھا ——

اور —— ہر ایک کی تمنّا تھی کہ رسولِ اکرم علیہ السلام اس کے گھر کو رونق بخشیں اور انہیں اپنی خدمت کا موقع دیں ——

سارا مدینہ —— نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جگمگا رہا تھا —— لوگ باادب قطاریں باندھیں کھڑے تھے —— یہی نہیں بلکہ ——

مسلم شریف جلد ۲ - باب الہجرت ص۴۱۹ ——

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ ۔

"مرد اور خواتین مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ کا راستہ دیکھ رہے تھے!"

وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِى الطَّرِيْقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)۔

"اور چھوٹے چھوٹے لڑکے اور خادم ایک بہت بڑے اور عظیم الشان **جلوس** کی شکل میں گلیوں اور بازاروں اور راستوں میں گھوم رہے تھے اور یہ نعرے لگا رہے تھے یا محمد۔ یارسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔"

اور ساتھ ہی یہ ایمان افروز نغمے الاپ رہے تھے ——

مدینہ میں استقبال

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

اور کہیں معصوم ننھی منی بچیاں تھی جو دف بجاتی تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اشارے کر کے گاتی تھیں کہ —— ع

ہم ہیں لڑکیاں نجار کے عالی گھرانے کی
خوشی ہے آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی

اور لو وہ آگئے۔ ناقہ پر سوار۔ صدیق اکبر ہمراہی ۔ مدینہ پاک میں بہار

آگئی اور نبیؐ کے پسینہ سے مدینہ کے گلشن مہک اُٹھے ———

اونٹنی ۔ ناقہ ——— خراماں خراماں نہایت ہی ادب و احترام سے قدم اٹھاتی ہوئی بازاروں سے گزر رہی تھی ——— اور اہلِ مدینہ دست بستہ عرض کر رہے تھے ———

حضورؐ میرے گھر ——— یارسول اللہ میرے غریب خانہ پر ! ———

یا نبیؐ محترم ——— میری رہائش گاہ میں ———

ہر ایک کی التجاء ——— ہر ایک کی تمنا اور ہر ایک کی آرزو ہے ——— کہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے غریب خانہ پر رونق افروز ہوں ——— مگر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——— مدینے والو! تمہاری عقیدت و محبّت کا شکریہ اور تمہارے ذوق و شوق پر آفرین ہے لیکن

نَاقَتِیْ مَامُوْرٌ مِنَ اللّٰہِ ——— کہ

میری ناقہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے تحت چل رہی ہے ——— یہ جانتی ہے کہ میں نے کہاں ٹھہرنا ہے ——— اسے روکو نہ ——— اسے چلنے دو ——— شہنشاہِ عرب و عجم پورے جاہ و جلال کے ساتھ ناقہ پر سوار ستّر ہزار فرشتوں کے پروں کے سایہ میں جا رہے تھے ——— ناقہ بھی بڑی شان و تمکنت کے ساتھ مدینہ منوّرہ کی گلیوں ——— بازاروں اور راستوں سے گزُرتی ہوئی حضرت ابو ایوبؓ انصاری رضی اللہ تعالےٰ کے غریب خانہ پر جا کر رُک گئی ——— اس لیئے کہ ———

وہ جانتی تھی کہ یمن کے بادشاہ **تبع حمیری** کا وہ خط جو اس نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت سے **نوسو سال** قبل حضورِ اکرم

کی طرف لکھا تھا ــــــ وہ حضرت ابو ایوبؓ انصاریؓ کے پاس محفوظ تھا۔

قارئینِ کرام !

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آدمی کی جنس کے علاوہ آٹھ نو اشیاء ایسی ہیں جو کہ جنت میں جائیں گی ــــــ

لیکن سوچنے کی بات اور غور کرنے کا مقام یہ ہے کہ آخر یہ حیوانات نہ نمازی ۔ نہ حاجی ۔ نہ عالم و عامل اور نہ مکلّف بالشرع یعنی اصحاب کہف کا کُتّا ۔ حضرت یُونس علیہ السلام کی مچھلی ــ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دُنبہ حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کا بھیڑیا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی **ناقہ** یعنی اونٹنی ــــــ

پھر یہ کہ ان کے جنّت میں جانے کا سبب کیا ہے ؟

تو مَیں دو سال تک غور و فکر اور تحقیق کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ کسی اچھی نسبّت کے سبب یہ جانور جنّت میں جائیں گے اور پھر ان کی نسبّت کو میں نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کر دیا ہے ــــــ کہ

" نسبت اچھی ہو تو جنّت میں جانا کوئی مُشکل نہیں

اور پھر کوئی ایک اچھی نسبت کے باعث لیکن

سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی **ناقہ** کئی نسبتوں کے سبب جنت میں جائے گی ــــــ

اوّل : ــــ جب ناقہ نے نبیؐ پاکؐ کو دیکھا تو بول اٹھی ، السلام علیک یا خیر البشر ــــ دوم : ــــ اس پر سواری فرماتے تو

وحی نازل ہوتی تھی جبکہ دیگر کسی سواری پر وحی نازل نہ ہوئی ـــــــ

سوم: ـــــــ ہجرت کے سفر اور مدینہ منوّرہ پہنچ کر نبیّ اکرم علیہ السلام نے فرمایا۔
نَاقَتِیْ مَامُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ ـــــــ کہ
میری ناقہ اللہ کے حکم کے تحت چلتی ہے ـــــــ

چہارم: ـــــــ یہ جانتی تھی کہ تبع حمیری کا خط حضرت ابوایوبؓ انصاری کے پاس ہے۔ ـــــــ

تبع حمیری اور اس کا خط

حضراتِ محترم ـــــــ تبع حمیری کا ذکر قرآنِ مجید میں دو بار آیا ہے۔

ایک ـــــــ سورۃ الدخان ـــــــ آیت ۳۷
اَھُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَّالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ اَھْلَکْنٰھُمْ اِنَّھُمْ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ـــــــ

ترجمہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ ـ "کیا وہ بہتر ہیں یا تبع کی قوم" ـــ ان سے پہلے تھے ـ ہم نے انہیں ہلاک کر دیا، کیونکہ وہ مجرم آدمی تھے ـ"

دوم ـــــــ سورۃ قٓ ـ پارہ ۲۶ ـــــــ آیت ۱۴
وَاَصْحٰبُ الْاَیْکَۃِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ـــــــ یعنی
"اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم"

تفسیرِ حسینی ـــــــ قادری فخر العلماء مولوی فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

نسبت باعث جنّت

لکھتے ہیں کہ تبع حمیری یمن کا بادشاہ تھا اور صاحبِ ایمان تھا ——

اور ان کی قوم تھی جو نہایت ہی طاقتور۔ قوی اور کثیر التعداد تھی ——

تفسیر نسفی جلد ۴ ص ۹۹ ۔

وَهُوَ تُبَّعٌ حِمْيَرِيٌّ كَانَ مُؤْمِنًا وَقَوْمُهُ كَافِرِيْنَ

کہ تبع حمیری خود تو صاحبِ ایمان تھا لیکن اس کی قوم کافر تھی ——

تفسیر کبیر جلد ۷ ص ۴۵۵ — نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، —

لَا تَسُبُّوا تُبَّعًا لِاَنَّهُ كَانَ اَسْلَمَ —— کہ

"تبع کو گالی نہ دو کیونکہ وہ مسلمان تھا" ——

اسلئے —— ذَمَّ اللّٰهُ قَوْمَهُ وَلَمْ يَذُمَّهُ ——

اللہ کریم نے اس کی قوم کی مذمت کی ہے، تبع کی نہیں ۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كَانَ تُبَّعٌ رَجُلًا صَالِحًا ۔

کہ ۔ تبع ایک نیک آدمی تھا ——

تفسیر روح البیان ۔ جلد ۴ ۔ ص ۶۰۸ ——

وَتُبَّعٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِمَنْزِلَةِ الْخَلِيْفَةِ فِي الْاِسْلَامِ ۔ کہ

تبع جاہلیت کے زمانہ میں ایسا ہوتا تھا جیسے کہ اسلام میں خلیفہ

اسعد الحمیری —— مرد مومن و صالح بودہ و بعیسیٰ علیہ السلام ایمان آوردہ وچوں حدیث وصفات رسول صل اللہ علیہ وسلم شنید از اہل کتاب برسالت وے ایمان آورد وگفت ——

کہ — اسعد الحمیری مرد مومن اور صالح انسان تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا مگر جب اس نے اہل کتاب سے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صل اللہ

علیہ وسلم کی صفات اور ان کے معجزات وکمالات کو سُنا تو وہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ــــــــــــــــ

اور اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں یوں اپنی عقیدت کے پھول نچھاور کرتا ہے ــــــــــــــــ

شَہِدْتُ عَلیٰ اَحْمَدَ اَنَّہٗ

رَسُوْلٌ مِنَ اللّٰہِ بَارِیِ النَّسَمِ

کہ ــــ میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے سچے رسُول ہیں ــــ وہ اللہ جو تمام روحوں کو پیدا کرنے والا ہے ۔

فَلَوْ مُدَّ عُمْرِیْ اِلیٰ عُمْرِہٖ

کُنْتُ وَزِیْرًا لَّہٗ وَابْنُ عَمٍّ

"اور ــــ اگر میری عمر نے ان کی عمر تک وفا کی یعنی اگر میں ان کی ولادت تک زندہ رہا تو میں ان کا وزیر بنوں گا ــــ اور ان کی محبت میں اتنا گم ہو جاؤں گا کہ گویا میں انہیں میں سے ہوں ۔"

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلام کے ظہور اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے نو سو (۹۰۰) سال پہلے کی ایک زندہ حقیقت اور ایمان افروز کہانی ہے کہ وہ چار ہزار علماء وحکماء کو ساتھ لے کر اور ایک عظیم لشکر لے کر مکہ مکرمہ میں آیا، لیکن کسی نے اس کی عزت نہ کی ــــــــــــ

تبع حمیری نے وزیروں سے پوچھا کہ میں جہاں بھی گیا ہوں لوگوں نے میرا احترام کیا ۔ میرے استقبال کے لیئے عوام نے راستے سجائے ۔ سنہری تخت بچھائے اور میری عزت افزائی کی مگر یہاں کے لوگوں نے نہ میرا شاہانہ استقبال کیا اور نہ ہی میری عزت افزائی کی ــــــــــــــــ

آخر بات کیا ہے ؟ ——————

اور ایسا کیوں ہُوا ؟ ——————

گفت ایشاں را خانۂ خدا ہست کہ آں را کعبہ گویند ——————

وزیروں نے جواب دیا کہ ان لوگوں کے ہاں ایک خانۂ خدا ہے اور اسے یہ کعبہ کہتے ہیں —— اس کعبہ کے مقابلہ میں یہ لوگ کسی اور کی عزت نہیں کرتے ! -

یہ سُن کر تبع حمیری کی آتشِ غضب بھڑک اُٹھی اور اُس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کا ارادہ کرلیا ——————

لیکن ابھی اس نے اس کی نیّت ہی کی تھی کہ ——————

ربّ العزّت بدردِ سر مبتلا کرد ——————

کہ —— ربّ تعالیٰ نے اسے دردِ سر میں مبتلا کردیا ——————

تبع حمیری کے ساتھ آنے والے علماء نے دعائیں کیں —— حکماء نے دوائیں دیں اور وزراء نے حوصلہ دیا — مگر سب بے سود اس کے سر کا درد کم نہ ہُوا - اور کوئی دُعا بااثر نہ ثابت ہوئی اور نہ ہی کوئی علاج کارگر ہُوا ——————

بالآخر —— تمام لشکریوں —— وزیروں —— علماء اور حکماء نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے اور توبہ کرنے کی درخواست کی اور بُری نیّت سے دست بردار ہونے کی التجاء کی ! ——————

تبع حمیری نے ایسا کیا اور خانہ کعبہ کی دیوار سے لپٹ کر اور اللہ تعالیٰ کے گھر کے دروازہ سے چمٹ کر اور رو رو کر معافی کی درخواست کی تو فوراً اسے شفاء حاصل ہوگئی ——————

پس کعبۃ اللہ را جامہ پوشد —————— کہ

خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا ـــــــــــ
اَوَّلُ مَنْ کَسَا الْکَعْبَۃَ اَسْعَدُ الْحِمْیَرِیُّ ـــــــ کہ
جس نے سب سے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا وہ اسعد الحمیری ہے۔
توبہ کرنے اور خداوند کریم سے معافی مانگنے کے بعد وہ یعنی تبع حمیری
مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگیا ـــــــــــ
اِن دنوں وہاں کوئی شہر ـــ کوئی آبادی اور کوئی بستی آباد نہ تھی۔ صرف
ایک پانی کا چشمہ تھا۔
لشکر کو وہاں ٹھہرایا
علماء نے ـ در کتب خواندہ بودند کہ آں زمینِ یثرب (طیبہ) مہاجر رسُولِ خُدا
نبیٔ آخر الزّماں صلی اللہ علیہ وسلم است ۔
چونکہ علماء نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ یہ خطۂ زمین مبارک آخری نبی حضرت محمد مُصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ ہے ۔ اسلئے انہوں نے فیصلہ کرلیا کہ ہم یہاں سے نہیں
جائیں گے تاوقتیکہ آخری رسُول خُدا کی زیارت سے مشرف باد نہ ہو جائیں ۔
علماء نے تبع کو بھی یہ ایمان افروز خبر سنائی تو اس کے ایمان کے گلشن میں
اور بھی تازہ بہار آگئی ـــــ چار سو مکانات تعمیر کروائے اور محبوبِ خُدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری سن کر اُس نے کئی لونڈیاں خرید کر آزاد کیں اور ایک سال
تک خود بھی خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں قیام پذیر رہا ـــــ
اور پھر اس نے محبّت وعقیدت کے بھرپور جذبات میں امام الانبیاء صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک خط لکھا اور علماء کے حوالے کیا اور تاکید کی کہ نسل در
نسل میرا یہ خط آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیا جائے ـــــ

Marfat.com

چنانچہ تبع حمیری کا وہ خط مبارک مدینہ منوّرہ میں حضرت ابوایوّب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا جس کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ انہیں کے مکان پر آکر ٹھہری! ــــــــــ

خط کا مضمون

تبع حمیری کے خط کا مضمون یہ تھا ــــــــــ

" اے پیغمبر آخر الزماںؐ ـــ اے برگزیدۂ خداوندِ جہاں ۔ اے بروزِ شمارِ مجرماں ۔ من کہ تبعم بتو ایمان آوردم و بر ملتِ توام ۔ و بر ملتِ پدرِ تو ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ۔ مرا فراموش نا کنی و مرا در روزِ قیامت شفیع باش ۔ "

نزہت المجالس ۔ جلد ۲ ۔ صـ ۹۲ ــــــــــ

وَكَتَبَ كِتَابًا يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِرَبِّكَ وَاَنَا عَلٰى دِيْنِكَ ۔ فَاشْفَعْ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاِنِّيْ مِنْ اُمَّتِكَ الْاَوَّلِيْنَ ـ کہ

" اے آخری نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر اور آپ کے ربّ پر ایمان لایا ۔ قیامت کے دن مجھے بھول نہ جائیے گا اور روزِ محشر میری شفاعت ضرور فرما دیجئے ۔ "

جذب القلوب (اردو) صـ ۳۵۷ ۔ "حجۃ اللہ علی العالمین" علامہ یوسف النبھانی صـ ۱۳۹ ــــــــــ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو لیعلیٰ کو دیکھا تو فرمایا ۔

اَنْتَ اَبُوْ يَعْلٰى وَمَعَكَ كِتَابٌ ــــــــ کہ

تو ابولیلیٰ ہے اور تبع حمیری کا خط تیرے ہی پاس ہے ؟

جواب ملا ——— جی ہاں !

فَلَمَّا قُرِاَ قَالَ مَرحَبًا ———

جب وہ خط پڑھا گیا تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحبا فرمایا -

بے ادب اور گستاخ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب نہیں تھا ——— مگر

سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ نبیٔ پاک تو رہے ایک طرف نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ یعنی ڈاچی کو بھی علم تھا کہ تبع حمیری کا رسولِ خدا کی ولادت سے نو سال پہلے کا لکھا ہوا خط مدینہ پاک میں حضرت ابوایوّب انصاری کے پاس محفوظ ہے -

فضائلِ مدینہ منوّرہ

مَدِینہ منوّرہ —— عرشِ اعظم سے بھی افضل

مکّہ پاک دا شہر عجب ہے
پر مٹھری جھوک مدینہ —— ٹھارم سینہ
مکّہ مرکز ہے بے نیازیاں دا
اُتے مدینہ جا ہے کل مسکیناں —— ٹھارم سینہ

ہے شام کا وقت اور دُور ہوں میں اب تک بھی مدینہ سے یا ربّ
یہ وقت ہے وہ جب ہر طائر نزدیکِ نشیمن ہوتا ہے

نہ جنت نہ جنت کی کلیوں میں دیکھا
مزہ جو مدینہ کی گلیوں میں دیکھا

واہ واہ مکے مدینے دی شان واہ واہ
ہے جلال اُودھر تے جمال ایدھر
اُودھر ہون سجدے تے سلام ایدھر
اُودھر کالا غلاف تے بلال رضؓ ایدھر

Marfat.com

اودھر چار مصلّے نے گرد کعبے
چار یار سوہنے باکمال ایدھر
اودھر مالک ہے کُل خزانیاں دا
دنڈن والا ہے بے مثال ایدھر

مسلم شریف جلد ۱ - صفحہ ۴۴۴ - مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۴۰

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے

عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلَائِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنَ وَلَا الدَّجَّالُ ــــــ کہ

"مدینہ منورہ کے دروازوں پر فرشتے مقرر ہیں ــــ طاعون کی بیماری اور دجّال مدینہ منوّرہ میں داخل نہ ہو سکیں گے۔"

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو کعبۃ اللہ کا طواف کر کے مکہ مکرّمہ سے ہی واپس آجاتے ہیں اور مدینہ منورہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے روضہ انور پر جانے کو شرک سمجھتے ہیں وہ ایسے لوگ تو نہیں جو طاعون زدہ ہوں یا پھر ان کا شمار دجّال لعین کے ساتھیوں میں سے ہے۔

کنز الاعمال - جلد ۶ - صفحہ ۲۴۸

غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ شِفَاءٌ مِنَ الْجُذَامِ ــــ
یَبْرَأُ الْجُذَامَ ــــ یُطْفِیُ الْجُذَامَ ــــ کہ

"مدینہ منوّرہ کی خاکِ پاک میں ہر قسم کے کوڑھ و جذام کے واسطے شفا رکھی ہے۔"

مدارج النبوت فارسی - جلد ۲ - صفحہ ۱۴۰ - شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ___________ کہ

"بعدازاں خبیبؓ رابردار آوردند روئے مبارک وے بر جانب مدینہ مطہرہ باشد و از کعبہ منحرف بود ______ کہ

"مشرکین مکہ نے بعدازاں حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تختۂ دار پر لے آئے کہ اس وقت ان کا منہ مبارک مدینہ مطہرہ کی طرف تھا اور کعبہ کی طرف سے چہرہ مبارک پھرا ہوا تھا۔"

کفارِ مکہ نے پوچھا تو فرمایا ___________

مرا ازچہ ضرر ___ حق تعالیٰ فرمودہ است

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ___________ کہ

مجھے اس کا کوئی نقصان نہیں ہے اسلئے کہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جس طرف بھی پھرو گے اللہ کریم ادھر ہی ہوں گے۔

و مدینۃ العظیم قبلہ حقیقی اوست کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراں جا است ___________

"اور میرے لئے حقیقی قبلہ مدینہ منورہ ہی ہے ___ کیونکہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مدینہ مطہرہ میں آرام فرماہیں۔"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حمارِ عزیر علیہ السلام

گرامی قدر حضرات ـــــــ جس طرح آدمیوں کی جنس کے علاوہ اصحاب کہف کا کتا ـــــــ اصحاب فیل کا ہاتھی ـــــــ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی ـــــ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا دنبہ اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ یعنی اونٹنی مبارک اچھی نسبت کے سبب جنت میں جائیں گے اسی طرح اچھی نسبت کے باعث حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا بھی جنت میں جائے گا ـــــــ

قرآن پاک ـــــ سورۃ البقرہ ـــــ پارہ۔ ۳۔ ـــــ
اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ـــــــ

تفسیر کبیر۔ جلد۔۲۔ ص ۳۲۱ ـــ تفسیر خازن ـ جلد ۱۔ ص ۲۰۳ ـ تفسیر روح المعانی۔ جز۔۳ ـــ ص ۳۴ اور ترجمہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ؛ ـــــ

اِنَّ بخْتَ نَصَّرَ خَرَّبَ بَيْتَ الْمُقَدَّسَ ـــــــ کہ بخت نصر نے بیت المقدس کو تباہ و برباد کر دیا۔ بنی اسرائیل کو قتل کیا۔ اور قیدی بنایا تو اس کے بعد حضرت عزیر علیہ السلام ایک دراز گوش یعنی گدھے پر

سوار ہو کر وہاں سے گزرے! ــــــــــــ
دیکھا کہ سارا شہر تباہ ہو چکا ہے ۔ چھتیں گری پڑیں تھیں ــــ دیواریں ہی کھڑی ہیں اور کوئی انسان نظر نہیں آتا ــــ اجڑے ہوئے بیت المقدس کو دیکھ کر حضرت عزیر علیہ السلام نے بڑے تعجب سے کہا! ــــــــــــ
کہ ــــ اللہ کریم اس مبارک بستی کو جو کہ اجڑ چکی ہے اور برباد ہو چکی ہے ۔ اب کیسے آباد کرے گا اور کیوں کر اسے زندہ کرے گا ــــــــــــ
میرا اپنا ایک شعر سنیئے! ؏
نہ کر برباد میرا دل نہ پھر آباد یہ ہوگا!
اُجڑ جائے بستی اگر تو پھر بستی ہے مشکل سے!
حضرت عُزیر علیہ السلام کے یہ کہنے پر کہ اب یہ بستی جو کہ اجڑی ہوئی اور برباد پڑی ہے اور برباد شدہ شہر کو اللہ کریم کس طرح زندہ کرے گا۔ اور اس کی بوسیدہ دیواروں اور ٹوٹی پھوٹی چھتوں کو کیسے نئی حیات عطا کریگا۔ اپنی قدرت اور دسترس دکھانے کے لئے اور اپنے کارخانۂ قدرت کی کارسازی اور ہر شے پر قادر ہونے کا مظاہرہ کروانے کی خاطر حضرت عزیر علیہ السلام کی رُوح قبض کر لی اور ساتھ ہی ان کے حمّار کو بھی موت کی نیند سُلا دیا ــــــــــــ
دو چار سال کے لئے نہیں ــــ بلکہ پورے ایک سو سال یعنی پوری ایک مکمل صدی تک ان پر موت کو طاری رکھا ــــــــــــ
فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ!
فَلَمَّا نَامَ نَزَعَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ
اور جب ان کی روح قبض کی گئی تو صبح کا وقت تھا اور جب سو سال کے بعد

انہیں زندہ کیا گیا تو ـــــ آفتاب غروب ہو رہا تھا ! ـــــــ

حضراتِ محترم ـــــــ

اعجازِ نبوّت اور کمالِ رسالت ملاحظہ ہو کہ کھلے میدان میں حضرت عزیر علیہ السلام اور ان کا دراز گوش مرے پڑے ہیں ـــــــــ مگر کسی کو نظر نہیں آتے۔

کیونکہ ـــــــــــــ

وَقَدْ مَنَعَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ وَمَنَعَ الْعُیُوْنَ اَنْ تَرَاهُ ـــــــ

"اللہ کریم نے درندوں ـــ پرندوں کو ان کے بدن مبارک کو کھانے روک دیا تھا اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تھا تاکہ کوئی آنکھ ان کو دیکھ نہ سکے!" ـــــــــ

جب برس گزر گئے تو ـــــــــــ

اَرْسَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَلِكٌ اِلٰی مَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ فَارِسٍ ۔

"اللہ تعالٰی نے فارس کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کو وہاں کا حکمران بنا دیا۔"

یُقَالُ لَهٗ یُوْشَكْ"

جسے یوشک کے نام سے پکارا جاتا ہے ـــــــــ اور

اس نے پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت طریقہ سے بیت المقدس کو تعمیر و آباد کیا، باغ باغیچے لگائے اور ان کو پھولوں سے سجایا اور در و دیواروں پر نقش و نگار بنوائے اور جو بنی اسرائیل زندہ بچ گئے تھے انہیں دوبارہ وہاں پر آباد کیا۔

ایک سو سال کے بعد اللہ کریم نے حضرت عزیر علیہ السلام کو دوبارہ زندہ کر کے فرمایا! ـــــــــ

Marfat.com

نسبت باعثِ جنّت

کَمۡ لَبِثۡتَ ــــــــــــ

کتنی دیر آپ ٹھہرے ؟ ــــــــــــ

جواب دیا ــــــ ایک دِن یا آدھا دن ! ــــــ

فرمایا نہیں ــــــ سَو سال کے بعد اُٹھے ہو! ــــــ

پھر ــــ آپ کے حمار کو بھی آپ کے سامنے زندہ کیا ــــــ

اور پھر فرمایا! ــــــ

اپنے کھانے پینے کی اشیاء کو دیکھ لو ــــــ نہ گلی ہیں اور نہ سڑی ہیں اور نہ ہی ان کی رنگت بدلی ہے اور نہ ہی بدبودار ہوئیں ہیں ــــــ

بلکہ وہی مزا ــــــ وہی لذّت اور وہی ترو تازہ پن ــــــ

سیّد افتخار الحسن کہتا ہے کہ ایسا ہوتا بھی کیوں نہ ــــ کسی بدمذہب کے ستوؔ نہیں تھے اور نہ ہی کسی بدعقیدہ کی کھجوریں تھیں جو دو تین دن بلعلم فریج میں رکھنے کے باد جُود گل سڑ جاتی ہیں اور ان میں سے بدبو آنے لگتی ہے - بلکہ وہ تو اللہ تعالےٰ کے ایک برگزیدہ رسُول علیہ السلام کی اشیاء تھیں وہ کیسے گُس جاتیں جب کہ ان کی نسبت اچھی تھی - یعنی ــــــ

اللہ کریم کے ایک برگزیدہ پیغمبر کے ساتھ ! ــــــ

اور پھر خداوندِ تعالیٰ نے حضرت عُزیر علیہ السلام کے سامنے ان کے حمّار کو زندہ کیا - ہڈیاں جو بوسیدہ ہو چکی تھیں اور گوشت جو گل سڑ کر ختم ہو چکا تھا - ایک ایک کرا کے تمام اعضاء جُڑتے چلے گئے - اور بالآخر پُورے کا پورا حمار حضرت عُزیر علیہ السلام کے سامنے زندہ ہو کر ہنہنانے لگا - ــــــ

وہ - اللہ کریم کی قدرتِ کاملہ اور مُردوں کو زندہ کرنے کی عظیم صفت کو دیکھ

کر پکار اُٹھے ———— کہ

اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ! —— کہ

"مَیں نے جان لیا ہے کہ اللہ کریم ہر شے پر قادر ہے۔"

یعنی — وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے ———— ع

بادِ خزاں کو بادِ بہاری میں بدل سکتا ہے

سوکھے ہوئے درختوں کو ہرا بھرا کر سکتا ہے

پتھروں کی چٹانوں سے پانی کے چشمے جاری کر سکتا ہے اور جسمانی و روحانی بیماریوں سے نجات دِلا کر اپنے بندوں کو آرام و راحت کا سامان مہیا کر سکتا ہے!

آخر کار —— حضرت عُزیر علیہ السلام، اللہ کی قدرتِ کاملہ کا نظارہ کر کے اُٹھے ———— اور

رَکِبَ حِمَارَہٗ حَتّٰی اَتٰی مَحَلَّتَہٗ فَاَنْکَرَ النَّاسُ۔

اپنے حمار پر سوار ہوئے اور اپنے محلّے میں آ گئے لیکن لوگ آپ کو پہچان نہ سکے ————

فَاِذَا الْعَجُوْزُ عَمْیَاءُ مُقْعَدَۃٌ" ———— پھر

آپ ایک اندھی بوڑھی عورت سے ملے، جو کہ اپنی ٹانگوں سے معذور تھی ————

حضرت عُزیر علیہ السلام نے اس بزرگ بڑھیا سے پوچھا! ————

ھٰذَا مَنْزِلُ عُزَیْرٍ (عَلَیْہِ السَّلَامُ)۔؟

کیا یہ عُزیر علیہ السلام کا مکان ہے؟۔

فَقَالَتْ نَعَمْ — اس نے جواب دیا —— ہاں!

Marfat.com

وَ بَکَتْ ـــــــ اور پھر وہ زار و قطار رونے گی ! ـــــ اور
کہنے لگی کہ اتنی مُدّت گزر گئی ہے کہ ہم نے عزیر علیہ السلام کو نہیں دیکھا !
فَقَالَ اَنَا عُزَیْرٌ ـــــــ
کہا ـــــــ مَیں ہی عُزیرؑ ہوں !
فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ عُزَیْرًا فَقَدْ نَا مِنْ مِائَۃِ سَنَۃٍ
بڑھیا نے تعجب سے کہا سُبحان اللّٰہ عزیر تو ہم سے سو سال پہلے گم ہُوا ہے۔
فرمایا ـــــ مَیں ہی عزیر ہوں خدا تعالےٰ نے مجھے سو سال موت کی
نیند سُلائے رکھا اور پھر مجھے زندہ کیا ہے ! ـــــ
بڑھیا نے کہا ! ـــــــــــ
اِنَّ عُزَیْرًا کَانَ رَجُلاً مُسْتَجَابَۃَ الدَّعْوَۃِ ۔ کہ
عزیر علیہ السلام ایک مستجاب الدعوۃ آدمی ہیں اور ان کی دُعا سے
ہر مرض والا مریض شفایاب ہو جاتا ہے اور ہر مصیبت اور بلا ٹل جایا کرتی ہے ۔
فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَرُدَّ بَصَرِیْ
حَتّٰی اَرَاکَ اِنْ کُنْتَ عُزَیْرً
اور ـــــ اگر تو عُزیرؑ ہے تو دُعا کر کہ اللّٰہ کریم میری آنکھوں کو
بینائی لوٹا دے تاکہ مَیں تجھے دیکھ سکوں اور تجھے پہچان سکوں ! ـــــ
فَدَعَا رَبَّہٗ وَمَسَحَ بِیَدِہٖ عَلٰی عَیْنَیْھَا ـــــ
پس حضرت عزیر علیہ السلام نے اس اس بڑھیا کے لئے دعا فرمائی ۔
اور اپنا دست اس بڑھیا کی آنکھوں پر پھیرا تو وہ فوراً ہی روشن ہو گئیں اور اس
کی آنکھوں کی بینائی لوٹ آئی اور ٹانگوں کی معذوری بھی جاتی رہی ـــــــ

Marfat.com

فَنَظَرَتْ وَقَالَتْ اِنِّیْ اَشْہَدُ اَنَّکَ عُزَیْرٌ۔ بڑھیا نے انہیں دیکھا تو پکار اُٹھی کہ تم تو واقعی حضرت عزیر علیہ السلام ہو ——

پھر وہ بڑھیا بنی اسرائیل کے پاس گئی اور انہیں لے آئی اور ایک گروہ سے کہا۔ کہ حضرت عزیر علیہ السلام دوبارہ آگئے ہیں – یہ دیکھو ان کی دعا سے مجھے بینائی مل گئی ہے۔ اور میری ٹانگیں بھی درست ہوگئی ہیں ——

وَقَالَ اِبْنُہٗ کَانَ لِاَبِیْ شَامَۃٌ سَوْدَاءُ مِثْلَ الْھِلَالِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ ۔ حضرت عزیر علیہ السلام کے فرزند نے کہا کہ میرے باپ کے کندھوں کے درمیان سیاہ بالوں کا ایک ہلال کی طرح کا ایک ہالہ بھی موجود تھا۔ فَکُشِفَ ۔ جب وہ کھولا گیا تو وہ ہالہ موجود تھا۔ پھر سب نے اس کی تصدیق و تائید کردی کہ یہ حضرت عزیر علیہ السلام ہی ہیں ——

قارئین کرام !۔ یاد رہے کہ ہر نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے۔ یعنی ہر نبی کی ہر دعا قبول ہوتی ہے اور چونکہ حضرت عزیر علیہ السلام میں یہ صفت کثرت سے پائی جاتی تھی اور پھر آپکو ایک سو سال تک مُردہ رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو اور آپ کے حمار کو زندہ کیا گیا۔ اپنی قدرتِ کاملہ کا اظہار کرتے ہوئے آپ کے کھانے پینے کی اشیاء کو بھی تروتازہ رکھا گیا کیونکہ ان اشیاء کی اور آپ کے حمار کی نسبت اچھی تھی اسلیئے حضرت عزیر علیہ السلام کا گدھا بھی اچھی نسبت کے باعث جنت میں جائے گا ——

لہٰذا سید افتخار الحسن زیدی سچ کہتا ہے کہ نسبت اچھی ہو تو جنت کا ملنا کوئی مشکل نہیں ہے —— مگر افسوس کہ حضرت عزیر علیہ السلام کے معجزات کو دیکھ کر اور آپ کی ہر دعا قبول ہوتی دیکھ کر یہودیوں نے کہہ دیا عزیر (علیہ السلام) اِبْنُ اللّٰہِ — کہ حضرت عزیر علیہ السلام ۔ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں !۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

دعوات الانبیاء

انبیاء علیہم السلام کی ہر دعا قبول ہوتی ہے ۔ اسلئے کہ یہ شانِ نبوت کے خلاف ہے کہ نبی دُعا کرے اور خُدا تعالیٰ ان کی دُعا قبول نہ کرے!

جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں ہے

پارہ ۲ ۔ سورۃ البقرہ ۔ آیت ۱۸۶

اُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۔

فرمایا اللہ کریم نے کہ "میں دعا کرنے والے کی دعا اور پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں وہ جب بھی دعا کرے اور مجھے پکارے ۔"

یہ تو عوام کے لئے مشروط مژدہ جانفزا ہے ——— اور اگر نبی دعا کرے تو کیا خدا تعالیٰ قبول نہ کرے گا ———

مشکوٰۃ شریف ص ———

حضرت ابو ہریرہ رضی فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ ——— کہ

"ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے ۔"

Marfat.com

حضرت ابراھیم علیہ السّلام کی دُعا ــــــــــ

۲:ــــ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ــ کہ

"اے اللہ کریم خانہ کعبہ مَیں نے تعمیر کر دیا ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ مبعوث فرمادیں۔"

اور پھر نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ــــــــــ

اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ ــــــــــ کہ

"مَیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں پیدا کیا گیا ہوں"۔

پارہ ۳ــ سورۃ اٰلِ عمران ــ آیت ۳۷

۳:ــــ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ

"حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک بیٹے کے لئے اپنے ربّ تعالےٰ سے دعا کی۔"

تو قبول ہوئی اور انہیں حضرت یحیٰ علیہ السلام کی بشارت دی گئی!

حالانکہ دونوں میاں بیوی اس قابل ہی نہیں تھے کہ بچّہ پیدا کر سکیں!

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا بھی ایک فرزندِ ارجمند کے لئے

۴:ــــ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ــــ

دعا نے شرفِ قبول پایا اور حضرت اسماعیل علیہ کی خوشخبری دی گئی،

حالانکہ آپ ایک سو سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے اور زوجہ محترمہ ۹۰ سال کی ہو چکی تھیں۔

حضرت ایوبّ علیہ السلام کی دعا شفاء بیماری کے لئے تھی۔

پارہ ۱۷ ــ سورۃ الانبیاء ــــ

۵:ــــ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ ــــ

کہ اے میرے ربّ کریم بیمار ہوں شفاء عطا فرما دے۔

۶:۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

ہم نے دعا قبول کرتے ہوئے اپنے برگزیدہ رسول کو شفاء عطا فرما دی

پارہ ۲۳ — سورۃ ص

۷:۔ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

پارہ ۱۷ — سورۃ الانبیاء

۸:۔ وَزَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ

زکریا علیہ السلام کی بیٹے کیلئے دعا۔

۹:۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى

ہم نے دعا قبول کرتے ہوئے زکریا علیہ السلام کو ان کے بیٹے یحیٰی علیہ السلام کی خوشخبری دی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

آئینِ وفا

احبابِ کرام!

معاف رکھنا بات دور نکل گئی ——— میں بیان کر رہا تھا کہ واقعات کربلا کے المناک ذکر میں ہر منزل پر آئینِ وفا کا جذبہ نظر آتا ہے ——— ملاحظہ ہو ——— کوفہ کے بے وفا مسلمانوں نے یزیدیت کے خلاف ایک محاذ قائم کرنے کے لئے نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کئی خطوط ارسال کئے کہ یہاں تشریف لے آؤ ———

تو امامِ مظلوم نے حالات کا جائزہ لینے کی غرض سے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بمعہ چھوٹے چھوٹے دو معصوم شہزادوں محمد اور ابراہیم کے کوفہ بھیج دیا ———

ادھر حضرت مسلم بن عقیلؓ کوفہ پہنچے اور ادھر محبِ اہلِ بیت، عاشقِ رسولؐ اور آلِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار غلام نعمان بن بشیر کی جگہ، یزید کی طرف سے ابنِ زیاد کوفہ کا گورنر بن کر کوفہ میں آن وارد ہوا۔

حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ستر سال کے بوڑھے اور محبِ اہلِ بیت حضرت ہانیؓ کے مکان میں قیام پذیر ہو گئے اور ابنِ زیاد کوفہ کی گورنری کے تخت

پر بیٹھ گیا ——————— اور

پھر اس ظالم نے اعلان کر دیا کہ جس گھر سے مسلم بن عقیلؓ اور حضرت حسینؓ علیہ السلام کی آواز سنائی دی، اس گھر کو مسمار کر دیا جائے گا ——— اور جس زبان نے حسین ابنِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا اقرار ہوا وہ زبان بھی کاٹ دی جائے گی ——— اور جو ہاتھ حسین علیہ السلام کی بیعت کے لئے اُٹھیں گے، انہیں توڑ دیا جائے گا ———————

زیاد کی اس خوفناک تقریر کے بعد کوفہ میں سناٹا چھا گیا اور کوفہ والوں نے خلافتِ حقّہ اسلامیہ کا ساتھ چھوڑ دیا اور وفا کی مقدّس چادر کو پھاڑ کر گھروں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔

مگر عاشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور رسمِ وفا پر دل و جان سے نثار ہونے والے حضرت ہانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فیصلہ کر لیا کہ جان جاتی ہے تو جائے مگر ایمان نہ جائے۔

جلّاد اور یزید کے گماشتے ابنِ زیاد کو پتہ چلا کہ مسلم بن عقیل، ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مکان میں پناہ گزین تھے اس نے اپنے ہرکارے بھیج کر حضرت ہانیؓ کو اپنے دربار میں بلایا ———————

اور پھر کوفہ کے دغاباز اور بدسرشت بے وفا لوگوں نے ہی نہیں بلکہ آسمانوں کے معزز و مکرم فرشتوں نے بھی دیکھا کہ حضرت ھانیؓ پابجولاں ابنِ زیاد کے سامنے کھڑے ہیں! ———————

دربار پر گہرا سکوت طاری تھا اور دربار میں ہر آدمی دم سادھے کھڑا تھا کہ ظالم ابن زیاد نے مہرِ سکوت توڑا ——— اور کڑک کر بولا ——— کہ ——— او نمک حرام!

Marfat.com

کیا تو نے میرا کل کا اعلان نہیں سُنا تھا کہ جس نے مسلم بن عقیلؓ کو پناہ دی اُسے قتل کر دیا جائے گا! ——————

حضرت ہانیؓ نے بڑی متانت سے جواب دیا! ——————

ہاں سُنا تھا! ——————

ابنِ زیاد نے گرج کر کہا ——————

تو پھر تو نے خلیفہ یزید کے باغی کو میرے حوالے کیوں نہ کیا؟ ——

حضرت ہانیؓ نے بڑے حوصلہ اور پامردی سے جواب دیا! ——— کہ

میں یزید کو خلیفہ ہی تسلیم نہیں کرتا! ——————

ابنِ زیاد ——— غصہ میں

تو پھر تمہارا خلیفہ کون ہے؟ ——————

حضرت ہانیؓ ——————— جوش میں،

حسینؓ ابنِ علیؓ! ——————

ابن زیاد ——————— بھنجھلا کر

یہ کیوں؟ ——————

حضرت ہانیؓ ——————

کہ حسینؓ مجسمہ حق ہیں اور یزید پیکرِ باطل ——————

ابنِ زیاد ——— تمہاری گردن ماردی جائے گی! ———

حضرت ھانیؓ ——————

ہری ہے شاخِ تمنّا ابھی جلی تو نہیں
وفا کی آگ دبی ہے ابھی بجھی تو نہیں

Marfat.com

اور — جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سرِ میداں مگر جھکی تو نہیں!

ابنِ زیاد — اب بھی اگر مسلمؓ کو میرے حوالے کر دو — تو تمہاری جان بچ سکتی ہے

حضرت ھانیؓ

ع یہ سُنکر حضرت ھانیؓ نے بیباکانہ فرمایا
ارے او ظالم انساں تجھے یہ کس نے بہکایا
کہ ھانیؓ جان کے بدلے تجھے ایمان دے دیگا
تیری شمشیر سے ڈر کر وہ اپنی آن دے دیگا
نہیں ہر گز نہیں میں ھاشمی مہماں نہیں دوں گا
مَیں اپنی جان دے دونگا مگر ایماں نہیں دوں گا

اور پھر ابن زیاد، حضرت ھانیؓ کی اس حق گوئی سے آگ بگولا ہو گیا اور غصّے میں آکر اپنا عصا حضرت ہانیؓ کے سر پر پوری قوت سے دے مارا۔ اس فقیرِ اہل بیت کا سر پھٹ گیا اور اس وفا کے گلشن کے ایک مہکتے ہوئے پھول پر موت کی خزاں کا جھونکا آگیا — خون کا فوارہ بہہ نکلا اور پھر تلوار سے ان کا سر قلم کر کے تن سے جدا کر دیا گیا — اور —

حضرت ھانیؓ کی رُوح مبارک بہشت بریں کی طرف پرواز کر گئی اور رسم وفا کے اس پیکر نے اپنا مقام و مقصد حاصل کر لیا!

مسلمانو! یہ ہے رسمِ وفا کی پاسبانی — اور

Marfat.com

یہ ہے آئینِ وفا پر جان کی قربانی ____

سیّد افتخار الحسن کا یہ پیغام ہے کہ ____

مسلمانو! تم بھی وفا سیکھو اور وفا کرو ! ____

احبابِ کرام ____ غور کرو کہ حضرت ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خاندانِ نبوّت میں سے نہیں تھے ____ اہلِ بیت میں شامل نہ تھے اور ان کا تعلق عترتِ رسولؐ سے بھی نہیں تھا، صرف محبِّ اہلِ بیت تھے۔ خاندانِ نبوّت سے عقیدت رکھتے تھے اور یزید بدمعاش کی غیر اسلامی قیادت کے مخالف تھے، اسی عقیدت و محبّت کی بنا پر رسمِ وفا کو نبھاتے ہوئے اور اپنی وفا کا ثبوت دیتے ہوئے جفا کی تیغ سے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر گئے ____

اور پھر حضرتِ حُرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ____ اہلِ سادات میں سے نہ تھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام سے ان کا دُور کا بھی رشتہ نہ تھا ____

بلکہ ____ انہوں نے نواسۂ رسولؐ کے مقدس قافلہ کو راستہ میں روکا تھا اور امام پاک کے نوری ساتھیوں کے اردگرد گھیرا ڈال کر کربلا کے خونی میدان تک لایا تھا ____

لیکن ____ جب میدان میں نیکی و بدی کی فوجیں ____ اسلام اور کفر کے لشکر اور حق و باطل کے سپاہی آمنے سامنے ہوئے تو لشکرِ یزید میں سے سب سے پہلے لڑنے کے لئے یہی حضرتِ حُرؓ نکلے ____

راکبِ دوشِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس سے لشکرِ اعداء میں ایک سکوت طاری ہو گیا۔ کسی کو جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی، مگر ____ مظلومِ کربلا کی اس پر تاثیر تقریر نے حُرؓ کی آنکھوں سے غفلت کے تمام

پردے اُٹھادیئے ——

اور پھر —— اس نے محبّت بھری نظروں اور عقیدت سے بھرپور نگاہوں سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف دیکھا — تو
نواسۂ رسولؐ کی پیشانی میں جلوۂ نور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نظر آیا تو حیا آگئی گردن جھکا دی اور پھر رسمِ وفا، کو ادا کرنے کے لئے دوڑ کر دامنِ حسینیّت سے لپٹ گیا —— حضرت امام حسین نے پوچھا! ——

حُرؓ —— کیا ہُوا — اور — کیوں آئے ہو؟

عرض کی —— آقا! ؎

بھکاری بن کے یا حضرت تیرے قدموں میں آیا ہُوں
مَیں آنسو شرمساری کے پھٹے دامن میں لایا ہُوں

یا امام برحق —— مَیں قصور دار ہوں کہ آپ کو گھیر کر یہاں لایا ہوں! گنہگار ہوں کہ آپ کو اس بیابان میں اتارا اور شرمندہ ہوں کہ میں نے آپ کو اس شہادت گاہ تک لانے کی جسارت کی اور آپ سے بغاوت کر کے آپ کو اس آفت میں مبتلاء کر دیا ——

مگر اے جگر گوشۂ بتولؓ اب میں اس نافرمانی و بغاوت کی سیاہی کو مٹانا چاہتا ہُوں اور محبّت و عقیدت کی شمع روشن کرنا چاہتا ہوں — اس ظلمت و عداوت کا خاتمہ کر کے عقیدت کے چراغ جلانا چاہتا ہوں، اپنی غلطی کا خمیازہ بھگتنا چاہتا ہوں تاکہ آخرت کے عذاب سے بچ سکوں ——

اور چونکہ آپ کی امامت میں نماز پڑھ چکا ہوں لہٰذا اپنے مقتدی ہونے کا حق ادا کرنا چاہتا ہوں ——

اور جفا کے اندھیروں میں وفا کی قندیل کی روشنی پھیلا کر مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ ــــــــــــــ

"جہنم سے نکلتے ہیں یوں رسمِ وفا والے"!

اسلئے ــــــــــــ یا امام علیہ السلام! ع

بنامِ سیّدِ عالم میری بگڑی بنا دینا
بصدقہ سیّدہ زہرا جہنم سے بچا لینا

حضرت امام علیہ السلام نے حُرؑ کے سر پر دستِ امامت پھیرا اور اس کو مبارزت کی اجازت مرحمت فرما دی ــــــــــــ

شوقِ شہادت میں جھومتے ہوئے حضرت حُرؑ میدانِ کارزار میں پہنچ گئے۔

اور ع ــــــــــــ

پہنچ کر لشکرِ باطل میں پھر شمشیر کو تولا
ہزاروں دشمنوں کے سامنے للکار کر بولا

کہ ــــ میرے عہدِ جفا کے ساتھیو ہوشیار ہو جاؤ
مجھی سے جنگ کرنے کے لیئے تیّار ہو جاؤ

مَیں ساقیٔ کوثر کی چوکھٹ پر سے تمہاری جفا کے مقابلہ میں وفا کا پیالہ پی کر آیا ہوں ــــــــــــ

اور ــــ نگاہِ لطف ساقی نے مری فطرت بدل ڈالی!
ذرا سی دیر میں بدبخت کی قسمت بدل ڈالی!

اور پھر کئی یزید کے وحشی درندوں کو موت کے گھاٹ اتار کر دربارِ امامت میں اپنی جان قربان کر دی اور اسطرح حضرت حُرؑ نے وفا کے دامن پر اپنے خون کی

Marfat.com

سرخی سے ایسا نقش و نگار کیا کہ آسمانوں کے فرشتے بھی تحسین و آفرین کے تحفے بھیجتے رہیں گے ——————

سیّد افتخار الحسن زیدی کا پیغام ہے —————— کہ

مسلمانو! تم بھی وفا سیکھو اور مقتدیو! وفا کرو!

اور —— پھر حضرت بی بی شہر بانو بھی تو ایران کے شہنشاہ کی بیٹی اور نوشیرواں عادل کی پوتی تھی —————— اور

جس کی سادات سے کوئی نسبت نہ تھی —— مگر پھر بھی ایک وفا شعار شریک حیات ہونے کے ناطے سے میدان کربلا کے حق و باطل کے خونیں معرکہ میں اپنے بچوں عون و محمد کو نثار کر کے مسلمان عورتوں کو ایک **وفادار** بیوی ہونے کی راہ بتلا گئی۔

نواسۂ رسول بی بی شہر بانو کے خیمہ میں گئے اور فرمایا۔!

شہر بانو! میں جانتا ہوں کہ تم نوشیرواں عادل کی پوتی اور ایران کے ایک نامور شہنشاہ کی بیٹی ہو۔ اور سنہری تخت پر لیٹنے والی اور پھولوں کی سیج پر سونے والی۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے والی ایران کی مشہور شہزادی ہو —— مگر

میرے گھر میں آ کر تو مٹی کے پیالوں میں گم ہو گئی اور ریشمی لباس کو ٹھکرا کر تم نے ٹاٹ کی چادر میں اپنی شرم و حیا کے موتیوں کو چھپایا ہے۔

جنگ کا نقارہ بجنے والا ہے اور آج میرے پاس سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہے —————— اس لئے

بہتر ہے کہ تم اپنے بچوں کو ساتھ لیکر ایران چلی جاؤ میں سفر کا انتظام کر دیتا ہوں ——————

Marfat.com

نسبت باعث جنّت

وفا شعار بیوی نے مظلومِ کربلا کے قدم چوم لیئے اور دست بدلبستہ عرض کی!

یا امام و میرے وارث اگر میں آج مصیبت کے وقت آپ کو چھوڑ گئی تو پھر قیامت تک مسلمان خواتین مجھے طعنہ دیں گی کہ آخر بیگانی تھی جو کہ مشکل اور آڑے وقت میں اپنے شوہر کا ساتھ چھوڑ گئی ۔ ـــــــــــــــ

اور ـــــ اگر آج میں واپس ایران چلی گئی تو کل قیامت کے روز آپ کے نانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گی ۔ اور سید المرسلین، امام الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دے سکوں گی ۔

اور آپ کے والد گرامی شیرِ خدا حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ تعالےٰ کے پاس کیا منہ لے کر جاؤں گی اور جناب سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کیسے آنکھیں چار کر سکوں گی ـــــــــــــــ

اور اے میرے مالک و آقا حسینؓ ـ یہ ٹھیک ہے کہ میں نوشیرواں عادل کی پوتی اور شہنشاہِ ایران کی بیٹی ہوں ـــــــــــــــ

اور ـــــ یہ بھی درست ہے کہ ایران کے تخت و تاج اور خوبصورت محلات میں رہنے والی شہزادی ہوں ـــــــــــــــ

مگر ـــــ یا حسین رضی اللہ عنہ ! ؎

نہیں ہے مجھ کو کوئی ناز کسرای کے گھرانے پر
مجھے تو فخر ہے آقا تمہارے آستانے پر
زہے قسمت محمد مصطفٰےؐ کے گھر کی لونڈی ہوں
مجھے بزدل نہ سمجھو مرتضٰےؓ کے در کی لونڈی ہوں
بوقتِ امتحاں یہ گود خود ویران کر دوں گی
نبیؐ کے دین کی خاطر بچے قربان کر دوں گی

مگر جھکنے نہ دوں گی عظمت اسلام کا پرچم
سدا اونچا رہے گا مصطفٰیؐ کے نام کا پرچم

سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ بی بی شہر بانو تیرے قدموں پہ نثار —— تیری اطاعت و فرمانبرداری پر قربان اور تیری وفا پر فدا۔

تیرے لئے ایران کا تخت و تاج کہاں اور پھر مدینہ منورہ کا حجرہ کہاں — ریشمی بستر کہاں — اطلس و کمخواب کا لباس کہاں اور پھر کھجور کی چٹائی اور بوریا ٹاٹ کی چادر کہاں ——

اور تیرے لئے سونے و چاندی کے برتن کہاں اور پھر مٹی کے پیالے اور آبخورے کہاں اور تیری فطرت میں پہلا سا جور و جفا کہاں اور پھر اپنے دین پناہ حسینؑ سے تیری عادت میں محبّت — عقیدت اور رسم وفا کہاں ——

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی کی گذارش ——

مسلمانو! تم بھی وفا سیکھو! اور وفا کرو!

راکبِ دوشِ رسولؐ —— اپنی وفادار بیوی سے گفتگو کرنے کے بعد اپنے وفادار ساتھیوں کے خیمہ میں گئے —— اور فرمایا! ——

بہادر ساتھیو! اسلام کے پیاسے وفادارو
جہانِ کفر میں حق و صداقت کے مددگارو
تمہیں معلوم ہے شب کی سحر ہوگی تو کیا ہوگا
چلو مانو وہی ہوگا جو منظورِ خدا ہوگا
اٹھو اور اپنا سامان سفر باندھو چلے جاؤ

اندھیری شب کا عالم ہے جدھر چاہو چلے جاؤ
نہ شرماؤ تمہیں اپنی خوشی سے چھوڑتا ہوں میں
جو بندھن ہے میری بیعت کا وہ بھی توڑتا ہوں میں

میری قافلہ سالاری میں جو حق و صداقت کا پرچم بلند رکھنے کے لئے اور اسلام کے علم کو سربلند رکھنے کی خاطر تم نے جس خلوص و جذبہ سے میرے ساتھ آئے ہو، میں تمہاری اطاعت گذاری اور فرمانبرداری پر فخر کرتا ہوں اور ——— تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ رات کے اندھیرے میں اس خونی میدان سے نکل جاؤ ——— کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تمہارے بچے یتیم ہوں ——— اور تمہاری بیویاں بیوہ ہوں ———
اسلئے ——— کہ آج حسینؓ کے پاس موت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ میں تمہاری اس عقیدت و وفا کا صلہ تمہیں کل قیامت کے دن جنت کے باغات کی صورت میں دوں گا۔ ———

وفاشعار ——— ساتھیوں نے امامِ برحق کی دل ہلا دینے والی تقریر سُنی تو تڑپ گئے۔ قدموں کو بوسہ دیا اور گردنیں جھکا دیں اور ۔ شوقِ شہادت میں پکار اُٹھے یا آقا حسین ——— آج اگر ہم نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا ——— تو کل قیامت کے دن خدا کی رحمت ہمیں چھوڑ دے گی اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہم سے منہ موڑ لے گی ———
اسلئے ——— اے حضرت فاطمہؓ کے لختِ جگر ——— آقا حسین ۔ اب ہمیں

نہ کچھ پینے کی حاجت ہے نہ کھانے کی تمنا ہے
تیرے سر کی قسم اب سر کٹانے کی تمنّا ہے

Marfat.com

اے میرے امامِ برحق کے وفادار ساتھیو!

تمہاری وفاداری کا نام قیامت جاری رہے گا۔ اور تم نے جو رسم وفا کی شمع میدانِ کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں اپنے خون سے روشن کی ہے۔ اس کی روشنی دنیائے اسلام کے مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگی ——

سیّد افتخار الحسن عرض گذار ہے —————— کہ

مسلمانوں تم بھی وفا کرنا سیکھو اور وفا کرو۔

بابا نانک —— جو سکھ دھرم کے بانی اور جنہوں نے توحید باری تعالیٰ کے مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ نسلِ انسانی کو مساوات کا سبق بھی دیا —— اور اُن کے دل و دماغ پر اسلامی تعلیمات کا اثر غالب تھا اور ان کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبّت رکھتے تھے ——

مثلاً —"جنم ساکھی بالا" ص۳۲۷ بابا نانک فرماتے ہیں ——

ہُن ڈِٹھا نور محمّدی ہُن ڈٹھا نبی رسُول
نانک قدرت دیکھ کے بُخودی گئی سب بھُول
لکھیا وچہ کتاب دے اوّل ایک خدائے
دوجا نور محمّدی جو خاصہ یار کہائے
لکھیا وچہ کتاب دے اوّل ایک خدائے
دوجا نور محمّدی جس جانن کیتا آئے

کہتے ہیں کہ میں ایک دن دوران سیر و سیاحت ایک جنگل سے گزرا، تو مَیں نے دیکھا ایک سوکھے درخت کو آگ لگی ہوئی ہے اور وہ جل رہا ہے، مگر۔ کئی پرندے اور جانور اس جلنے والے درخت پر اداس و غمگین بیٹھے ہیں۔ میں حیران ہُوا

Marfat.com

اوران پرندوں سے کہا —————— ع

آگ لگی اس برچھ کو جلن لگے سب پات

تم کیوں جلتے ہو پنچھیو جب پنکھ تمہارے ساتھ

کہ —— اس سوکھے ہوئے درخت کو آگ لگ چکی ہے اور یہ جل رہا ہے مگر جب اللہ بھگوان اور واہگرو نے تمہیں پَر عطا کر رکھے ہیں۔ تو تم اُڑ کیوں نہیں جاتے اور جانیں کیوں نہیں بچاتے ! ——————

تو ان پرندوں نے باباجی کو جواب دیا ——————

کہ —— بابا نانک جی —— اڑنے کے لئے ہمارے پر بھی ہیں۔ اور ہم اُڑ کر اپنی جان بھی بچا سکتے —— مگر ہم اُڑ کر نہیں جائیں گے ——

باباجی نے پوچھا۔ آخر ایسا کیوں ؟ ——————

تو پرندے بولے —— کہ ع

پھل کھایا اس برچھ کا اور بیٹھ لپیٹرے پات

یٹھ ہمارا جیوناں جے جلیں نہ اس کے ساتھ

کہ —— اس درخت کا ہم نے پھل کھایا ہے اور اسکی ہری بھری شاخوں پر ہم چہچہاتے رہے ہیں اور اس کی ٹھنڈی چھاؤں میں ہم سکون حاصل کرتے رہے ہیں —— اسلئے اب ہماری وفا کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی اس کے ساتھ ہی جل جائیں ——————

اقبال مرحوم بھی بابا نانک کو خراجِ عقیدت یوں پیش کرتا ہے۔ !

ع پھر اُٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے

ہند کو اِک مردِ کامل نے جگایا خواب سے

Marfat.com

سیّد افتخار الحسن زیدی ــــــ انتہائی افسوس سے کہتا ہے۔ کہ گُستہ نے اولیاء اللہ سے وفا کی اور اچھی نسبت حاصل کر لی اور جنت کا حقدار بن گیا ــــــ امام پاک حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھیوں نے وفا کی اور اچھی نسبت پائی جس کی وجہ سے فرشتوں کے لیئے بھی باعث رشک بن گئے اور پرندوں نے وفا کی تو کبوتروں کی صورت میں خانہ کعبہ اور گنبد خضرا میں غٹرغوں غٹرغوں کرنے کی سعادت پا گئے ــــــ

مگر آج ــــــ سیّد شبیّر حسین زیدی انجم نے ٹھیک کہا ہے۔ کہ

ع ــ سمجھ نئیں آوندی مَیں کس گل تے ہساں یا فر روواں
اِک دِل میرا تے غم نے لکھّاں مَیں کدّھر کدّھر ہوواں
رُل گئے پیار دے سچّے موتی اجڑ یا باغ وفاواں
یا ربّ ہن مَیں کتھوں لبھاں پیار دیاں خوشبوواں

اور آخر میں ایک میرا اپنا قطعہ بھی سُنیئے جسے مَیں نے مراد آباد میں جگر مراد آبادی کی صدارت میں ہونے والے ایک مشاعرہ میں پڑھا تھا۔ کہ

ع ــ جب تھا بچپن تو تھے ہر روز وفا کے وعدے
جوبن آیا ہے تو آئینِ وفا بھول گئے
مَیں نے آنکھوں سے زمانے کا تغیّر دیکھا
کفر کہتا ہے مسلمان خدا بھول گئے

مطلب یہ ہے کہ آئینِ وفا پر کاربند رہنا ایک عبادت ــــــ اور رسم وفا پر عمل پیرا رہنا ایک ریاضت ہے جس کے سبب انسانوں میں دوستی کے ستارے کی چمک بڑھتی رہتی ہے اور محبّت کے شہد کی مٹھاس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

Marfat.com

آئینِ وفا پر پابندی عَین عبادت ہے

اور یہی خُدا پرستی ہے —— جو آئینِ وفا کو بھول گیا ، وہ خُدا کو بھی بھول گیا اور جس نے رسمِ وفا کو ٹھکرا دیا —— اُس نے نظام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پامال کر دیا ——

اسلئے کہ —— دوستی کا بھرم رکھنے والے اور عقیدت کا اظہار دعویٰ کرنے والے اگر رسمِ وفا کے موتیوں کی مالا اپنے گلے میں نہیں رکھتے تو دوستی منافقت کا روپ دھار لیتی ہے اور عقیدت کے دعویٰ کے بعد اگر کوئی شخص وفا کے دامن کی ٹھنڈی ہوا اپنے محسن —— اپنے دوست یا اپنے امام و پیشوا کو نہیں دے سکتا تو پھر ایسی عقیدت اور ایسی محبت کانٹوں کا ہار بن کر ہمیشہ اس دوست کے گلے کو زخمی کرتی رہتی ہے ——

عارف کھڑی شریف حضرت میاں محمد بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو کہتے ہیں —— کہ

"پیار کرنے والے لوگ اور عشق و محبت کے متوالے انسان تو محبوب و معشوق کی ہر خفگی کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہیں اور اسکی ہر سختی کو کشادہ دلی سے برداشت کرتے ہیں اور معشوق کی ہر ناراضگی کو بھی وسعتِ قلبی سے ہنس کر ٹال دیتے ہیں ۔"

مثلاً —— معشوق ، عاشق کو غصّہ سے جھڑک دیتا ہے ۔ کہ

ع دیندے جھڑک جواب پیارے پھیر نہ آویں ایتھے
جے آیوں تے قتل کراں گے اسی کتھے توں کتھے

Marfat.com

ادھر عاشق کا کام معشوق کے دروازہ کو پھر بھی چھوڑنا نہیں ہے!

ع۔ جے توں عاشق بننا لوڑیں پلّہ پکڑ سجّن دا
جان منگے تے دے شتابی صرفہ کریں نہ تن دا

کہ معشوق کی طرف سے بھڑک اور ناراضگی دیکھ کر عشق و محبّت کی وادی سے فرار اختیار نہیں کرنا چاہیئے ——— بلکہ

ع۔ جے دلبر تینوں منہ نہ لاوے توں مکھ مول نہ موڑیں
ڈونگی ندی عشق دی اندر جیو جامہ سب بوڑیں

اگر تیرا دلبر تجھے منہ نہیں لگاتا اور تیری پرواہ نہیں کرتا تو تم پھر بھی اس کی محبّت کے دامن کو ہرگز نہ چھوڑنا — بلکہ اس کے پیار کی بہتی ہوئی ندی میں پوری طرح غرق ہو جانا ——————————— اور

ع۔ جے او نال نہ چلن دیوے پچھا کدی نہ چھوڑیں
لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَتِ اللّٰہِ والی آس امید نہ توڑیں

اور اگر تیرا محبوب کسی خفگی اور ناراضگی کی وجہ سے محبّت کی راہ میں تجھے اپنے ساتھ نہیں رکھتا تو پھر بھی تیری عقیدت کا حق یہ ہے کہ تو اس کے پیچھے پیچھے ہی چلتا رہ ———

اور معشوق کی خفگی کو مسرّت میں تبدیل کرنے تک اور اسکی ناراضگی کو راضی نامہ تک اور اس کے غصہ کو پیار کی منزل تک لانے میں اس کی ہر بھڑک کو نظر انداز کرتا جا اور اس عرصہ میں اللہ کی رحمت سے ہرگز ناامید اور بے آس نہیں ہونا چاہیئے۔ آخر کسی نہ کسی دن محبوب کا غصہ اُتر جائے گا۔ اس کی خفگی دُور ہو جائے گی اور اسکی ناراضگی کی آگ ٹھنڈی ہو جائے گی ———

Marfat.com

ع۔ جے توں سر دے پیر بنا کے مگر سجن دے چلیوں
تاں فیر پکڑ دلاسا دیسی سجھیں سنگ رلیوں

لیکن وہ لوگ جو محبّت کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر ذرا سی ناراضگی پر ملنا جلنا ترک کردیتے ہیں تو ایسے لوگ محبّت کے آئین اور وفا کی رسم سے ناواقف ہوتے ہیں اور ان کی محبّت کا دعویٰ جھوٹا ہوتا ہے ـــــ ان کی عقیدت ریت کی دیوار ثابت ہوتی ہے اور ان کا ہاتھ پاؤں چومنا ایک دھوکہ ہوتا ہے!۔

آخر میں صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی، اپنے مسلمان بھائیوں کو پیغام دیتا ہے کہ ـــــــ تم بھی وفا کرنا سیکھو اور دوستوں سے وفا کرو! ـــــ

اور اگر کسی وجہ سے محبّ و محبوب کے درمیان کوئی نزاع پیدا ہو جائے اور عاشق و معشوق کے مابین کوئی اختلاف کی کالی گھٹا چھا جائے تو عاشق کو چاہیئے کہ رسم وفا نہیں نبھا سکتا تو نہ سہی ـــــ آئین محبّت سے تو دستبردار نہ ہو اور محب کو دستورِ عقیدت سے کنارہ کشی اختیار نہیں کرلینی چاہیئے ـــــــــ

اسلیئے ـــــ کہ

ع۔ چنگی مندی سجناں دلوں سئے واری ہو جاندی
پر دِل تے داغ لیاندے نائیں پکی پریت جنہاندی

احباب کرام! ـــــــــــــــــ

رسم وفا اور۔ آئین وفا کی تفصیل کے بعد حضرت بابا وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وفا و بے وفائی کا نظریہ لکھنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جو انہوں نے آج سے ساڑھے چار سو سال پہلے بیان کیا ہے ـــــــــــــــــ

وہ لکھتے ہیں کہ ـــــ اس دنیا میں "رَن یعنی عورت" سے

بڑھکر اور کوئی جنس بے وفا نہیں ہے ! ——

تخت ہزارہ کا ایک خوبصورت جوان رانجھا جب — بھائیوں، بھرجائیوں اور رشتہ داروں سے ناراض ہو کر ہیر سیال کے شہر جھنگ کی طرف روانہ ہونے لگتا ہے تو اس کی ایک بھرجائی اس کا رستہ روک لیتی ہے تو دھیدو عرف رانجھا —— اپنی بھابی ینگہ سے کہتا ہے —— کہ

ع — تساں پیر — ولی — غوث — قطب مارے
ٹکراں نال سمجھے بر ماریو نی
وارث رن دی ذات بے وفا ہوندی
پوری نال نہ کسے اُتاریونی

اور — پھر — تخت ہزارے دا جٹ رانجھا جوگی بن کے جھنگ شہر میں گداگری کرتا پھرتا اور بھیک در بدر مانگتا پھرتا ہے۔ اسی دوران وہ ہیر کی نند (ننان) سہتی نال متھا لا لیندا اے۔ — تے بڑے ہی پیارے انداز میں اسے کہتا کہ ——

ع — نبی باہجھ شفاعت نہ کسے کرنی
رب باہجھ کوئی بخشنہار نائیں
کوئی نئیں سردار سادات جیہا
تے حضرت شاہ علی جیہا ہور دربار ناہیں
تے — فقر ہو کے صبر نہ کرے جیہڑا
جُجّے فقر دے دا او روا دار نائیں
عدل باہجھ سردار ہے رُکھ[1] اپھل
تے رن گدھی ہے جو وفادار نائیں

---

[1] : پھل نہ دینے والا درخت ،

Marfat.com

باہجھ عشق دے موت شہید نائیں
تیغ صبر دی باہجھ ہتھیار نائیں
باہجھوں ہجر دے ذوق تے شوق نائیں
وارثؔ رن تلوار فقیر گھوڑا
چارے تھوک ایہہ کِسے دے یار نائیں!

سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ ـــــ پاکستانی عوام کو ـــــ سیّد پیر وارث شاہ رحمۃ اللہ کے ان اشعار پر پوری طرح غور و فکر کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے کہ کیا ایک عورت ملک و قوم، تعمیر و ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے سود مند ہو سکتی ہے کہ نہیں! ـــــ

حضراتِ محترم! ـــــ

پیر وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عورت کے متعلق بے وفائی کا نظریہ حق اور سچ ـــــ لیکن سیّد افتخار الحسن زیدی ـــــ وارث شاہ کے اس نظریہ سے تھوڑا سا اختلاف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر ـــــ

رَن یعنی عورت ـــ اتنی ہی بے وفا ہوتی تو گجرات کی سوہنی کمہارن بلخ بخارہ کے شہزادہ عزت بیگ کے عشق میں رسم آئین وفا کو نبھاتی ہوئی، دریائے چناب کی طوفانی لہروں میں غرق نہ ہو جاتی ـــــ ع

کچّا گھڑا کھُر گیا تے ہتھ بدّھے
سوہنی یونس دا واسطہ پان لگ پئی
مینوں مچھ کے کندھے تے نے چلو
کرو مچھیو کجھ امداد میری

اور۔ یہ پیر وارث شاہ کے نزدیک اگر عورت ہی بے وفائی کا مجسمہ ہوتی ہے تو پھر بھنبھور شہر کے حکمران آدم جام کی بیٹی سسّی — تیکیچ مکران کے خان پنوں کی محبت میں فنا ہو کر —— اور پھر آئینِ وفا پر عمل کرتی ہوئی تپتے ہوئے مارو تھل کے ریگستان اور آتش فشاں ریت کے ٹیلوں میں پنوں کے شتر کا کھوج تلاش کرتی ہوئی گرم اور دہکتے ہوئے صحرا میں گم نہ ہو جاتی ——

دنیائے اسلام کے عظیم شاعر جناب سردار حسین سردار نے اس دردناک منظر کو یوں بیان کیا ہے —— کہ ع

سسّی کھوج شتر تے بہہ کے دیندی خان پنوں نوں طعناں
انج لبھال کریندے ناہیں جیویں توں کیتی اے خاناں
توں نہ ہوندوں سسّی انج نہ رُلدی میریا بانکیا ڈھول جواناں
سردار پنوں ہن آ کے ویکھیں میرا رُل گیا سوٹ شہاناں

قارئینِ کرام! ——

صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ اگرچہ سسّی اور سوہنی عشق و محبت کے گھرانہ کی دونوں بہنیں تھیں اور دونوں ہی آئینِ وفا سے واقف اور دونوں ہی آئینِ وفا سے آشنا ہونے کے ساتھ ساتھ ہی دونوں وفاداری اور جانثاری کے جذبہ سے سرشار تھیں ——

لیکن — دونوں کا نوشتۂ تقدیر جدا جدا تھا! ——

ذرا ان کے نوشتۂ تقدیر کو دیکھے کہ سسّی اپنے محبوب کو تلاش کرتی ہوئی تپتے ہوئے ریگستان کی دہکتی ہوئی ریت میں پانی کے ایک قطرہ کو ترستی ہوئی مر گئی۔ اور

Marfat.com

سوہنی اپنے محبوب کو ملنے کی خاطر بپھرے ہوئے دریائے چناب کے پانی میں ڈوب گئی ——

سسّی گرم بگولوں کے جھکڑوں میں پھنس کر دن کے وقت جھلس گئی، جبکہ سوہنی کو کالی رات کی خوفناک ناگن نے ڈس لیا ——

اور سسّی بیابان، ریگستان کے تپتے ہوئے ٹیلوں میں گم ہو گئی – جبکہ سوہنی دریا کی طوفانی موجوں میں ہمیشہ کے لئے روپوش ہو گئی ——

اور دونوں نے نمازِ عشق پڑھی۔ سسّی نے ریت پر تیمم کیا —— اور —— سوہنی نے پانی سے مکمل غسل و وضو! ——

اور دونوں کے امام تھے۔ سسّی نے حضرت الیاس علیہ السلام کی دہائی دی اور سوہنی نے حضرت خضر علیہ السلام کو پکارا ——

اور —— دونوں ہی دھوکا کھا گئیں ——

سسّی شتربانوں کی ٹلیوں کا —— اور سوہنی کچے گھڑے کا۔

اور سسّی نے شتربانوں کی ٹلیّوں کو جرسِ کارواں اور بیاباں سے اٹھنے والے گرد و غبار کے ہر بگولے کو غبارِ قافلہ سمجھ لیا —— اور سوہنی نے کچے گھڑے کو محبوب تک پہنچنے کا وسیلہ جان لیا ——

اور سسّی کے لیئے یہ کہنا ٹھیک ہے —— کہ

ع – تھا بیابان کا بگولا جو اٹھا اور مٹ گیا
دور سے جس کو غبارِ کارواں سمجھا تھا میں

اور – سوہنی کی روح کو ایصالِ ثواب کے لئے اِتنا کہنا ہی کافی ہے کہ –

ع کچے کچ کیتا کجا نے ٹھلّی کچے چاہڑ یا تو ڑ نہ پور میرا
اگے جان تے موت نئیں جان دینیدی پچھارہ گیا مجھاں دور میرا

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن —— اپنے مسلمان بھائیوں سے ایک بار پھر لازوال پیغام کے ساتھ درخواست کرتا ہے کہ کسی امام کے مقتدیو! —— اپنے امام سے وفا کرو —— اور اے کسی پیر کے مریدو۔ اپنے پیر سے وفا کرو —— اور اے کسی استاد کے شاگردو اپنے استاد سے وفا کرو۔ اور اے اپنے نبیؐ کے اُمتیو اپنے نبیؐ سے وفا کرو اور اے اپنے خدا کے بندو اپنے خدا سے وفا کرو! ——

اور اے پاکستان کے پتھر دل سرمایہ دارو اور دولتمند زر پرستو —— اور لاکھوں، کروڑوں روپے کی کوٹھیوں میں عیاشی کرنے والو —— مغرور دل مالکو —— کسی غریب کی جھونپڑی کو ڈھانا بند کر دو —— اور اے کپڑے کے بڑے بڑے تاجرو اور اپنے بیوی بچوں کو امپورٹڈ ریشمی لباس پہنانے والو۔ سنگدل انسانو! —— بیوہ عورتوں اور یتیم بچیوں کے ننگے سروں کو بھی ڈھانپنے کے لئے اپنی ملوں کے ہزاروں تھانوں میں سے دو چار گز کپڑا اللہ اور رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنے کی، دینے کی بھی عادت بناؤ۔

اور اپنے خوبصورت بنگلوں کو بجلی کے قمقموں سے روشن کرنے والو۔ امیرو دولت مندو! —— کسی مفلس و فقیر کی کُٹیا میں ٹمٹماتے ہوئے تیل کے چراغ کو اپنی سرمایہ داری کی وحشیانہ پھونکوں سے بجھانا چھوڑ دو! ——

ے —— کیا ملیں اسی لئے ریشم کے ڈھیر بُنتی ہیں
کہ دخترانِ وطن تار تار کو ترسیں

اور —— کیا چمن کو اسلئے مالی نے خون سے سینچا تھا
کہ اس کی اپنی نگاہیں بہار کو ترسیں

علامہ اقبال مرحوم بھی خُدا کے حضور یہی فریاد کرتا ہے ــــــــ کہ

ع ــــ کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ
دُنیا ہے تیری منتظرِ روزِ مکافات

اور ــــ تُو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات

اور ــــ یہ علم ــ یہ حکمت ــ یہ تدبر ــ یہ حکومت
پیتے ہیں لہُو دیتے ہیں تعلیم مساوات

اور سیّد افتخار الحسن! اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ بھی کہتا ہے۔ اپنے خوبصورت بنگلوں ــــ اپنے خوشنما باغات اور اپنے بلند و بالا پلازوں کی طرف سے ذرا توجہ ہٹا کر اپنی آخری آرامگاہ قبر کا تصوّر بھی کبھی کر لیا کرو ــــ اور اس دُنیا کے مسافر خانہ میں ہمیشہ زندہ رہنے کی بجائے آخرت کے شہرِ خموشاں میں روزِ قیامت تک تہِ خاک لیٹنے پر بھی کبھی غور و فکر کر لیا کرو! ــــــــ

علامہ اقبال مرحوم نے سچ کہا ہے ــــ کہ

کیا عشق ایک زندگیٔ مستعار کا
کیا عشق پائدار سے ناپائیدار کا

اور دن میں کم از کم ایک دفعہ تو موت کے فرشتہ کو بھی یاد کر لیا کرو۔ کیونکہ موت برحق ہے اور ملک الموت کا آنا بھی سچ ہے۔

سیّد ہاشم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی خوب کہا ہے ــــ کہ

ع ــ سدا نہ تاج سراں تے رہندا تے سدا نہ تاج شہانہ
ہاشم شاہ اتھے دِل نہ لاویں ایہہ جگت مسافر خانہ

Marfat.com

مولوی جان محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دنیائے فانی کی مذمت کرتے ہوئے اور ملک الموت کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے کیا ہی اچھا لکھا ہے۔کہ

ی ۔ یار تیرے لدھی بھار جاندے اکدن توں بھی بھار لدھاوناں اے
ملک الموت جدوں گھیر آن پایا پھیر کسے نہ تینوں چھڑانا اے

—— اور ——

ی ۔ یار تیرے لدھی پار جاندے یاراں جاندیاں دی تینوں سار نائیں
ملک الموت لنگھائے نے پور لکھاں تے توں غافلا ہویوں ہشیار نائیں

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دنیا کی بے ثباتی اور زندگی کی بے یقینی اور زندگی کے فانی ہونے کا یوں ذکر کرتے ہیں ؎

سدا نہ لاٹ چراغاں والی سدا نہ سوز پتنگاں
سدا نہ چھوپے پا محمدؐ بہنا رل مل سنگاں

اور ۔ سنگدے ساتھی لدھے جاون اساں دی ساتھ لداناں
ہتھ نہ آوے پھیر محمد جاں ایہ وقت وہاناں

اور ۔ لکھ ہزار بہار حسن دی اندر خاک سمانی
لا پریت محمد بخشا جگ وچہ رہے کہانی

اور ۔ مان نہ کرئیے روپ گھنے دا وارث کون حسن دا
سدا نہ رہسن شاخاں ہریاں سدا نہ پھل چمن دا

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کی دُعائیں

دُوسرے انبیاء کرام سے ہمارے رحمتِ دو عالم نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی کی حیثیت ایک علیحدہ اور مثالی ہے - اسلیئے ہر دعا آپ پر درود شریف پڑھنے کے سبب قبول ہوتی ہے ——————

مثلاً ——————

۶ : ———— ترمذی شریف - جلد ۱ صـ ۶۴ - حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہُ نے فرمایا ——————

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوۡقُوۡفٌ بَیۡنَ السَّمَاءِ وَالۡاَرۡضِ ——

"کوئی دعا دربارِ خداوندی تک نہیں پہنچتی اور زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے -"

حَتّٰی تُصَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ

کہ جب تک رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود نہ پڑھا جائے -

———— ترمذی شریف - جلد ۲ صـ ۲۰۹ - مشکوٰۃ شریف صـ ۵۵۷

حضرت ابنِ عباس و عقبۃ بنِ عامر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ———— کہ

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے حلقہ بگوش

اسلام ہونے کی دُعا کی ! ————————

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

اور پھر وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے نتیجہ میں حلقہ بگوش اسلام اور نبی پاک علیہ السلام کے غلام بن کر اسلام کے سدا بہار گلشن میں ایک تازہ پھول بن کر اور دینِ مبین کے مضبوط قلعہ کی حفاظت کے لئے ایک بہادر سپاہی کی طرح اور ایک سرفروش جرنیل کی طرح اپنے دورِ خلافت میں کا پرچم لے کر اور بہادر مجاہدوں کا ایک معمولی سا دستہ لے کر مدینہ منورہ سے نکلا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اللہ کریم کی بچھائی ہوئی زمین کے آدھے حصّہ پر چھا گیا ————

حضرت ابوھریرۃ کی والدہ کے لئے مسلمان ہونے کی دُعا فرمائی اور وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دُعا کا اثر انہوں نے اسطرح دیکھا کہ ابوھریرۃ دعا کے بعد اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے ۔ جب وہ گھر پہنچے تو دروازے کو اندر بند پایا ۔ جو کہ ایک غیر معمولی بات تھی ۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالٰے عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دروازے پر دستک دی تو اندر سے میری والدہ نے کہا ———————— کہ

ابُوہُریرۃ ! ذرا انتظار کرو ! میں غسل سے فارغ ہو کر دروازہ کھولتی ہوں ۔

انہوں نے دروازہ کھولا اور بڑی پیار بھری نظروں سے دیکھکر اندر آ جانے کا حکم دیا ۔ اور مجھے کہا ! ۔ ابوہُریرۃ مجھے مسلمان بناؤ ۔ یہ سنکر میری حالت خوشی کے مارے بے حال ہو گئی اور میری والدہ نے مسلمان ہونے کا اقرار کر لیا ۔

یہ اثر تھا نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کا کہ فوری طور پر شرفِ قبولیت پا گئی ۔

نِسبت باعثِ جنّت

۸: ـــــ جیسا کہ ـــ مسلم شریف جلد ۲ صـ ۳۰۱ ـ مشکوٰۃ شریف صـ ۵۲۵

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میری ماں کُفر کے منحوس راستوں میں بھٹکتی پھرتی تھی ـــــــــ

مگر میری دلی آرزو تھی کہ میری والدہ بھی اسلام کے گُلشن کی ایک مہکتی ہوئی کلی بن جائے اور اہلِ ایمان کے دل و دماغ کو مہکانے لگے!

چنانچہ ـــ ایک دن میں نے اپنی یہی آرزو دربارِ رسالتؐ میں پیش کر دی جبکہ میری یہ حالت تھی کہ میں رو رہا تھا ـــــــــ

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یہ حالت دیکھی تو انتہائی محبت سے دریافت فرمایا ـــــــــ

ابو ہریرۃؓ ـــ کیوں روتے ہو؟ ـــــ

مَیں نے عرض کی ـــ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ کافرہ ہے اور ـــ میں آپ کا غلام! ـــــ

مَیں نے بہت کوشش کی ہے اور بہت دعائیں کیں ہیں مگر سب ناکام ہوگئیں اور میری ماں کے دل پر لگا ہوا کُفر کا تالا ٹوٹنے میں نہیں آتا ـــ اور اس کی آنکھوں پر پڑے ہوئے شرک کے سیاہ پردے نہیں اُٹھ سکے۔

اب آپ میرا آخری سہارا ہیں اور میں اس اُمید پر آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا ہوں کہ آپ کی دعا سے میری ماں کے کفر و شرک کے اندھیروں میں، ایمان و اسلام کی شمع جل اٹھے گی اور جہنم کی آگ سے بچ جائے گی۔

اسلئے ـــ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّھْدِیَ اُمَّ ھُرَیْرَۃَ! ـــــ

آپ دعا فرمایئے کہ ابوہریرۃ کی ماں کو ضلالت و گمراہی کی ظلمتوں میں رشد و ہدایت

کی قندیل روشن ہو جائے ـــــــــــــ

بس پھر کیا تھا۔ میری درخواست پر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے دست مبارک اُٹھائے اور ان الفاظ میں دعا فرمائی ـــــــــ

اَللّٰھُمَّ اِھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ۔

"کہ اے اللہ کریم ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کو ھدایت فرما۔ کفر و شرک کے اندھیروں سے نکال کر دین و ایمان کی روشنی میں لے آ!" ـــــــ

اس کے دل و دماغ سے لات و منات کی محبّت نکال کر خدا اور رسولؐ کی اُلفت عطا کر دے ـــــــــ

اور پھر ایسا ہوا ـــــــــ ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر آئے تو ماں کی تقدیر ہی بدل چکی تھی! ـــــــــ

اور اس کا دامن، دین و ایمان کے پھولوں سے بھر چکا تھا ـــــــــ

۹: ـــــــ دحیہ کلبی کے لئے ایمان لانے کی دعا فرمائی جو کہ قبول ہوئی اور وہ بھی کُفر کی تاریکیوں سے نکل کر اسلام کی روشنی میں آ گیا!

جیسا کہ ـــــ تفسیر روح البیان جلد ۱ صـ۱۲۴ اور درۃ الناصحین صـ۱۴۲۔

علامہ اسمٰعیل حقّی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور علامہ عثمان بن حسن بن احمد رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ـــــــــ

اِنَّ دَحْیَۃَ کَلْبِیْ کَانَ مَلِکًا کَافِرًا مِنَ الْعَرَبِ ـــــــ کہ

دحیہ کلبی کفر کے ایک ناپاک گروہ کا سردار تھا ـــــــ

وَکَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ اِسْلَامَہٗ۔

اور۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اسلام لانے کی خواہش رکھتے تھے

Marfat.com

کیونکہ وہ سات سو آدمیوں کا سردار تھا ــــــ اسلیئے نبیٔ پاکؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تمنا تھی کہ اگر یہ اسلام لے آئے تو اس کی ساری جماعت بھی حلقہ بگوشِ اسلام ہو جائے گی ــــــ

وَكَانَ مِنْ اَجْمَلِ النَّاسِ وَجْهاً۔

اور وہ اتنا حسین و جمیل انسان تھا کہ جب وہ کبھی شہر میں نکلتا تو شہر کی خواتین اسے دیکھنے کے لئے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ جاتیں یا دروازوں سے باہر آجاتیں۔

ایک دن حُسنِ اتفاق یہ ہُوا کہ ادھر سے رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آرہے تھے اور دوسری طرف سے دحیہ کلبی آرہا تھا ــــــ حسین و جمیل تو تھا ہی۔ محبّت بھری نظروں سے جب نگاہِ رسالت نے دیکھا تو معاً بارگاہِ خُداوندی میں عرض پرداز ہوئے ــــــ

یا اللہ پاک! ایسی خوبصورت صورتیں بھی دوزخ میں لے جائیں گے! ــــــ

آواز آئی محبوبؐ ــــــ کیا چاہتے ہو؟ ــــــ

حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایمان لانے کی آرزو کر دی ــــ اور عرض کی: ــــــ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقِ الْاِسْلَامَ دَحْيَةَ الْكَلْبِيَّ ــــــ کہ

اے اللہ دحیہ کلبی کو اسلام کی دولت سے بہرہ ور فرما دے ــــــ

زبانِ نبوّت سے نکلی ہوئی دعا نے قبولیّت کے دروازے کھول دیئے۔

اگلی صبح ہوئی تو نماز کے بعد والیٔ دو جہان مصلّے سے اٹھنے ہی والے تھے۔ کہ حضرت جبریل علیہ السلام حاضرِ خدمت ہوئے ــــــ

اور عرض کی ــــــ یا محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ

قَذَفْتُ نُوْرَ الْاِيْمَانِ فِيْ قَلْبِ دَحْيَةَ الْكَلْبِيِّ!

Marfat.com

کہ اللہ کریم نے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے ! ——————

محبوب آپ کی دعا قبول ہو چکی ہے اور آپ کی خواہش کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہم نے دحیہ کلبی کے دل میں تاریکی کو دُور کر کے نور ایمان کی شمع روشن کر دی ہے اور وہ تھوڑی دیر بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والا ہے !

فَلَمَّا دَخَلَ دِحْيَةُ الْكَلْبِي الْمَسْجِدَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَاءَهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَبَسَطَ عَلَى الْأَرْضِ وَاَشَارَ اِلٰى رِدَائِهٖ -

پھر جب دحیہ الکلبی مسجد نبوی میں داخل ہُوا تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کندھے پر رکھی ہوئی مبارک تدثر والی چادر اتار کر فرش پر بچھا دی اور اسے اشارے چادر پر بیٹھ جانے کے لئے فرمایا۔ ع

دُشمن آجائے تو چادر بھی بچھا دیتے ہیں !

لیکن جب دحیہ کلبی نے صاحب خلقِ عظیم کا یہ حسنِ اخلاق دیکھا۔ تو

بکی —————— وہ رونے لگا ——————

اور — رَفَعَ رِدَاءَهُ قَبَّلَهُ وَمَسَحَ عَلٰى رَأْسِهٖ وَعَيْنِهٖ

چادر مُبارک کو اٹھایا —— اسے بوسہ دیا اور سر اور آنکھوں پر لگایا۔

اس نے کہا ! ——————

حضوُر مجھے نورِ ایمان سے سرفراز فرماویں ! ——————

آپ نے فرمایا ! ——————

قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ——————

اس نے کلمہ شریف پڑھا ——————

پھر وہ زار و قطار رونے لگا ——————

نسبت باعثِ جنّت

شہنشاہ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ ــــــ

اب کیوں روتے ہو؟ ــــــ

دحیہ کلبیؓ نے عرض کی! سرکار! مَیں بڑے بڑے کبیرہ گناہ کرتا رہا ہوں اور اب تک ستّر لڑکیاں اپنے ان ہاتھوں سے زندہ دفن کر چکا ہوں! ــــــ

رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم حیران ہو گئے ــــــ

جبریل علیہ السلام اسی عالم میں تشریف لائے اور آپ سے سلام بھیجتے ہوئے فرمایا! ــــــ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ قُلْ لِدَحْیَۃَ الْکَلْبِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ ــــــ کہ

دحیہ کلبی سے فرمادیں کہ مجھے اپنے جاہ وجلال کی قسم ہے کہ جب اس نے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کا اقرار کیا تھا اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوا اور ایمان کے خزانہ سے بھرپور ہوا تو ہم نے

غَفَرْتُ لَکَ کُفْرَکَ سِتِّیْنَ سَنَۃً۔

تمہارے ساٹھ سال تک کے سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

فَبَکَی النَّبِیُّ وَاَصْحَابُہٗ

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رونے لگے۔

آواز آئی ــــــ حبیبؐ روتے کیوں ہو؟ ــــــ

عرض کی ــــــ یا اللہ!

ایک دفعہ کلمہ شریف پڑھنے والے کے آپ نے ساٹھ سال کے گناہ معاف فرما دیئے ــــــ مگر میری وہ اُمّت جو تیری توحید اور میری رسالت کی گواہی

Marfat.com

صبح و شام کثرت سے دیتی ہے، اِسے آپ کس طرح نہ بخشیں گے ____
جواب آیا ____
ہاں! بخش دوں گا۔ ____

اور حضرت دحیۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت و تکریم اور اُن کے حسن و جمال کی شان تو دیکھو کہ ____ اسلام کے دامن میں آنے کے بعد ____ اور کفر و شرک کے اندھیروں سے نکل کر دین و ایمان کی روشنی حاصل کرنے کے بعد اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کے اثر کے بعد خداوند کریم کی طرف سے یہ انعام بھی مِلا ____ کہ

كَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صُوْرَةِ دَحْيَةَ لِجَمَالِهٖ ____ کہ

"اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام، دحیہ کلبی کے حسن و جمال کی بنا پر نبی کریم علیہ السلام پر اس کی صورت پاک میں آتے رہے!"

بارش کے لئے دُعا

۱۰: ____ بخاری شریف جلد اول ص ۵۰۶ ____ مسلم شریف جلد اول ص ۲۹۳
مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۶ ____

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط پڑ گیا ____ حضور علیہ السلام جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے عرض گزاری یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مویشی ہلاک ہونے شروع ہو گئے ہیں، اور بچے بھوک سے مرنے لگے ہیں ____

Marfat.com

فَادْعُ اللّٰہَ لَنَا۔!

بارش کے لئے اللہ سے دعا کریں۔! ________

فَرَفَعَ یَدَیْہِ !

پس اُمّت کے غمخوار نے دعا کے لئے اپنے دستِ مبارک اٹھائے اور عرض کی ! ________

اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا ! ________

یا اللہ کریم ہم پر اپنی رحمت کی بارش برسا دے۔ اور یہ الفاظ آپ نے تین بار دہرائے ________

آسمان شیشہ کی طرح صاف تھا یعنی بادل کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ مگر ___ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کا اُن کے منہ سے نکلنا تھا کہ مشرق و مغرب، شمال و جنوب سے کالی گھٹائیں امڈنا شروع ہو گئیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے موسلا دھار بارش ہو گئی اور یہ بارشیں آئندہ جمعہ تک ہوتی رہیں اور پورے عرب کی سرزمین جل تھل ہو گئی اور قحط دُور ہو گیا ________

یہاں تک کہ اگلے جمعہ کو اُسی اعرابی اور دیگر بہت سے مسلمانوں نے کھڑے ہو کر عرض کی ! ________

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مکانات گرنے لگے ہیں اور مال و متاع غرق اور تباہ ہو رہا ہے۔ آپؐ دعا فرمائیں کہ بارش تھم جائے ________

آپؐ نے دُعا فرمائی ! ________

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا ________

کہ یا اللہ!۔ ہم پہ بارش کا سلسلہ ختم کر دیں۔ ________

Marfat.com

پتہ چلا کہ ساری کائنات کا نظام امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں اور زبان پاک اور دعاؤں میں ہے ——

بارش نہ برسنے کا سبب

دوسرے انبیاءِ کرام کی طرح حضرت ھود علیہ السلام بھی عاد قوم کی طرف نبی بن کر تشریف لائے اور قوم کو دعوتِ توحید و رسالت دی اور حکم دیا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو —— پارہ ۱۲ سورۃ ھود ——

مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ

کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی اِلٰہ نہیں ہے —— اور اے میری قوم میں نے جو تمہیں توحید و رسالت کا درس دیا ہے اور تمہیں نیکی کا راستہ بتایا ہے اور تمہیں پتھروں کی پرستش کرنے کی بجائے ایک وحدہٗ لاشریک الٰہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے —— میں تم سے اس کا کوئی اجر طلب نہیں کرتا۔

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ۔

بلکہ اس کا اجر میں اپنے اس ربّ سے لوں گا جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ——

کیا تمہیں عقل نہیں ہے کہ —— میری تبلیغ اور میری دعوت کو سمجھ کر ایک اللہ کی عبادت کرنی شروع کر دو۔ مگر واقعی قوم بے عقل ثابت ہوئی اور اپنے کفر پر ڈٹے رہے —— تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب اور رسالت کو جھٹلانے کے باعث تین سال تک بارش بند کر دی —— اور ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا —— تو حضرت ہود علیہ السلام نے پھر اپنی قوم پر رحم کھاتے ہوئے اور قوم کو تین

Marfat.com

سال تک بارش بند ہونے کے باعث ان پر جو قحط کا عذاب آن پڑا تھا۔ اسے دور کرنے کے لئے اور خشک سالی کی مصیبت کو ٹالنے کے لئے اور بارش برسانے کیلئے پھر اپنی قوم سے فرمایا: ——————

وَیٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ یُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَیۡکُمۡ مِّدۡرَارًا وَّیَزِدۡکُمۡ قُوَّۃً اِلٰی قُوَّتِکُمۡ۔ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِیۡنَ! —————— اور فرمایا کہ

کہ اے میری قوم اپنے ربّ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر توبہ و استغفار کرو تو اللہ تعالیٰ آسمان سے موسلا دھار بارش برسا دے گا اور ساتھ ہی تمہاری عورتوں کے بانجھ پن کو دور کر کے اور تمہیں کثرت سے لڑکے عطا کر کے تمہاری قوت میں اضافہ فرما دے گا۔!

اور تم مجرم بن کر اپنے منہ راہِ راست سے نہ موڑ لو ——————

مگر — وہ قوم اتنی سرکش اور نافرمان تھی کہ حضرت ہُود علیہ السلام کی تبلیغ اور دعوتِ حق کے باوجود اپنے کفر پر ڈٹی رہی اور حضرت ہُود علیہ السلام کے ساتھ داہیات قسم کی بحث کرتے رہے! ——————

اور پھر جب اس قوم کے راہ راست پر آنے اور رشد و ہدائیت کی روشنی پانے کی کوئی امید نہ رہی تو پھر اللہ کی طرف سے ان پر ایک دردناک عذاب لایا گیا جس سے ان کا نام و نشان مٹ گیا ——————

لیکن —— اس دردناک عذاب سے خداوند کریم نے اپنی رحمت کے سبب حضرت ہُود علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والے افراد کو نجات دیدی۔

قارئینِ کرام! اور برادرانِ اسلام آج محرّم کی ۲۷ تاریخ اور ساون

Marfat.com

کی ۲۵ تاریخ ہے ۔ مگر مون سون ہواؤں کا رخ اور بارش برسنے کا راستہ ابھی تک فیصل آباد کی طرف نہیں دیکھا گیا ——— اور فیصل آباد کے لوگ ایک سال سے بارش کے چند قطروں کے لئے ترس رہے ہیں ———

صاحبزادہ سید افتخار الحسن کہتا ہے کہ ——— کہیں، ہم پر بھی حضرت ہود علیہ السلام کی گمراہ اور بے دینی قوم کی طرح ۔ ہماری عیاشیوں ——— بدمعاشیوں ——— اور ——— فحاشیوں کے باعث اور ہماری دین و اسلام سے غداری اور رسالت سے بغاوت کے سبب بارش بند رکھنے کا تین سالہ منصوبہ تو نہیں ہے ———

مسلمانوں ! ——— آؤ حضرت ہود علیہ السلام سے بڑھ کر اپنے آقا و مولا ——— رحمت دو عالم اور مشفق و شفیق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ۔ ان کی تبلیغ حق اور ان کی دعوت اسلام پر عمل پیرا ہو کر اپنے رب کریم سے معافی طلب کریں ——— اور ———

توبہ و استغفار کر کے آسمان سے بارش کے دروازے کھول دیں اور اللہ کریم کی رحمت کا دروازہ کھٹکھٹا کر ایک سالہ خشک سالی کے عذاب سے نجات حاصل کریں ——— اور

یتیموں ——— مسکینوں اور بے آسرا لوگوں کو کھانا کھلا کر اور صدقہ و خیرات کے خزانے کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ کریں ———

نزہت المجالس ——— جلد اول ص ۹۷ علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ

لِاَنَّ الْفَاحِشَةَ اِذَا فَشَتْ فِیْ قَوْمٍ فَشَا فِیْهِمْ طَاعُوْنٌ ۔ وَاِذَا انْقَصُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ جَاءَهُمُ الْقَحْطُ وَاِذَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ

Marfat.com

حُبِسَ عَنْهُمُ الْمَطَرُ ——— کہ

جس قوم میں بے حیائی پھیل جائے ۔ اس قوم پر طاعون کی بیماری مسلط کردی جاتی ہے ۔ اور جو قوم کم تولنا شروع کردے ۔ اس قوم پر قحط اور جورِ سلطان سے بادشاہ کا قہر و غضب اور ظالم حکمران مسلط کردیا جاتا ہے اور جو قوم زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس قوم پر بارش بند کردی جاتی ہے ۔

برادرانِ اسلام !

غور کرو اور سوچو کہ کہیں یہ تمام خرابیاں ہم میں تو پیدا نہیں ہوگئیں ——— علاج بس ———

توبہ و استغفار ——— !

حسن جمال کیلئے دعا

مدارج النبوّت ——— جلد اوّل ص ۴۳۸ ——— بیہقی

بیہقی از انس آوردہ کہ یہودی گرفت از لحیہ شریف وے صلی اللہ علیہ وسلم چیزے کہ در لحیہ شریف افتادہ بود ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک میں ایک تنکا پھنس گیا جسے ایک یہودی نے دیکھ لیا اور وہ تنکا سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک سے نکال دیا ——— اور بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ ———

"میں ایک حسین اور خوبصورت جوان ہوں مگر میرے بال سفید ہو چکے ہیں جس کے باعث میری خوبصورتی میں کمی آگئی ہے ۔ دعا فرمائیں

کہ اللہ تعالیٰ میرے حسن کو قائم رکھے!۔"
رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ______
اللّٰھم جمّلہٗ ! ______
کہ — یا اللہ اس کو خوبصورت بنا دے ! ______

شفاء بیمار کے لئے دعا۔

مدارج النبوۃ ___ جلد اول _ ص ۴۳۸ ______
"بیمار شد ابو طالب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ___ ایک دفعہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے تو حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی۔" ______
اے برادر زادہ من دعا کن پروردگار خود را تا عافیت دہد ______
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اے میرے بھائی کے بیٹے دعا کرو کہ آپ کا پروردگار مجھے شفاء عطا فرما دے ! ______
تو — امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں دعا کی —
اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَمِّیْ ! ______
کہ یا ربّ میرے چچا محترم کو شفا عطا فرما دے ! ______
پس برخاست ابو طالب ______
پس حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی وقت اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ گویا کہ شفا ہو گئی ! — اور بیماری جاتی رہی ______
حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ! ______

Marfat.com

"کہ اے میرے بھتیجے! جو تو خدا سے مانگتا ہے، تجھے خدا تعالیٰ فوراً ہی عطا کر دیتا ہے۔"

خصائص کبریٰ ۔ جلد اوّل ۔ صـ ۱۲۴

حضرات محترم ———

حضرت عزیر علیہ السلام کی تو ایک دُعا سے بوڑھی عورت کی آنکھوں کی بینائی واپس آگئی اور اس کی ٹانگیں جو ناکارہ ہو چکی تھیں درست ہو گئیں او یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دے دیا ——— مگر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہزاروں دعائیں شرفِ قبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ اس کے باوجود، دنیائے سُنّیت کے علماء کرام نہ تو انہیں خدا مانتے ہیں اور نہ ہی خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔

حتیٰ کہ ——— جب نمرود نے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام سے پوچھا تھا۔ کہ میرے علاوہ آپ کا ربّ کون ہے؟ ———

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا تھا ——— کہ

رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ !

"کہ میرا ربّ وہ ہے جو زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔"!

تو نمرود نے پھر کہا کہ ———

اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ

کہ میں بھی زندہ کر سکتا ہوں اور مار سکتا ہوں۔ ———

چنانچہ اس ظالم نے ایک آدمی کو پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیا اور جسے پھانسی کی سزا ملنی تھی اسے بری کر دیا گیا ———

Marfat.com

چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سمجھا کہ یہ ظالم زندگی اور موت کے فلسفہ کو نہیں جانتا اسلئے ——————

انہوں نے ایک اور دلیل پیش کر دی کہ یہ ظالم حکمران، جو خدا ہونے کا دعویدار ہے۔ لاجواب ہو جائے ——————

پھر آپ نے فرمایا کہ ——————

میرا خُدا وہ ہے جو آفتاب کو مشرق سے نکال کر مغرب میں غروب کرتا ہے اگر تو بھی خدا ہے تو سورج کو مغرب سے نکال کر مشرق میں ڈوبنے کا حکم کر۔

یہ سن کر جھوٹا خدا اور ظالم حکمران مبہُوت ہو کر اور حیران ہو کر رہ گیا۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کی اس دلیل کو درست مان لیا تھا کہ ——————

دوسری دلیل دینے پر مجبور ہو گئے ——————

حالانکہ میدانِ مناظرہ کا یہ اصول ہے کہ۔ ایک مناظر ایک دلیل پر ڈٹ جائے!

تو اس سوال کا جواب یہ ہے —— کہ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی حکیم یا ڈاکٹر کسی بیماری کی تشخیص کر کے اور بیماری کو سمجھ کر اس کے لئے ایک نسخہ تیار کرتا ہے مگر وہ نسخہ بیمار کا معدہ قبول نہیں کرتا، تو وہ قے کر دیتا ہے ——————

پھر حکیم اور ڈاکٹر کو یہ پورا پورا حق حاصل ہے کہ وہ مریض کے لئے دوسرا نُسخہ تجویز کر کے اس کا علاج کرے ——————

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی پہلے ایک نسخہ نمرود کو دیا مگر اس کی عقل و دانش نے اسے قبول نہ کیا اور پھر دوسرا نسخہ دیا جس سے مبہوت ہو کر رہ گیا اور دعوتِ حق کے مقابلے میں شکست کھا گیا ——————

اللہ تعالیٰ کے خلیل علیہ السلام نے خدا اور الٰہ ہونے کا معیار یہ مقرر کیا کہ اگر تو آفتاب کو مغرب سے نکال کر دکھا دے لیکن نمرود ایسا ہرگز نہ کر سکا۔

ہاں، البتہ ہمارے شہنشاہ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اعجازِ نبوّت اور کمالِ رسالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ڈوبے ہوئے سورج کو مغرب سے نکال کر دنیا کو بتا دیا کہ ساری کائنات کا نظام میرے مقدس ہاتھوں میں ہے چاہے وہ نظامِ شمسی ہی کیوں نہ ہو۔ ! ————

مگر ہم سُنّی حضرات پھر بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مختارِ کُل نبیؑ اور بے مثل بشر ہی کہتے ہیں —— حالانکہ مغرب سے سُورج کو نکالنا یہ معیارِ الوہیّت تھا۔ ————

اس حیرت انگیز واقعہ —— اور —— اعجازِ نبوّت کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

ڈوبے ہوئے سورج کی واپسی!

مدارج النبوّت اردو صـ ۴۲۷ ————

جنگِ خیبر کی فتح کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس آرہے تھے کہ وادیِ صہبا میں، نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا!

علیؓ —— مَیں کچھ تھکاوٹ محسوس کر رہا ہوں ————

عرض کی یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانوؤں پر سرِ اقدس رکھ کر آرام کرلیں۔ ————

یہ کہکر حضرت علیؓ نے اپنا دامن پھیلا دیا۔ ————

رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانوؤں پر سر رکھ کر آرام فرمانے لگے! سورج غروب ہو رہا تھا اور اتفاق ایسا ہُوا کہ حضرت علیؓ

Marfat.com

نے ابھی عصر کی نماز ادا کرنی تھی ——————

اب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے دو مسئلے آگئے تھے - **ایک خدا کی عبادت اور دوسرا نبی کی اطاعت** ——————

اگر پاکستان کا کوئی بے ادب اور گستاخ مولوی ہوتا تو رسولِ پاک صلی اللہ وسلم کو جگا کر نماز عصر پڑھ لیتا —— لیکن یہ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے جنہوں نے یہ سمجھ کر اور اس عقیدہ کے تحت نماز عصر قضا کر دی —— کہ

ع — نمازیں گر قضاء ہوں پھر ادا ہوں
نگاہوں کی قضائیں کب ادا ہوں

کہ نماز قضا ہو گئی تو پھر پڑھ لوں گا لیکن خدا جانے نبیٔ پاک سرِ اقدس میری جھولی میں دوبارہ کب آئے ——————

اور جب رسولِ پاک بیدار ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کی یا حبیب اللہ میں نے آپ کی محبت اور اطاعت میں نماز عصر قضا کر دی ہے!

مختارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ——————

اب نماز قضا پڑھنی ہے یا ادا ——————

جواب دیا غلام ہوں آپ کا اور نماز پڑھوں قضاء! ——————

فرمایا! کھڑے ہو جاؤ ——————

حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے - ——————

کیا کروں؟ ——————

فرمایا - نیت کرو! ——————

کس بات کی ——————

نماز عصر کی!
لیکن سورج تو غروب ہو چکا ہے!
فرمایا! جو مَیں کہہ رہا ہوں۔ وہ کرو۔
علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیت کی چار رکعات نماز عصر۔
نبیٔ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔
اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَلِیًّا کَانَ فِیْ طَاعَتِکَ وَطَاعَۃِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَیْہِ الشَّمْسَ۔
"یا اللہ — علیؓ نے تیری اطاعت اور تیرے رسولؐ کی اطاعت میں نماز قضا کر دی ہے اب اس کے لئے ڈوبا ہُوا سورج واپس کر دے!"

سوال:- وہاں تو نماز قضا کی جا رہی ہے پھر اللہ کی اطاعت کہاں؟
جواب:- مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ! (سورۃ النساء آیت ۸۰)
جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔
چونکہ حضرت علیؓ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی تھی اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت تھی!۔
آفتاب طالع شد چنانکہ شعاعِ آں بر کوہ و دامان بتافت وخلائق برائے عین مشاہدہ کرد۔
"ڈوبا ہُوا سورج طلوع ہُوا جس کی شعاعیں پہاڑوں اور میدانوں میں لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیں۔"
سوال:- آخر نمازِ عصر اتنی تاکید والی نماز۔ علیؓ نے کیوں قضا کر دی؟

Marfat.com

جواب :۔ مدارج النبوت اردو

نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت اور اسی حالت میں آثار وحی نمودار ہو گئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس حالت میں مناسب نہ سمجھا کہ محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب راحت سے بیدار کیا جائے۔

شفاء شریف بمعہ نسیم الریاض جلد ۳ - ص ۱۰ - حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ :

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا - اِنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْحٰی اِلَیْهِ وَرَاْسُهٗ فِیْ حِجْرِ عَلِیٍّؓ فَلَمْ یُصَلِّ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ -

"حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جھولی مبارک تھا۔ اس وقت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی جس کی بناء پر حضرت علی علیہ السلام نے نماز نہ پڑھی -"

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّیْتَ یَا عَلِیُّؓ ؟

کہ - یا علیؓ تم نے نماز پڑھ لی ہے ؟

قَالَ لَا - جواب دیا نہیں !

پھر محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی

قَالَتْ اَسْمَاءُ فَرَاَیْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَاَیْتُهَا طَلَعَتْ -

فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بعد میں نے دیکھا

Marfat.com

کہ سورج ڈوب چکا ہے مگر پھر میں نے دیکھا کہ سورج طلوع ہوا ہے!"

مدارج النبوت فارسی صہ ۲۵۴ — حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ———

"کسی ایسے شخص کو جسے علم میں دسترس حاصل ہے لائق نہیں کہ وہ حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کے حفظ میں تخلف کرے اسلیئے کہ حدیثِ اسماء از علاماتِ نبوّت است!۔"

سوال:۔ کہ غروبِ آفتاب سے نمازِ عصر قضا تو ہو جاتی ہے لیکن رجوعِ شمس سے یہ ادا تو نہیں ہوتی ہے ———

جواب:۔ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ — اسلیئے کہ قضاء ایسی صورت میں جبکہ آفتاب، غیوبیّت میں قائم و باقی رہے اور وقت فوت ہو جائے لیکن اگر سورج کے ساتھ وقت بھی لوٹ آئے تو کیوں ادا نہیں ہوتی ———

اما۔ اگر وقت نیز عائد گردد چرا ادا نشود انیز مواھب میں منقول ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے معجم کبیر میں باسنادِ حسن روایت کیا ہے۔

اعتراض:۔ کہ اسے ایک مجہول اور غیر معروف عورت نے نقل کیا ہے جس کا کسی کو علم نہیں لہٰذا ردِ شمس کا واقعہ درست نہیں ہے۔

جواب ۱:۔ —— امام طحاوی —— احمد بن ابی صالح طبرانی اور قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہم اس کی صحت اور اس کے حسن ہونے کے قائل ہیں پھر یہ کہنا کہ کُتبِ صحاح و حسن میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا یہ درست نہ ہو گا ———

جواب ۲: —— یہ کہنا بھی غلط ہے کہ حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا کا کسی کو حال معلوم نہیں اور وہ مجہول اور غیر معروف خاتون ہیں۔ نعوذ باللہ العظیم۔

Marfat.com

مدارج النبوت فارسی ـ جلد ۲ ـ صـ۲۵۴ ———— اسلئے کہ ان

کا حال تو سب کو معلوم ہے! ————

"زیرا کہ وے امراۃ جمیلۃ ـ عاقلۃ ـ جلیلۃ" ————

کہ وہ ایک حسین و جمیل ———— عقلمند عورت تھیں ————

و بود وے تحت جعفر بن طیّار بن علی ابن ابی طالب رضؓ و زائد وے

برائے عبد اللہ بن جعفر ـ و بود وے تحت ابابکر و زائد وے محمد بن ابی بکر ـ

و بعد ازاں بود تحت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم و زائد وے یحیٰ را ———

کہ ـ حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا بڑی دانا ـ بڑی عقلمند اور

خوبصورت خاتون تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ پہلے حبشہ کو ہجرت کی ـ پھر مدینہ

منوّرہ آئیں گویا ان کو دو ہجرتیں کرنے کا شرف حاصل ہے ————

اور وہ پہلے حضرت جعفر بن طیّار بن علی ابن ابی طالب کے نکاح میں

آئیں ——— ان کے بعد عبد اللہ بن جعفر سے نکاح کیا ——— ان کے بعد

حضرت ابوبکر کی زوجہ بنیں، ان کے بعد ابوبکر کے صاحبزادہ محمد بن ابی بکر کی بیوی

بنیں اور پھر ان کے بعد سب سے آخر میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں ————

اس شجرہ حالات کے بعد یہ کہنا کہ حضرت اسما بنت عمیس رضؓ کا کسی کو حال

معلوم نہیں کتنی زیادتی اور ناانصافی ہے ـ

سیّد افتخار الحسن زیدی کہتا ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

کے ردِّ شمس کے دن کے عظیم معجزہ کو جھٹلانے کے لئے اور حضرت علی علیہ السلام

کی شان و عظمت کو مٹانے کے لئے ایسے بے بنیاد اعتراضات کرنا ہمارے اکابرین

کا شیوہ نہیں ہونا چاہیئے ! ——————

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن اس معجزۂ مقدس کو یوں سمجھتا ہے کہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے خدا تعالیٰ کے کسی نے نہیں دیکھا اور خداوند تعالیٰ کو بھی سوائے محمد مصطفےٰ علیہ السلام کے کسی نے نہیں دیکھا۔ اور جس نے محبوب خُدا کے حسن وجمال کو دیکھا تو انہوں نے خدا کی نماز کو بھی قضاء کر دیا جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام نے —————— ع

نماز پڑھاں کہ میں تیں ول ویکھاں
مینوں کعبہ بھُل گیوای
تینوں رکھاں کہ تیری شرع نوں رکھاں
بینوں اگلا فکر پیوای

حضرتِ خواجہ پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ع

سُبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک ـ !
کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء، گستاخ اکھیں کتھے جا لڑیاں

——————

لکھ دُنیا تے سوہنے ہوون میرے مدنی نال نئیں رل دے
کُن فیکون تے کل دی گل اے میرے آقا دے پیار ازل دے
یوسفؑ نبی وچہ مصر وکاوے جدوں زور عشق دے چل دے
سب صدقہ محبوب میرے دا کوہ طور تے دیوے بل دے

قارئینِ کرام ! ——————

یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ ہمارے نبیُ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے

Marfat.com

خُدا کے کسی نے نہیں دیکھا ——————

اسی لیئے علماءِ حق نے لکھا ہے کہ یہ نہ کہنا چاہیئے کہ شبِ معراج خدا تعالےٰ

پردوں سے باہر آئے —————— کیونکہ :——

اَلْحِجَابُ فِیْ حَقِّ الْمَخْلُوْقِ لَافِیْ حَقِّ الْخَالِقِ —— کہ

پردے کا لفظ مخلوق کے لئے ہے خالق کے لئے نہیں —— اسلئے

یہ کہنا چاہیئے محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رُخِ انور سے پردے

اٹھائے تا کہ خدا تعالےٰ اپنے بنائے ہوئے حسین شاہکار کو اچھی طرح دیکھ لے

حضرت جبریل علیہ السلام کسی نبی پر تین دفعہ نازل ہوئے۔ کسی نبی پر

۵۰ دفعہ آئے اور کسی پر ۵۵ دفعہ حاضر ہوئے اور کسی نبی پر ۱۵۰ بار نازل ہوئے

لیکن ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۵ ہزار دفعہ نازل ہوئے ——

گویا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ۲۵ ہزار بار رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے مگر معراج کی شب حضرت جبریل علیہ السلام

سے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا :—— ؏

معراج کی شب جبریلؑ سے کہنے لگے خیر الامم
توُ نے دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
عرض کی جبریلؑ نے شاہا مجھے تیری قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری —— !

قَلَّبْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ —————— کہ

مَیں نے زمین و آسمان پھرے ہیں اور ایک حسین ترین آدمی سے لیکر انبیاء

Marfat.com

نسبت باعث جنّت

علیہم السلام تک کا حسن و جمال دیکھا ____

لیکن ____ یا محمد صلی اللہ علیک وسلم ! ____

تو - چیزے دیگری ____

تو کوئی اور ہی چیز ہے جو میری سمجھ بھی نہیں آیا کہ تو کیا ہے ؟

حضراتِ محترم ____

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی کتاب احسن القصص اور نزہت المجالس میں لکھا ہے کہ آدمی کی جنس کے علاوہ بھی سات آٹھ اشیاء ایسی ہیں جو کہ جنت میں جائیں گی ____ مثلاً

۱۔ اصحابِ فیل کا ہاتھی -

۲۔ اصحاب کہف کا کُتا -

۳۔ حضرت یُونس علیہ السلام کی مچھلی -

۴۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دُنبہ -

۵۔ حضرت سُلیمان علیہ السلام کی چیونٹی -

۶۔ حضرت بلقیس سلام اللہ علیہا کا ھُدھُد -

۷۔ حضرت عزیر علیہ السلام کا حمار -

۸۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ -

اور میں دو سال تک ان جانوروں کے جنتی ہونے پر غور و فکر کیا اور آخر یہ سمجھا کہ ان کے اعمال تو نہیں ہیں کہ یہ حیوانات جنت میں جائیں گے - کیونکہ یہ نہ تو نمازی ، نہ حاجی ، نہ زکوٰۃ دینے والے اور نہ ہی روزہ دار اور نہ کوئی نیک عمل پھر یہ جنتی کیوں کر ہو گئے ؟

Marfat.com

بالآخر مجھ پر یہ بات منکشف ہوئی کہ صرف روزہ و نماز، حج و زکوٰۃ ہی جنّت میں جانے کا سبب نہیں، بلکہ اچھی نسبت بھی جنتی ہونے کا باعث بن سکتی ہے ـــــ تو میں نے ان اشیاء کو اچھی نسبت کا رنگ دے کر، قرآن و حدیث کی روشنی میں اور مستند روایات کا جامہ پہنا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ امام غزالی اور علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہما نے جو کچھ لکھا ہے بالکل سچ لکھا ہے۔

کیونکہ نسبت اچھی ہو تو جنت میں جانا کوئی مشکل نہیں ـ !

قارئینِ حضرات! ـــــــــــ

یہ بھی یاد رہے کہ اس کتاب سے پہلے میری ایمان افروز کتاب "گستاخِ رسول کی سزا" خوبصورت ٹائیٹل کے ساتھ اور جامعہ نوریہ رضویہ کے مہتمم سیّد ھدایت رسول کی زیرِ نگرانی بازار میں آچکی ہے جس میں قرآن و سنت کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ ـ

گستاخِ رسول واجب القتل ہے!

وفاقی وزیر جناب اعجاز الحق صاحب فیصل آباد تشریف لائے تو سرکٹ ہاؤس میں ان سے ملاقات کے دوران یہ کتاب انہیں پیش کی ـــــــــــ

اور پھر چند دن کے بعد حکومت کی طرف سے بھی اعلان ہو گیا کہ ـــــ

"گستاخِ رسول کی سزا ـــ سزائے موت ہو گی" ـــــ

اور میں اپنے لئے باعثِ نجات سمجھتا ہوں! ـــ جناب محمد اعظم چشتی صاحب نے کیا خوب کہا ہے کہ ؎

دوزخ دچہ کوئی کافر جاوے یا کوئی منافق جاوے
یا جاوے بے ادب نبی دا جیہڑا اس دی شان گھٹاوے

تے یا جاوے کوئی ظالم جابر جیہڑا کسے دا دل دُکھاوے
اعظمؔ نہ کافر نہ بے ادب نبیؐ دا مینوں کیہڑی اگ جلاوے

حضراتِ گرامی قدر! ——————

پاکستان کا مطلب کیا؟ ——————

لا الٰہ الا اللہ! ——————

اور کتاب کا نام — "نسبت باعثِ جنّت"

اور یہ نسبت سب سے اچھی ہے ——————

اسلئے کہ — نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے۔ کہ
اسی نسبت سے دامن وابستہ رکھو تو پھر جنّت تمہاری ہے!۔
وطن سے محبّت — پرچم سے عقیدت اور ملک کی مٹّی کو اکسیر سمجھنا
ہی دراصل وفاداری ہے۔
پاکستان والو —— جشنِ آزادی تمہیں مبارک ہو!

صاحبزادہ
سیّد افتخار الحسن زیدی
شہزادہ منزل۔ طارق آباد
— فیصل آباد —

Marfat.com

مصنف کی دیگر تصانیف

مقامات نبوت

مقامات صحابہ

مقامات اولیا

کفر یزید

اللہ کے شیر

المعراج

ماہ کنعان

زندگی

گستاخ رسول کی سزا

نسبت باعث جنت

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد